جماعت احمدیہ امریکہ کا علمی، ادبی، تعلیمی اور تربیتی مجلّہ

لِيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

القران الحکیم ۱۲:۶۵

النور

اخاء-نبوت ۱۳۸۷ھش
اکتوبر-نومبر ۲۰۰۸ء

شمارہ خاص

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا پہلا تاریخی دورہ امریکہ

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لا یُخْرِجُھُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ط (2:258)

النــــور

اکتوبر۔نومبر 2008

جماعت احمدیہ امریکہ کا علمی، تعلیمی، تربیّتی اور ادبی مجلّہ

نگران: ڈاکٹر احسان اللہ ظفر
امیر جماعت احمدیہ، یو۔ایس۔اے

مدیر اعلیٰ: ڈاکٹر نصیر احمد

مدیر: ڈاکٹر کریم اللہ زیروی

ادارتی مشیر: محمد ظفر اللہ ہنجرا

معاون: حسنیٰ مقبول احمد

لکھنے کا پتہ:
Editors Ahmadiyya Gazette
15000 Good Hope Road
Silver Spring, MD 20905
karimzirvi@yahoo.com

وَلَا یَاْمُرَکُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِکَۃَ وَالنَّبِیّٖنَ اَرْبَابًا ط اَیَاْمُرُکُمْ بِالْکُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَO

(ال عمران: 81)

اور نہ وہ تمہیں یہ حکم دے سکتا ہے کہ تم فرشتوں اور نبیوں کو ہی ربّ بنا بیٹھو۔ کیا وہ تمہیں کفر کی تعلیم دے گا بعد اس کے کہ تم فرمانبردار ہو چکے ہو۔

{700 احکامِ خُداوندی صفحہ 51}

فہرس

قرآن کریم 2

احادیث مبارکہ 3

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام 4

کلام امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام 5

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 20 رجون 2008ء برموقع جلسہ سالانہ یو ایس اے بمقام ہیرس برگ پینسلوینیا USA 6

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ شمالی امریکہ 14

اخبارات و میڈیا میں وسیع پیمانہ پر اشاعت 44

نظم۔ 'عبدالمنان صدیقی شہید' صادق باجوہ۔میری لینڈ 46

نیشنل مجلس عاملہ (یو ایس اے) اور ذیلی تنظیموں کی نیشنل مجلس عاملہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگز 47

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ٹائی سن ہلٹن ہوٹل میکلین ورجینیا میں استقبالیہ تقریب 56

ظہورِ مہدی کی صدی 61

نظم۔ 'خلافت دائمی ہوگی' ا۔ع۔ملک 74

محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب امیر ضلع میرپور خاص کو راہِ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا 75

نواب شاہ میں جماعت احمدیہ کے ضلعی امیر سیٹھ محمد یوسف کا بہیمانہ قتل 77

مکرم شیخ سعید احمد صاحب کراچی بھی راہِ مولیٰ میں قربان ہو گئے 78

'انتباہ' ۔عطاء المجیب راشد 78

نظم۔' شہدائے احمدیت کے قاتلوں سے خطاب' محمد ظفر اللہ خان 79

قرآن کریم

وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکَ وَرَحۡمَتُہٗ لَہَمَّتۡ طَّآئِفَۃٌ مِّنۡہُمۡ اَنۡ یُّضِلُّوۡکَ ؕ وَمَا یُضِلُّوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡفُسَہُمۡ وَمَا یَضُرُّوۡنَکَ مِنۡ شَیۡءٍ ؕ وَاَنۡزَلَ اللّٰہُ عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ وَعَلَّمَکَ مَا لَمۡ تَکُنۡ تَعۡلَمُ ؕ وَکَانَ فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکَ عَظِیۡمًا O لَا خَیۡرَ فِیۡ کَثِیۡرٍ مِّنۡ نَّجۡوٰىہُمۡ اِلَّا مَنۡ اَمَرَ بِصَدَقَۃٍ اَوۡ مَعۡرُوۡفٍ اَوۡ اِصۡلَاحٍۭ بَیۡنَ النَّاسِ ؕ وَمَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِکَ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰہِ فَسَوۡفَ نُؤۡتِیۡہِ اَجۡرًا عَظِیۡمًا O

(النسآء: 114-115)

اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا تجھ پر اور رحمت اس کی تو ارادہ کر لیا تھا ایک جماعت نے ان میں سے کہ بے راہ کر دیں تجھے حالانکہ نہیں بے راہ کرتے وہ مگر اپنے آپ کو اور نہیں یہ نقصان پہنچا سکیں گے تجھ کو کچھ بھی اور اتاری ہے اللہ نے تجھ پر یہ کتاب اور حکمت اور سکھایا ہے تجھے وہ جو نہیں تھا تو جانتا اور ہے فضل اللہ کا تجھ پر بڑا۔ نہیں بھلائی بہت سے مشوروں میں ان کے سوائے اس کے جس نے حکم دیا صدقہ کا یا مناسب بات کا یا اصلاح کا درمیان لوگوں کے۔ اور جس نے کیا یہ کام چاہنے کے لئے رضامندی اللہ کی تو ضرور ہم دیں گے اُسے اجر بڑا۔

تفسیر: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا کا بہت بڑا فضل تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَکَانَ فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکَ عَظِیۡمًا۔ اور اصل یہ ہے کہ انسان بچتا بھی فضل سے ہی ہے۔ پس جس شخص پر خدا تعالیٰ کا فضلِ عظیم ہو اور جس کو کل دنیا کیلئے مبعوث کیا گیا ہو اور جو رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ہو کر آیا ہو۔ اس کی عصمت کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے عظیم الشان بلندی پر جو شخص کھڑا ہے ایک نیچے کھڑا ہوا اُس کا مقابلہ کیا کر سکتا ہے؟ مسیح کی ہمت اور دعوت صرف بنی اسرائیل کی گم شدہ بھیڑوں تک محدود ہے۔ پھر اس کی عصمت کا درجہ بھی اسی حد تک ہونا چاہیئے۔ لیکن جو شخص کُل عالم کی نجات اور رُستگاری کے واسطے آیا ہے ایک دانشمند خود سوچ سکتا ہے کہ اس کی تعلیم کیسی عالمگیر صداقتوں پر مشتمل ہوگی اور اسی لئے وہ اپنی تعلیم اور تبلیغ میں کس درجہ کا معصوم ہوگا۔

(الحکم جلد 6 نمبر 31 مورخہ 31 اگست 1902 صفحہ 5)

احادیثِ مبارکہ

عَنْ اَنَسٍ ؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ : کَانَ اِذَا اَکَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلٰثَ وَقَالَ: اِذَا مَاوَقَعَتْ لُقْمَةُاَحَدِکُمْ فَلْیُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰی وَلْیَاْکُلْهَا وَلَا یَدَعْهَا لِلشَّیْطَانِ، وَاَمَرَنَا اَنْ نَسْلِتَ الصَّحْفَةَ، وَقَالَ: اِنَّکُمْ لَاتَدْرُوْنَ فِیْ اَیِّ طَعَامِکُمُ الْبَرَکَةُ۔

(ترمذی ابواب الاطعمة باب فی اللقمة تسقط)

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کھانا تناول فرمانے کے بعد اپنی انگلیوں کو چاٹ لیا کرتے تھے اور حضور فرماتے تھے کہ اگر کھاتے وقت کوئی لقمہ نیچے گر جائے تو اسے صاف کر کے کھالینا چاہیئے اور اسے شیطان کیلئے نہیں چھوڑنا چاہیئے اور ہمیں حکم فرماتے تھے کہ ہم پلیٹ کو اچھی طرح صاف کر لیا کریں (یعنی کھانا نہ بچایا کریں یا اتنا ڈالیں جتنا کھانا ہے) یہ بھی فرماتے تھے کہ تمہیں یہ علم نہیں ہے کہ کھانے کے کون سے حصہ میں برکت ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّکْثِرَ اللّٰهُ خَیْرَ بَیْتِهٖ فَلْیَتَوَضَّاْ اِذَا حَضَرَ غِذَاؤُهٗ وَاِذَا رُفِعَ۔

(ابن ماجه ابواب الاطعمه باب الوضوء عند الطعام)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں خیر و برکت زیادہ کرے تو کھانا کھانے سے پہلے بھی ہاتھ دھوئے اور کُلّی کرے اور کھانا کھانے کے بعد بھی ہاتھ دھوئے اور کُلّی کرے (کھانے کا وضو یہی ہے)۔

عَنْ اَنَسٍ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ : اَنَّهٗ نَهٰی اَنْ یَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَآئِمًا۔ قَالَ قَتَادَةُ: قُلْنَا لِاَنَسٍ: فَالْاَکْلُ؟ قَالَ: ذٰلِکَ اَشَرُّ اَوْ اَخْبَثُ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَآئِمًا۔

(مسلم کتاب الاشربة بات کراهية الشرب قائما)

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے (بلاضرورت) کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا۔ قتادہ جو حضرت انسؓ کے شاگرد ہیں بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت انسؓ سے پوچھا کھڑے ہو کر کھانے کے بارے میں کیا حکم ہے۔ تو آپؓ نے فرمایا یہ تو کھڑے ہو کر پانی پینے سے بھی بدتر ہے۔

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ:

”یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دُنیا میں آئے۔ خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑ ہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھادی۔ اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کردی۔ اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا۔ اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آگئی ہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے۔ یا چینیوں کے مذہب کے یا یہود کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے مگر افسوس کہ ہمارے مخالف ہم سے یہ برتاؤ نہیں کرسکتے۔ اور خدا کا یہ پاک اور غیر متبدل قانون اُن کو یاد نہیں کہ وہ جھوٹے نبی کو وہ برکت اور عزت نہیں دیتا جو سچے کو دیتا ہے۔ اور جھوٹے نبی کا مذہب جڑ نہیں پکڑتا۔ اور نہ عمر پاتا ہے جیسا کہ سچے کا جڑ پکڑتا اور عمر پاتا ہے۔ پس ایسے عقیدہ والے لوگ جو قوموں کے نبیوں کو کاذب قرار دے کر بُرا کہتے رہتے ہیں۔ ہمیشہ صلح کاری اور امن کے دشمن ہوتے ہیں۔ کیونکہ قوموں کے بزرگوں کو گالیاں نکالنا اس سے بڑھ کر فتنہ انگیز اور کوئی بات نہیں۔ بسا اوقات انسان مرنا بھی پسند کرتا ہے۔ مگر نہیں چاہتا کہ اس کے پیشوا کو برا کہا جائے۔ اگر ہمیں کسی مذہب کی تعلیم پر اعتراض ہو تو ہمیں نہیں چاہیئے کہ اس مذہب کے نبی کی عزت پر حملہ کریں۔ اور نہ یہ کہ اس کو برے الفاظ سے یاد کریں۔ بلکہ چاہیئے کہ صرف اس قوم کے موجودہ دستور العمل پر اعتراض کریں اور یقین رکھیں کہ وہ نبی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے کروڑ ہا انسانوں میں عزت پا گیا اور صد ہا برسوں سے اس کی قبولیت چلی آتی ہے۔ یہی پختہ دلیل اس کے منجانب اللہ ہونے کی ہے۔ اگر وہ خدا کا مقبول نہ ہوتا تو اس قدر عزت نہ پاتا۔ مفتری کو عزت دینا اور کروڑ ہا بندوں میں اس کے مذہب کو پھیلانا اور زمانہ دراز تک اس کے مفتریانہ مذہب کو محفوظ رکھنا خدا کی عادت نہیں ہے۔ سو جو مذہب دنیا میں پھیل جائے اور جم جائے اور عزت اور عمر پا جائے وہ اپنی اصلیت کے رُو سے ہرگز جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ پس اگر وہ تعلیم قابل اعتراض ہے تو اس کا سبب یا تو یہ ہوگا کہ اس نبی کی ہدایتوں میں تحریف کی گئی ہے۔ اور یا یہ سبب ہوگا کہ ان ہدایتوں کی تفسیر کرنے میں غلطی ہوئی ہے اور یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ خود ہم اعتراض کرنے میں حق پر نہ ہوں۔ چنانچہ دیکھا جاتا ہے کہ بعض پادری صاحبان اپنی کم فہمی کی وجہ سے قرآن شریف کی ان باتوں پر اعتراض کردیتے ہیں۔ جن کو توریت میں صحیح اور خدا کی تعلیم مان چکے ہیں۔ سو اب ایسا اعتراض خود اپنی غلطی یا شتاب کاری ہوتی ہے۔“

(روحانی خزائن جلد 12 تحفہ قیصریہ صفحہ 259-260)

کلام امام الزّمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قصیدہ مع اردو ترجمہ

لک الحمد یا ترسی و حرزی و جو سقی
اے میری پناہ اور میرے قلعہ تیری تعریف ہو

بحمدک یُرویٰ کل من کان یستقی
تیری تعریف سے ہر ایک شخص جو پانی چاہتا ہے سیراب ہو جاتا ہے

بذکرک یجری کل قلب قد اعتقیٰ
تیرے ذکر کے کیساتھ ہر ایک دل ٹھہرا ہوا جاری ہو جاتا ہے

بحبک یحییٰ کل مَیتٍ ممزّق
اور تیری محبت کے ساتھ ہر ایک مردہ زندہ ہو جاتا ہے

وباسمک یحفظ کل نفس من الردا
اور تیرے نام کے ساتھ ہر ایک شخص ہلاکت سے بچتا ہے

و فضلک ینجی کل من کان یُزبق
اور تیرا فضل ہر ایک قیدی کو رہائی بخشتا ہے

وماالخیر الا فیک یا خالق الوریٰ
اور تمام نیکی تیری طرف سے ہے اے جہان آفرین

وماالکھف الّا انت یا مُتّکا التقیٰ
اور تو ہی پرہیزگاروں کی پناہ ہے

وتعنوا لک الّا فلاک خوفا و ھیبۃ
اور تیرے آگے خوفناک ہو کر آسمان جھکے ہوئے ہیں

وتجری دموع الراسیات و تثبق
اور پہاڑوں کے آنسو جاری اور رواں ہیں

و لیس لقلبی یا حفیظی و ملجائی
اور میرے دل کیلئے اے میرے نگہبان اور پناہ

سواک مریح عند وقت التازّق
کوئی دوسرا آرام پہنچانے والا نہیں جب تنگی وارد ہو

وانک قد انزلت ایٰت صدقنا
اور تُو نے ہمارے صدق کے نشان اتارے ہیں

فویل لغُمُرِ لا یراھا و ینھق
پس وہ نادان ہلاک شدہ ہے جو ان نشانوں کو نہیں دیکھتا اور بے معنی شور کرتا ہے

الم یر عجلاً مات فی الحی دامیا
کیا اس گوسالہ کو اس نے نہیں دیکھا جو اپنے قبیلہ میں خون آلود ہو کر مر گیا

اھٰذا من الرحمٰن اوفعل بندقی
کیا یہ خدا کا فعل ہے یا میری بندوق کا کام ہے

(روحانی خزائن جلد 12 حجۃ اللہ صفحہ 224)

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جلسہ سے مقصد بڑی بڑی زمینیں خریدنا یا حاضری بڑھانا نہیں تھا، اپنے ماننے والوں کی تعداد کا اظہار کرنا نہیں تھا بلکہ تقویٰ میں ترقی کرنے والوں کی جماعت پیدا کرنا تھا۔

پاکستان نژاد احمدی اور افریقن امریکن احمدیوں میں جو ایک اکائی نظر آنی چاہئے وہ ہر سطح پر مجھے نظر نہیں آتی۔حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہو کر یہ کسی طرح بھی زیب نہیں دیتا کہ پاکستانی نژاد احمدی اپنوں اور مقامی احمدیوں میں کوئی فرق رکھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد تو خدا تعالیٰ کی پہچان کروانا اور بندے کو بندے کے ساتھ پیار و محبت کے تعلق کو قائم کروانا تھا اور ہے۔ اگر کسی احمدی کے دل میں یہ خیال نہیں تو اس کا خلافت احمدیہ کے قیام اور مضبوطی کے لئے قربانی کرنے کا دعویٰ بھی عبث ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ مورخہ 20 / جون 2008 ، بر موقع جلسہ سالانہ یو ایس اے۔ بمقام ہیرس برگ پینسلوینیا USA

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ
الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ○ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ کا جلسہ سالانہ میرے اس خطبہ کے ساتھ شروع ہو رہا ہے۔ ایک عرصہ سے یہ آپ کی بھی خواہش تھی اور میری بھی خواہش تھی کہ مَیں یہاں آؤں اور براہ راست جلسہ میں شمولیت اختیار کروں۔ یہ جلسہ سالانہ جو ہم دنیا کے ہر ملک میں منعقد کرتے ہیں، اس کا انعقاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر فرمایا تھا۔ یہ جلسہ اور یہ موقع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا حامل ہے، آپؑ کی دعائیں لئے ہوئے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قادیان کی بستی میں جس پہلے جلسہ کا انعقاد فرمایا تھا، اُس میں حاضری گو صرف پچھتر (75) افراد کی تھی لیکن مسیح محمدیؐ کے تربیت یافتہ وہ لوگ تھے جن کا خدا تعالیٰ سے ایک خاص تعلق قائم ہو چکا تھا۔ ایمان اور ایقان میں بڑھے ہوئے لوگ تھے۔ جن کے نور ایمان اور نور یقین نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کیا اور احمدیت کے لئے ان کی کوششوں اور قربانیوں کو اللہ تعالیٰ نے بیشمار پھل عطا فرمائے اور برکت بخشی۔ وہ حضرت

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عاشق تھے۔ وہ جلسہ جو پہلا جلسہ تھا، اُن عاشقوں نے اپنے محبوب کے گرد جمع ہو کر ایک مسجد میں منعقد کر لیا تھا۔ مسیح محمدی کی وجہ سے جو اُنہیں نور بصیرت عطا ہوئی تھی، اُس کے ذریعہ وہ یقیناً اس یقین پر قائم ہو گئے ہوں گے کہ یہ جلسہ مسجد سے نکل کر میدان میں پھیلنے والا ہے۔ اور پھر صرف آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کی اس چھوٹی سی بستی قادیان کے میدان میں ہی نہیں، بلکہ دنیا کے اکثر میدانوں میں پھیلنے والا ہے اور پھر مسیح محمدیؑ کی یہ جماعت صرف چھوٹے چھوٹے میدانوں پر ہی اس جلسہ کے لئے اکتفا نہیں کرے گی بلکہ کئی ایکڑوں پر پھیلے ہوئے رقبوں کی ضرورت پڑے گی۔

چنانچہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کی بعض جماعتیں اپنے جلسوں کے لئے سینکڑوں ایکڑ زمین خرید رہی ہیں۔ جماعت امریکہ بھی ان جماعتوں میں سے ہے جس نے 22 ایکڑ کے قریب جگہ خریدی اور آپ لوگوں نے وہاں بڑی خوبصورت مسجد بھی بنائی۔ کچھ عرصہ تک وہاں جلسے بھی منعقد ہوتے رہے۔ لیکن بعض ضروری سہولیات کی کمی کی وجہ سے کچھ عرصہ کے بعد کرائے کی جگہ پر جلسے منعقد کرنے پڑ رہے ہیں۔ اس لئے آج ہم یہاں جمع ہیں، جو کرائے کی جگہ ہے۔ اب آپ لوگ بھی اس بات کو محسوس کرتے ہوئے بڑے رقبہ کی تلاش میں ہیں تا کہ اپنی جگہ پر جلسے منعقد کر سکیں۔ یہ سب باتیں ایک سوچنے والے ذہن میں یقیناً یہ بات راسخ کرتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کے وعدے سچے تھے۔

یہی امریکہ جس میں جب پہلے مبلغ بھیجے گئے تو انہیں نظر بند کر دیا گیا۔ تبلیغ کی اجازت نہیں دی گئی۔ لیکن خدا تعالیٰ کی تقدیر کے آگے تو کوئی روک کھڑی نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے روکیں دُور فرما دیں اور آج آپ بھی جلسہ گاہ کے لئے جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا، زمین کی تلاش میں ہیں اور 200,100 ایکڑ زمین خریدنے کی باتیں کرنے لگ گئے ہیں۔ لیکن یہ بات ہمیشہ ہر ایک کو اپنے پیش نظر رکھنی چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جلسہ سے مقصد بڑی بڑی زمینیں خریدنا یا حاضری بڑھانا نہیں تھا، اپنے ماننے والوں کی تعداد کا اظہار کرنا نہیں تھا بلکہ تقویٰ میں ترقی کرنے والوں کی جماعت پیدا کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار پیدا کرنے والوں کی جماعت بنانا تھا۔ حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والوں کی ایک فوج تیار کرنا تھا جو دنیاوی ہتھیاروں، توپ وتفنگ سے لیس نہ ہو بلکہ ایسے لوگ ہوں جن کے ماتھوں پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کے نشان ظاہر ہوتے ہوں۔ جن کے دل خدا تعالیٰ کی مخلوق کی محبت سے لبریز ہوں۔ جن کی راتیں تقویٰ سے بسر کی جانے والی ہوں اور جن کے دن خدا تعالیٰ کا خوف لئے ہوئے ڈرتے ڈرتے گزر رہے ہوں۔

پس یاد رکھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہو کر ہم بغیر کسی عمل کے عافیت کے حصار میں نہیں آ گئے بلکہ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو بھی سمجھنے کی کوشش کرنی ہو گی اور جوں جوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے دُوری پیدا ہو رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہو گی۔ ہر باپ اور ماں کو اپنی نسلوں کو سنبھالنے کے لئے اپنے عملوں کی درستی کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہو گی۔

اس مغربی ماحول میں خاص طور پر اور آج کل کے مادی دَور میں عموماً دنیا میں ہر جگہ اپنے بچوں کو خدا تعالیٰ کے قریب لانے کا حق ادا کرنے والے اگر ہم نہیں ہوں گے تو اپنے آپ کو بھی اور اپنے بچوں کو بھی عافیت کے حصار سے نکال رہے ہوں گے۔ ہمارے منہ تو اللہ اللہ کر رہے ہوں گے مگر ہمارے عمل اس بات کو جھٹلا رہے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ جلسے کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’اس جلسے سے مدعا اور مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ

کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل ۔اشتہار التوائے جلسہ 27/دسمبر 1893ء صفحہ439مطبوعہ لندن)

تو یہ ہیں وہ معیار جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ہم میں سے بہتوں نے یہ اقتباس کئی دفعہ سنا بھی ہوگا اور پڑھا بھی ہوگا، لیکن دنیا کے دھندے ہمیں پھر اس بات سے دُور لے جاتے ہیں، ہم بھول جاتے ہیں کہ ہماری زندگی کا مقصد کیا ہے۔ بہرحال یہ انسانی فطرت بھی ہے کہ انسان بھول جاتا ہے، کمزوریاں بھی پیدا ہوتی ہیں اور شیطان نے اللہ کے بندوں کو صحیح راستے سے ہٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگانے کا اعلان بھی کیا ہوا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو حکم دیا کہ نصیحت کرتے چلے جائیں۔ مومنوں کو نصیحت فائدہ دیتی ہے۔ تاکہ کمزوریاں دُور کرنے اور شیطان سے بچنے کے نئے نئے طریقے ان کو ملتے چلے جائیں۔ اور یہی کام اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جاری رکھنے کے لئے بھیجا ہے اور یہی کام خلافت کا ہے تاکہ نصیحتوں سے

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

(سورۃ النساء آیت:60)

کرنے والے پیدا ہوتے چلے جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس اقتباس میں جو مَیں نے پڑھا ہے ان باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے جو اگر ایک احمدی سمجھ لے اور اس پر عمل شروع کر دے تو یہ دنیا جنت نظیر بن سکتی ہے۔ پھر ہم بھی اور ہماری نسلیں بھی اپنے مقصد پیدائش کو سمجھنے والے بن جائیں۔ پہلی بات آپ نے یہ فرمائی ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ تقویٰ۔ اور تقویٰ کیا ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''تقویٰ تو صرف نفس امّارہ کے برتن کو صاف کرنے کا نام ہے اور نیکی وہ کھانا ہے جو اس میں پڑتا ہے اور جس نے اعضاء کو قوت دے کر انسان کو اس قابل بنانا ہے کہ اس سے نیک اعمال صادر ہوں اور وہ بلند مراتب قرب الٰہی کے حاصل کر سکے''۔

(ملفوظات جلد 3 حاشیہ صفحہ503 جدید ایڈیشن)

پس پہلی بات تو یہ کہ تقویٰ ہوگا، خدا تعالیٰ کا خوف ہوگا، اس کی ہستی پر یقین ہوگا تو انسان کی توجہ اپنے دل کی صفائی کی طرف رہے گی۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف رہے گی۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس مضمون کو اس طرح بھی بیان فرمایا ہے کہ

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا

(العنکبوت:70)

اور وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں، ہم ان کو ضرور اپنے راستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے۔

پس تقویٰ پیدا کرنے کے لئے، اس برتن کو صاف کرنے کے لئے پہلے محنت کی ضرورت ہے۔ جب انسان خدا کی محبت اور اس کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اس کی طرف بڑھنے کی کوشش کرے گا تو پھر اللہ تعالیٰ وہ طریقے بھی سکھائے گا جس سے یہ برتن زیادہ سے زیادہ چمک دکھا سکے۔

آج کل تو برتنوں کو صاف کرنے کے لئے دنیا میں اور اس مغربی دنیا میں خاص طور پر مختلف قسم کے صابن ہیں یا کیمیکلز ہیں۔ ان کو ہم اس لئے

استعمال کرتے ہیں کہ برتن چمک جائیں، ان کی اس طرح صفائی ہو جائے کہ ہر قسم کا گند صاف ہو جائے، کوئی چکناہٹ باقی نہ رہے بلکہ جراثیم بھی مر جائیں۔ بلکہ بعض ایسے کھانے جن کی بُو رہ جاتی ہے ان کی بُو دُور کرنے کے لئے بھی خاص محنت کی جاتی ہے۔ بعض گھریلو خواتین انڈے یا مچھلی کے برتن علیحدہ رکھ کر دھوتی ہیں اور اس کے لئے خاص محنت کرتی ہیں کہ اکٹھے دھونے سے کہیں دوسرے برتنوں میں بو نہ چلی جائے۔ تو دنیاوی برتنوں کے لئے تو ہم اتنا تردّد کرتے ہیں، محنت کرتے ہیں، مختلف قسم کے صابن تلاش کرتے ہیں اور یہ وہ برتن ہیں جو اکثر انسان کی زندگی میں اس کے سامنے ٹوٹ جاتے ہیں اور اس کے کسی کام نہیں آتے یا اگر بچ بھی جائیں تو انسان کے ساتھ نہیں جاتے۔ ان برتنوں کی خاطر تو اتنی محنت کی جاتی ہے۔ لیکن وہ برتن جو انسان کے دل کا برتن ہے۔ جس کو تقویٰ سے صاف کرنے کا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، جس میں رکھی گئی نیکیوں، حقوق اللہ اور حقوق العباد نے خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہونا ہے، جس نے مرنے کے بعد بھی ہمارے کام آنا ہے۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ اس برتن میں رکھی گئی نیکیوں نے ہماری نسلوں کے بھی کام آنا ہے۔ اگر ہمارے برتن صاف ہوں گے اور نیکیوں سے بھرے ہوں گے تو سعید فطرت اولاد بھی ان برتنوں کی صفائی کی طرف توجہ دے گی۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کوشاں رہے گی۔

پس تقویٰ سے صاف کئے ہوئے برتن میں رکھے ہوئے کھانے کبھی نہ خراب ہونے والے کھانے ہیں۔ اور نہ ہی وہ کھانے ہیں جن سے کسی بھی قسم کی بیماری پیدا ہو۔ بلکہ یہ وہ کھانے ہیں جن سے جسم کو طاقت ملتی ہے۔ ایسی طاقت ملتی ہے جو ہمیشہ قائم رہنے والی طاقت ہے، جس سے مزید نیکیاں سرزد ہوتی ہیں، مزید عمدہ کھانے اس میں پڑتے چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے دروازے مزید کھلتے چلے جاتے ہیں اور انسان نفس امّارہ کی وادیوں میں بھٹکنے کی بجائے خدا تعالیٰ کی پناہ کے مضبوط قلعے میں آجاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقویٰ کے مضمون کو ایک جگہ یوں بھی بیان فرمایا ہے، آپؑ فرماتے ہیں کہ:

’’قرآن کریم میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیز گاری کے لئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے۔ اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر ایک قسم کے فتنے سے محفوظ رہنے کے لئے حصن حصین ہے‘‘۔ ایک مضبوط قلعہ ہے۔ ’’ایک متقی انسان بہت سے ایسے فضول اور خطرناک جھگڑوں سے بچ سکتا ہے جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہو کر بسا اوقات ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور اپنی جلد بازیوں اور بدگمانیوں سے قوم میں تفرقہ ڈالتے اور مخالفین کو اعتراض کا موقع دیتے ہیں‘‘۔

(ایام الصلح ۔ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 342)

پس ہم میں سے ہر ایک کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس درد کو محسوس کرنا چاہئے جو آپؑ نے بیان فرمایا ہے۔ سرسری طور پر آپؑ کی اس بات کو سن کر صرف یہ ردّعمل ہم نے ظاہر نہیں کرنا کہ کس عمدہ الفاظ میں آپ نے تقویٰ کی تعریف فرمائی ہے بلکہ ہمیں اپنے دلوں کو ٹٹولنے کی ضرورت ہے۔ اس ہلاکت سے بچنے کی ضرورت ہے جس کی طرف آپؑ نے نشاندہی فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اُس جہاد کی ضرورت ہے جس کی طرف خدا تعالیٰ نے توجہ دلاتے ہوئے ہمیں فرمایا کہ تم اگر میری رضا کے حصول کے لئے کوشش کرو گے تو یقیناً مَیں تمہیں اپنی پناہ میں لیتے ہوئے ان راستوں کی طرف تمہاری راہنمائی کروں گا جن پر چل کر تم دنیا و آخرت میں اپنے لئے محفوظ اور مضبوط پناہ گاہیں تعمیر کر رہے ہو گے۔

پس کس قدر خوش قسمت ہیں ہم اور اس بات پر کس قدر ہمیں اپنے خدا کا شکر گزار ہونا چاہئے اُس خدا کا کہ جس نے صرف اتنا ہی نہیں کہا کہ میرے راستوں کی طرف آنے کی کوشش کرو بلکہ اس زمانے میں آنحضرتؐ

کے عاشق صادق کے ذریعے اُن راستوں کی صفائی کرکے، اُن پر سمتوں کے تعین کے بورڈ آویزاں کرکے، ان پر اندھیرے میں روشنی مہیا کرکے راہنمائی فرمائی ہے کہ یہاں شیطان بیٹھا ہے، اس سے کس طرح بچنا ہے۔ یہ راستے تمہیں خدا کی طرف لے جانے والے ہیں۔ جس طرح کہ جو اقتباس مَیں نے پڑھا تھا اس میں آپؑ نے فرمایا کہ تقویٰ میں سرگرمی اختیار کرو۔ اور پھر یہ کہ اس تقویٰ میں سرگرمی کس طرح اختیار کرنی ہے۔ ان نیکی کے راستوں کو کس طرح اختیار کرنا ہے۔ نفس امّارہ کے برتن کو صاف کرنے کے لئے کیا طریق اختیار کرنے ہیں۔ فرمایا کہ نرم دل ہو جاؤ۔ اور نرم دلی کس طرح اختیار کرنی ہے۔ اس کے کیا معیار حاصل کرنے ہیں۔ اس بارے میں بھی مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ پیش کرتا ہوں۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ: ''اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے کہ اگر مَیں بھی دیدہ ودانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں۔ بلکہ مجھے چاہئے کہ مَیں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کے لئے رورو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے۔ اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہئے کہ مَیں اس سے ٹھٹھا کروں یا چیں بر جبیں ہو کر تیزی دکھاؤں یا بدنیتی سے اس کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں۔ کوئی سچا مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو۔ جب تک وہ اپنے تئیں ہر یک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دور نہ ہو جائیں۔ خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے۔ اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے۔ اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں۔ اور غصّہ کو کھالینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 442-443۔مطبوعہ لندن)

پس یہ ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہم سے خواہشات۔ فرمایا نرم دل ہو جاؤ۔ جب نرم دلی ہوگی تو وہ تمام اخلاق بھی پیدا ہوں گے جن کا آپؑ نے ذکر فرمایا۔ اُن اخلاق کا ذکر فرمایا جن کا ایک مومن کے اندر ہونا ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں بعض ایسے نیک لوگ ہیں جو اپنی انانیت اور خود پسندی کو مارنا، بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا، غصے کو دبالینا، نمازوں میں ایک دوسرے کے لئے دعا کرنا، اپنا وطیرہ بناتے ہیں اور یہ ہونا چاہئے۔ لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اس کے برخلاف عمل کرتے ہیں۔ اب یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ ایک مومن دوسرے بھائی کے لئے نماز میں دعا بھی کر رہا ہو، اگر کوئی اس کے ساتھ زیادتی کرے تو اسے بخش بھی دے اور ان دعاؤں اور بخشش کے باوجود اس کے دل میں نفرت بھی ہو۔ یہ دونوں چیزیں اکٹھی تو نہیں ہوسکتیں۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک دوسرے کو کمتر بھی سمجھ رہے ہوں اور پھر یہ بھی کہیں کہ دل میں عزت بھی ہے۔

اس ضمن میں مَیں ایک بات کہنا چاہتا ہوں جو میرے سامنے ان دنوں میں آئی ہے، پہلے بھی آتی رہی ہیں لیکن بہرحال یہاں آنے کے بعد موقع تھا اور اس کے بعد کیونکہ دوبارہ موقع نہیں ملنا اس لئے جلسے کے دنوں میں ہی یہ باتیں کروں گا۔

یہاں امریکہ میں تین قسم کے احمدی ہیں۔ ایک پاکستانی یا ہندوستانی احمدی اور پھر ان میں آگے دو قسم کے نئے اور پرانے احمدی بھی ہیں۔ پھر مقامی افریقن امریکن احمدی ہیں جن کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھ رہی ہے اور اس کے ساتھ اخلاص و وفا میں بھی یہ لوگ بڑھ رہے ہیں۔ اُن میں سے کئی ایسے ہیں جو جماعتی نظام کا بہت فعال حصہ ہیں اور مختلف عہدوں پر خدمات پر مامور ہیں۔ اور تیسرے سفید فام امریکن بھی ہیں، ان کی تعداد گو بہت تھوڑی ہے لیکن یہ بھی نیکیوں میں بڑھنے کی کوشش کرنے والوں میں سے ہیں۔ لیکن جو بات مَیں کہنی چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہمارے پاکستانی نژاد احمدی اور افریقن امریکن احمدیوں میں جو ایک اکائی نظر آنی چاہئے وہ ہر سطح پر مجھے نظر نہیں آتی۔ مجھ تک دونوں طرف سے بعض

شکوے پہنچتے رہتے ہیں۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اقتباس کے فقرات پر غور کریں تو آپؑ کی جماعت میں شامل ہو کر یہ کسی طرح بھی زیب نہیں دیتا کہ پاکستانی نژاد احمدی اپنوں اور مقامی احمدیوں میں کوئی فرق رکھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہو کر وہ عاجزانہ راہیں اختیار کرنی ہوں گی جو آپؑ نے اختیار کیں۔ اور جن کو اللہ تعالیٰ نے سراہتے ہوئے، پسند فرماتے ہوئے آپؑ کو الہاماً فرمایا کہ تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں۔ اور کیونکہ پاکستانی احمدی پرانے ہیں، اس لئے ان کا فرض بنتا ہے کہ انہیں یعنی نئے آنے والوں کو خواہ وہ کسی قوم کے بھی ہوں اپنے اندر سموئیں، جذب کریں، ان کو فعال حصہ بنائیں، بھائی چارے کو رواج دیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ مواخات میں ایک دوسرے کے لئے نمونہ بن جائیں اور مواخات کا اعلیٰ ترین نمونہ ہمارے سامنے کیا ہے؟ وہ نمونہ ہے انصارِ مدینہ اور مہاجرین کا نمونہ۔ ایسا اعلیٰ نمونہ کہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس کی تعریف فرمائی ہے۔ وہ نہ صرف ایک دوسرے کی تکلیفوں کو اپنی تکلیف سمجھتے تھے بلکہ ایک دوسرے کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار رہتے تھے۔ جب انہوں نے سچائی کو اختیار کیا تو ان کے ہر عمل سے سچائی ظاہر ہونے لگی۔ ان کی عاجزی، محبت اور سچائی نے پھر وہ نمونے دکھائے کہ ایک دنیا ان کی طرف کھنچی چلی آئی۔ پس اگر دنیا کو اپنی طرف کھینچنا ہے تو ہر طرح کے تکبّر، نخوت، اور بدظنی کو دُور کرتے ہوئے ایک دوسرے کے جذبات، احساسات اور ضروریات کا خیال رکھنا ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا ہے کہ دینی مہمات میں سرگرمی دکھائیں۔ تو اس کا کیا مطلب ہے۔ سب سے بڑی مہم تو ہمارے سامنے تمام دنیا کو آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لانے کی پیش ہے جو ہم نے سر کرنی ہے۔ اگر ہم آپس میں دلوں میں دُوریاں لئے بیٹھے ہوں گے تو تبلیغ کے کام کو کس طرح سرانجام دیں گے۔ ہمارے کاموں میں برکت کس طرح پڑے گی۔ پس چاہئے کہ ایشین ہو یا افریقن امریکن ہوں یا سفید فام ہوں اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں آ کر ہمارے اندر پاک تبدیلی پیدا نہیں ہوئی اور اگر اس کے لئے ہم نے مسلسل کوشش نہیں کی اور مسلسل کوشش نہیں کر رہے تو ہم اپنے مقصد سے دور ہٹ رہے ہیں۔ تبلیغ کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے ہمیں اپنے اخلاق کے معیار بھی بہتر کرنے ہوں گے اور اپنی غلط فہمیوں کو بھی دور کرنا ہوگا۔ تبھی ہم ایک حسین معاشرہ قائم کر سکتے ہیں جو تقویٰ پر چلنے والوں کا معاشرہ ہوگا۔

گزشتہ دنوں مجھے یہاں ملاقات میں ایک خاندان ملا جسے دیکھ کر بے انتہا خوشی ہوئی، بے اختیار دل میں اللہ تعالیٰ کی حمد کے جذبات پیدا ہوئے۔ اس خاندان میں افریقن امریکن بھی تھے۔ سفید امریکن بھی تھے اور ایک پاکستانی بہو بھی تھی۔ تو یہ خاندان ہے جو احمدیت اور اسلام کی حقیقی تصویر ہے۔ بلکہ ان کو بھی مَیں نے یہی کہا تھا کہ تم لوگ حقیقت میں احمدیت کی صحیح تصویر ہو کیونکہ احمدیت تو دلوں کو جوڑنے کے لئے آئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد تو خدا تعالیٰ کی پہچان کروانا اور بندے کو بندے کے ساتھ پیار و محبت کے تعلق کو قائم کروانا تھا اور ہے۔ اگر کسی احمدی کے دل میں یہ خیال نہیں تو اس کا خلافت احمدیہ کے قیام اور مضبوطی کے لئے قربانی کا دعویٰ بھی عبث ہے، فضول ہے، بیکار ہے۔ پس یہ دونوں طرف کے لوگوں کا کام ہے، پاکستانی احمدیوں کا بھی اور افریقن امریکن احمدیوں کا بھی کہ اس خلیج کو پُر کریں۔ وہ معاشرہ قائم کریں جو تقویٰ پر مبنی معاشرہ ہو۔

ہم میں سے ہر ایک کے ذہن میں آنحضرت ﷺ کے اُن الفاظ کی جگالی ہوتی رہنی چاہئے جو آپؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمائے تھے۔ فرمایا کہ:

''اے لوگو! تمہارا خدا ایک ہے، تمہارا باپ ایک ہے۔ یاد رکھو کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر اور کسی سرخ وسفید رنگ والے کو کسی

سیاہ رنگ والے پر اور کسی سیاہ رنگ والے کو کسی سرخ وسفید والے پر کسی طرح کی کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ ہاں تقویٰ اور صلاحیت وجہ ترجیح اور فضیلت ہے''۔

(مسند احمد باب حدیث رجل من اصحاب النبی ﷺ)

تو یہ الفاظ تھے جو آپؐ نے پُرزور اور بڑی شان کے ساتھ ادا فرمائے اور پھر لوگوں سے پوچھا کہ ''کیا مَیں نے اپنا حق ادا کر دیا ہے؟''۔

پس افریقن بھائیوں اور بہنوں کو بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ان پر کسی قسم کی زیادتی ہوئی ہے، تب بھی وہ یہ نہ سمجھیں کہ وہ کسی طرح بھی کمتر ہیں۔ خلافت کے ساتھ ان کا تعلق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ان کا تعلق ہے۔ آنحضرت ﷺ کے ساتھ ان کا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کا تعلق ہے اور ان کے دلوں میں تقویٰ ہے تو کوئی دنیا کی طاقت ان کو کمتر ثابت نہیں کر سکتی۔ خدا اور اس کے رسول نے جس کو یہ مقام دے دیا ہے، اُس مقام کو کوئی دنیاوی طاقت چھین نہیں سکتی۔ لیکن اس مقام کے حصول کے لئے شرط تقویٰ میں ترقی ہے۔ پس تقویٰ میں ترقی کریں، تبلیغ کے میدان میں آگے بڑھیں اور اپنی کم تعداد کو اکثریت میں بدل دیں اور پھر تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے پاکستانیوں کے لئے تقویٰ اور اعلیٰ اخلاق کے نمونے قائم کریں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ شکوؤں سے مسئلے حل نہیں ہوتے، آپس میں مل بیٹھ کر مسئلے حل ہونے چاہئیں۔

عہدیداران سے بھی مَیں کہتا ہوں کہ وہ اِس انعام کی قدر کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ خادم بنیں گے تو مخدوم کہلائیں گے۔ اپنے اندر وسعت حوصلہ اور برداشت پیدا کریں۔ ایک احمدی جب آپ کے پاس آتا ہے چاہے وہ کسی قوم کا ہو، اس کی بات غور سے سنیں اور اسے تسلی دلائیں۔ اگر مصروفیت کی وجہ سے فوری طور پر وقت نہیں دے سکتے تو کوئی اور وقت دیں اور اگر کبھی بھی وقت نہیں دے سکتے تو پھر بہتر ہے کہ ایسے عہدیدار خدمت سے معذرت کر لیں۔ مَیں خود باوجود مختلف قسم کی مصروفیات کے، کاموں کی زیادتی کے وقت نکال کر صرف اس لئے ذاتی طور پر بعض بڑھی ہوئی رنجشوں کو سن لیتا ہوں اور حل کرنے کی کوشش کرتا ہوں تا کہ ان میں کسی طرح آپس میں محبت اور پیار پیدا ہو۔ وہ حسین معاشرہ قائم ہو جس کے قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تھے۔ لیکن اگر عہدیداران سننے کا حوصلہ رکھنے والے ہوں تو میرا خیال ہے کہ ان معاملات میں میرا یہ کام آدھا ہو سکتا ہے۔

ایک اور اہم بات جو یہاں امریکی احمدی معاشرے میں فکر انگیز طور پر بڑھ رہی ہے اور یہ بھی تقویٰ کی کمی ہے اور وہ یہ ہے کہ شادیاں کرنے کے بعد ان کا ٹوٹنا۔ کبھی لڑکی لڑکے کو دھوکہ دیتی ہے تو کبھی لڑکا لڑکی کو دھوکہ دیتا ہے۔ کبھی ایک دوسرے کے خاندان ایک دوسرے پر زیادتی کر رہے ہوتے ہیں اور عموماً زیادتی کرنے والوں میں لڑکوں کی تعداد زیادہ ہے جو اس مکروہ فعل میں ملوث ہوتے ہیں۔ شادیاں ہو جاتی ہیں تو پھر پسند ناپسند کا سوال اٹھتا ہے۔ اگر پسند دیکھنی ہے تو شادی سے پہلے دیکھیں۔ جب شادی ہو جائے تو پھر شریفانہ طریق یہی ہے کہ پھر اس کو نبھائیں۔ خصوصاً جب بچیوں کی زندگیاں اس طرح برباد کی جاتی ہیں تو زیادہ پریشانی ہوتی ہے۔ گھر والوں کے لئے بھی اور جماعت کے لئے بھی اور میرے لئے بھی۔ پس ہمارے لڑکوں اور لڑکیوں کا اگر پسند کا سوال ہو تو یہ معیار ہونا چاہئے کہ دین کیسا ہے؟ مَیں یہ نہیں کہتا کہ کفو نہ دیکھیں یہ بھی ضروری ہے۔ مگر کفو میں بھی دینی پہلو کو نمایاں حیثیت ہونی چاہئے۔ آنحضرت ﷺ نے ہمیں یہی فرمایا ہے کہ جب شادیوں کی پسند دیکھنی ہو تو بہترین رشتہ وہ ہے جس میں دینی پہلو دیکھا جاتا ہے۔

پس ایک تو بہت اہم چیز یہی ہے اس کو دیکھیں اور ایسے رشتے قائم کریں جو پھر قائم رہنے والے رشتے ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ بچیوں کو بھی مَیں کہتا ہوں کہ وہ دین میں آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ اپنی روحانیت کو بڑھائیں تا کہ کسی بچی پر یہ الزام نہ لگایا جائے کہ یہ بے دین ہے اس لئے میرا

اس کے ساتھ گزارا نہیں ہوسکتا۔ دوسرے دین پر ترقی سے لڑکی میں اتنی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہو جاتا ہے اور اس تعلق کی وجہ سے پھر اللہ تعالیٰ فضل فرماتا ہے اور مشکل حالات سے انہیں نکالتا ہے۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا آج کل یہ ایک اہم مسئلہ ہے اور امریکہ میں خاص طور پر یہ بنتا جارہا ہے۔ مجھے نہیں پتہ کہ ابتدا میں قصور لڑکی کا ہوتا ہے یا لڑکے کا۔ کچھ نہ کچھ قصور دونوں کا ہوتا ہوگا۔ لیکن جو باتیں سامنے آتی ہیں، آخر میں لڑکا اور اس کے گھر والے عموماً زیادہ قصوروار ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ بچے ہو جاتے ہیں اور پھر میاں بیوی کی علیحدگی ہوتی ہے۔ ایک دوسرے کو بچوں کے ذریعے سے جذباتی تکلیف پہنچا کر تنگ کیا جاتا ہے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کا بڑا واضح حکم ہے کہ نہ باپ کو اور نہ ماں کو بچوں کے ذریعہ سے تنگ کرو، تکلیف پہنچاؤ۔ اور پھر یہ نہیں کہ پھر تنگ ہی کرتے ہیں بلکہ بعض ماؤں سے بچے چھین لیتے ہیں اور جب مَیں نے اس بارے میں کئی کیسز میں تحقیق کروائی ہے تو مجھے پھر جھوٹ لکھ دیتے ہیں۔ اگر وہ جھوٹ لکھ کر مجھے دھوکہ دے بھی دیں تو خدا تعالیٰ کو تو دھوکہ نہیں دیا جاسکتا۔ وہ تو عالم الغیب ہے۔ تو یہ سب کچھ بھی صرف اس لئے ہوتا ہے کہ تقویٰ میں کمی ہے اور اس میں بعض ماں باپ بھی اکثر جگہ قصوروار ہیں اور جیسا کہ مَیں نے کہا یہ تعداد بڑھ رہی ہے جو مجھے فکرمند کر رہی ہے۔ آپ کے کسی عہدیدار نے مجھے کہا کہ لڑکیوں سے کہیں کہ جماعت میں ایسے ہی لڑکے ہیں ان سے گزارا کریں۔ تو ایک تو ایسے عہدیداروں سے یہ مَیں کہتا ہوں کہ جب فیصلے کے لئے آپ کے پاس کوئی آئے تو خالی الذہن ہو کر فیصلہ کریں۔ نہ لڑکے کو مجبور کریں نہ لڑکی کو مجبور کریں اور نہ کسی پر کسی قسم کی زیادتی ہو۔

دوسرے میرے نزدیک یہ بات ہمارے احمدی نوجوانوں پر بھی بدظنی ہے کہ نہ ہی ان کی اصلاح ہوگی اور نہ ہوسکتی ہے۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ یہ خدا تعالیٰ پر بھی بدظنی ہے کہ اُس میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ ان کی اصلاح کرسکے۔ مَیں نے تو نصیحت اور دعا سے کئی معاملات میں مختلف قسم کی طبائع میں بڑی واضح تبدیلیاں ہوتے دیکھی ہیں۔ مَیں کس طرح بچیوں سے کہوں کہ تمہارے معاملات کا کوئی حل نہیں ہے، زیادتیوں کو برداشت کرتی چلی جاؤ۔ یا لڑکوں کے بارہ میں یہ اعلان کردوں کہ وہ قابل اصلاح نہیں ہیں۔ مَیں نے تو یہاں آکر نوجوانوں میں، لڑکوں میں بھی، مردوں میں بھی، جو اخلاص دیکھا ہے مَیں تو ان صاحب کی بات پہ یقین نہیں کرسکتا۔ مجھے تو بہت اخلاص سے بھرے ہوئے نوجوان نظر آرہے ہیں۔ اگر چند ایک لڑکے جماعت میں زیادتی کرنے والے ہیں تو اس اعلان کے بعد گویا پھر لڑکوں کو تو کھلی چھوٹ مل جائے گی، مَیں کھلی چھوٹ دے رہا ہوں گا کہ تم بھی تقویٰ کو چھوڑ کر ایسے لوگوں کے نقش قدم پر چلنے والے بن جاؤ۔

پس عہدیدار بھی اپنے سر سے بوجھ اتارنے کی کوشش نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے تربیت کا جو کام ان کے سپرد کیا ہے اسے سرانجام دیں۔ اور لڑکوں اور لڑکیوں سے بھی مَیں یہ کہتا ہوں کہ اپنے اپنے جائزے لیں اور جس کی طرف سے بھی زیادتی ہے وہ اپنی اصلاح کی طرف توجہ دیتے ہوئے اس حسین معاشرے کو جنم دینے کی کوشش کرے جس سے یہ دنیا بھی ان کے لئے جنت بن جائے۔ نرم دلی اور نیک اعمال اور عبادت کی طرف توجہ پیدا کریں جو تقویٰ کی اساس ہیں، بنیاد ہیں۔ اگر ہر احمدی اس کی اہمیت کو سمجھ لے تو حقیقی معنوں میں ایک انقلاب ہوگا جو ہم اپنی زندگیوں میں پیدا کرنے والے ہوں گے۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ اس کے لئے کوشش کرنی ضروری ہے۔ ان تمام نیک اعمال پر عمل کرنے کی کوشش کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے بیان فرمائے ہیں۔ ان کی ایک لمبی فہرست ہے اور آئندہ بھی مَیں دو دن ان تربیتی امور پر بھی آپ سے کچھ کہوں گا۔

اللہ تعالیٰ سب شاملین جلسہ کو توفیق دے کہ وہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں اور حقیقت میں اس مقصد کو پورا کرنے والے ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آکر ہمیں کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تاریخی دورہ امریکہ

عبدالماجد طاہر ایڈیشنل وکیل التبشیر ۔لندن

16؍جون 2008ء بروز سوموار

آج کا دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک انتہائی اہمیت کا حامل اور مبارک دن ہے۔27؍مئی 2008ء سے خلافت احمدیہ کی نئی صدی کے آغاز کے بعد یہ پہلا سفر تھا اور پہلا دورہ تھا جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امریکہ کے لئے اختیار فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے 13؍جون 2008ء کے خطبہ جمعہ میں اس سفر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

''اس ہفتہ انشاء اللہ تعالیٰ مَیں امریکہ اور کینیڈا کے سفر پر جا رہا ہوں۔وہاں ان کے جلسے بھی ہیں اور جوبلی کے حوالے سے وہاں جماعتوں نے بڑی تیاریاں بھی کی ہوئی ہیں۔ان کی خواہش بھی بڑی شدید ہے۔خطوں میں اس کا اظہار بھی ہوتا رہتا ہے۔براہ راست ملنے سے بہرحال جماعت میں کئی لحاظ سے بہتری پیدا ہوتی ہے۔امریکہ کا تو میرا پہلا سفر ہے۔اللہ تعالیٰ یہ سفر ہر طرح اپنی تائید و نصرت کے نظارے دکھاتے ہوئے بہتر فرمائے۔اور یہ سفر جماعت کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہو اور اللہ تعالیٰ ان تمام مقاصد کا حصول آسان فرمائے جن کے لئے یہ سفر اختیار کیا جا رہا ہے۔اللہ تعالیٰ ان ملکوں کے احمدیوں میں ترقی کرنے کی ایک نئی روح پیدا فرمائے اور ساری دنیا کے احمدیوں میں یہ نئی روح پیدا فرمائے اور اس صدی میں جب ہم نئے نئے عہد باندھ رہے ہیں اور جلسے کر رہے ہیں اور پروگرامز کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہر ایک میں نئی روح پھونک دے۔اللہ تعالیٰ سفر میں راستے کی جو بھی کوئی مشکل ہے اس کو بھی آسان فرمائے''۔آمین

16؍جون بروز سوموار دوپہر دو بج کر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ روانگی کے لئے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد جمع تھی۔حضور انور نے اپنا ہاتھ ہلا کر سب کو السلام علیکم کہا اور خواتین کی طرف بھی تشریف لے گئے۔محترمہ بی بی امۃ الجمیل صاحبہ بنت حضرت مصلح موعودؓ کے پاس تشریف لے گئے اور خدا حافظ کہا۔اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور دو بج کر 42 منٹ پر ایئرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔تین بج کر دس منٹ پر ہیتھرو ائرپورٹ پہنچے۔حضور انور کی آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور امیگریشن کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔جونہی حضور انور اپنی گاڑی سے باہر تشریف لائے ایئرپورٹ کی سپیشل سروسز کی مینجر مسز Pam نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور وی آئی پی پروٹوکال دیتے ہوئے Fast Track سے حضور انور کو اپنے ساتھ ایئرپورٹ کے اندر لے گئیں اور حضور انور نے کچھ دیر کے لئے فرسٹ کلاس لاؤنج میں قیام فرمایا۔

ایئرپورٹ پر حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے مکرم منصور احمد شاہ صاحب نائب امیر یوکے، مکرم مبلغ انچارج صاحب یوکے، مرکزی وکلاء اور جماعتی عہدیداران جو قافلہ کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔حضور انور نے ایئرپورٹ کے اندر جانے سے قبل نائب امیر صاحب یوکے اور دیگر افراد کو

شرف مصافحہ بخشا۔

جماعت احمدیہ امریکہ نے سفر کے تعلق میں بعض امور کی تکمیل کے لئے دو افراد مکرم منعم نعیم صاحب، نائب امیر جماعت امریکہ اور چوہدری نصیر احمد صاحب پر مشتمل وفد لندن بھجوایا تھا۔ امریکہ سے آنے والے یہ دونوں احباب بھی اس سفر میں قافلہ کے ساتھ تھے۔

چار بج کر پچاس منٹ پر حضور انور جہاز میں سوار ہونے کے لئے VIP لاؤنج سے روانہ ہوئے۔ سپیشل سروسز کی مینیجر حضور انور کے ساتھ تھیں۔ وہ حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو جہاز کے اندر سیٹ پر بٹھا کر اور جہاز کے CSD (کیبن سروسز ڈائریکٹر) کو حضور انور کا تعارف کروا کر پھر واپس گئیں۔

برٹش ایئرویز کی پرواز BA1293 پانچ بج کر چالیس منٹ پر ہیتھرو ایئرپورٹ لندن سے واشنگٹن (امریکہ) کے Dulles ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئی۔ قریباً پونے آٹھ گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد واشنگٹن امریکہ کے مقامی وقت کے مطابق شام آٹھ بج کر بیس منٹ پر جہاز واشنگٹن کے Dulles انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا۔ واشنگٹن (امریکہ) کا وقت لندن (یوکے) سے پانچ گھنٹے پیچھے ہے۔

امریکہ میں پرتپاک استقبال

امیر صاحب جماعت احمدیہ امریکہ مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب، نائب امیر مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب اور امیر صاحب امریکہ کی اہلیہ محترمہ حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ کے استقبال کے لئے VIP لاؤنج میں موجود تھے۔

ابھی جہاز کی ائرپورٹ آمد پر چند منٹ رہتے تھے کہ برٹش ایئرویز کی جنرل مینیجر نے امیر صاحب امریکہ کو بتایا کہ حضور کا جہاز اب ایئرپورٹ سے پانچ میل دور ہے اور اگلے دو تین منٹ میں رَن وے پر اترنے والا ہے۔ وہ امیر صاحب اور دوسرے ممبران کو VIP لاؤنج کے اس حصہ کی طرف لے گئی جہاں سے جہاز ایئرپورٹ کی طرف آتے ہوئے نظر آ رہا تھا اور کہنے لگی کہ یہاں سے His Holiness کے جہاز سے اترنے کا نظارہ کریں۔ چنانچہ سب کی نظروں کے سامنے چند ہی لمحوں بعد حضور انور کا جہاز ایئرپورٹ پر اتر گیا اور یوں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم پہلی بار سرزمین امریکہ پر پڑے۔ اور امریکہ کی سرزمین بھی ان خوش نصیب زمینوں میں شامل ہوگئی جو حضور انور کے مبارک وجود سے فیضیاب ہوئیں اور ان زمینوں پر فتوحات کے نئے دروازے کھولے گئے۔

امریکہ کی اس انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر جہاز ایک کھلے علاقہ میں پارک ہوتا ہے جہاں سے جہاز کے مسافروں کو مخصوص بسوں جنہیں Mobile Lounge کہتے ہیں کے ذریعہ ایئرپورٹ کی عمارت تک لایا جاتا ہے اور ایسی ایک بس میں ڈیڑھ سو تک مسافروں کو لانے کی گنجائش ہوتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جہاز بھی ٹیکسی کرتا ہوا اپنی مخصوص جگہ پر آ کر پارک ہوا۔ ایک خاص پروٹوکول انتظام کے تحت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے ایک سپیشل Mobile Loung کا انتظام کیا گیا تھا۔ یہ خصوصی بس پائلٹ کے کیبن کے بعد جہاز کے پہلے دروازہ کے ساتھ آ کر لگی۔ اس موبائل لاؤنج میں حضور انور کے استقبال کے لئے امیر صاحب امریکہ، نائب امیر صاحب امریکہ اور امیر صاحب امریکہ کی اہلیہ کے علاوہ برٹش ایئرویز کی جنرل مینیجر، کانٹی نینٹل ایئرلائن کا جنرل مینیجر اور کسٹم اینڈ بارڈر پروٹیکشن کے ایئرپورٹ مینیجر اور امیگریشن آفیسر جس نے حضور کے ویزوں کا پروسس کیا تھا موجود تھے۔ جونہی یہ خصوصی بس جہاز کے دروازہ کے ساتھ لگی تو ان لوگوں نے جہاز کے دروازہ کے اندر جا کر حضور انور کا استقبال کیا۔ جہاز کا یہ دروازہ صرف حضور انور اور قافلہ کے ممبران کے لئے کھولا گیا۔ باقی تمام مسافر دوسرے دو دروازوں سے جہاز سے باہر گئے۔

ایئرپورٹ پر جہاز کے اترنے سے لے کر VIP لاؤنج میں آنے تک ایئر کانٹی نینٹل (Air Continental) کے جنرل مینیجر نے حضور انور

کی آمد کی ویڈیو فلم تیار کی جب کہ کسی بھی دوسرے شخص کے لئے یہاں کیمرہ کا استعمال منع ہے۔

اس خصوصی بس (Mobile Lounge) کے ذریعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو سیدھے VIP لاؤنج میں لایا گیا۔ امیگریشن کی کارروائی اسی لاؤنج میں ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو امیگریشن کلیئرنس پراسس میں ایک سپیشل انتظام کے تحت سہولت دی گئی تھی۔

امیگریشن کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو VIP لاؤنج سے اس خاص دروازہ کے ذریعہ ایئر پورٹ سے باہر لایا گیا جو صرف انتہائی خصوصی اہمیت کے حامل مہمانوں اور Dignitaries کے لئے مختص ہے۔ اس دروازہ کے ساتھ ہی حضور انور کی گاڑی کھڑی کی گئی تھی۔ ایئر پورٹ سیکیورٹی نے خصوصی گیٹ کھول کر پورے اعزاز کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور قافلہ کے دیگر افراد کو روانہ کیا۔

ائر پورٹ سے روانہ ہو کر قریباً سوا دس بجے رات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ امریکہ کے مرکزی سینٹر بیت الرحمٰن پہنچے۔ مسجد بیت الرحمٰن اور اس کے اردگرد کے وسیع وعریض احاطہ کو بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے سجایا گیا تھا۔ یہ سارا علاقہ رنگ برنگی روشنیوں سے روشن تھا۔ اپنے پیارے آقا کے استقبال اور حضور انور کے چہرہ مبارک کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے امریکہ کے اس خطّہ کے دور دراز کے شہروں اور بستیوں میں آباد حضور انور کے عشاق ہزاروں کی تعداد میں دوپہر سے بیت الرحمٰن پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ اور مرد وخواتین اور بچوں بوڑھوں کا ایک ہجوم تھا جو اپنے پیارے آقا اور محبوب آقا کے پُرنور چہرہ پر اپنی پہلی نظر ڈالنے کے لئے بیتاب تھا۔ واشنگٹن کی جماعتوں کے علاوہ یہ عشاق نیویارک، فلاڈلفیا، بوسٹن، شکاگو، ہیوسٹن، سان فرانسسکو کی جماعتوں سے بھی آگئے تھے اور پھر سیاٹل، ڈیٹرائٹ، ڈیٹن، لاس اینجلیس اور کلیولینڈ کی جماعتوں سے بھی لمبے سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ بعض لوگ تو تین تین ہزار میل سے زیادہ سفر طے کر پہنچے تھے۔ بچوں اور بچیوں نے رنگ برنگے خوبصورت کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ان احباب میں سے ایک بہت بڑی تعداد ایسے خاندانوں کی تھی جنہوں نے اپنی زندگیوں میں پہلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اتنے قریب سے دیکھنا تھا۔ ان کا ایک ایک لمحہ بیتابی سے گزر رہا تھا۔ MTA کے کیمرے استقبال کے اس سارے منظر کو Live نشر کر رہے تھے۔ ہر ایک کی نظر اس بیرونی گیٹ پر لگی ہوئی تھی جہاں سے کسی وقت بھی حضور انور کی گاڑی اس احمدیہ سینٹر میں داخل ہونے والی تھی۔ آخر وہ انتہائی بابرکت اور ہر ایک کے لئے یادگار اور تاریخ ساز لمحہ آ پہنچا اور ٹھیک دس بجے حضور انور کی گاڑی بیرونی گیٹ کے قریب پہنچی اور حضور انور وہیں گاڑی سے نیچے اتر آئے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ دوسری طرف بھی موجود مرد وزن بچوں بوڑھوں کے ہاتھ بلند ہو گئے۔ حضور انور اپنے عشاق کو دیکھ رہے تھے اور ان عشاق اور پروانوں کی نظریں اپنے محبوب امام کے چہرہ مبارک پر لگی ہوئی تھیں اور آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ یہ ایسے لمحات تھے کہ اپنے جذبات پر قابو رکھنا کسی کے بس میں نہ تھا۔ یہ لوگ پہلی بار حضور انور کو اپنے درمیان، انتہائی قریب سے دیکھ رہے تھے۔ فلک شگاف نعرے مسلسل لگائے جا رہے تھے اور ہر طرف سے ' حضور السلام علیکم' کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ حضور انور ان کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کر کے ان نعروں اور السلام علیکم کا جواب دے رہے تھے اور آج امریکہ کی سرزمین پر عشق ومحبت کی نئی داستانیں رقم ہو رہی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قیام کا انتظام مسجد بیت الرحمٰن کے احاطہ میں واقع گیسٹ ہاؤس میں کیا گیا تھا۔ حضور انور احباب جماعت کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

پونے گیارہ بجے حضور انور نے مسجد بیت الرحمٰن تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

مسجد بیت الرحمٰن

جماعت احمدیہ امریکہ کی اس مرکزی مسجد کا مجموعی رقبہ قریباً 18 ایکڑ ہے۔ یہاں جماعت احمدیہ امریکہ کی سب سے بڑی مسجد ''مسجد بیت

الرحمٰن'' کی تعمیر 1994ء میں مکمل ہوئی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اکتوبر 1994ء میں اپنے دورہ امریکہ کے دوران اس مسجد کا افتتاح فرمایا۔ اس مسجد میں ڈیڑھ ہزار کے لگ بھگ افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ جماعت کے اس مرکزی کمپلیکس میں مسجد کے علاوہ جماعتی دفاتر، مشن ہاؤس، ارتھ سٹیشن MTA، اور مختلف رہائشی اپارٹمنٹس ہیں۔

امریکہ میں جماعت احمدیہ کا آغاز

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں 1920ء کے سال کو ایک نمایاں خصوصیت یہ حاصل ہے کہ اس سال امریکہ کی سرزمین میں جماعت احمدیہ کے قیام کا آغاز ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کو جو اس وقت انگلستان میں بطور مبلغ کام کر رہے تھے امریکہ چلے جانے کا حکم صادر فرمایا۔ چنانچہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ امریکہ کے پہلے مبلغ کے طور پر 26رجنوری 1920ء کو انگلستان کی بندرگاہ Liverpool سے روانہ ہوئے اور 21 دن کے بحری سفر کے بعد 15رفروری 1920ء کو امریکہ کی بندرگاہ فلاڈلفیا پر اترے۔ لیکن آپ کو ملک میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی گئی اور فیصلہ کیا گیا کہ آپ جس جہاز سے آئے ہیں اسی میں واپس چلے جائیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے اس فیصلہ کے خلاف محکمہ آبادکاری (واشنگٹن) میں اپیل کی۔ اس پر آپ کو سمندر کے کنارے ایک مکان میں بند کر دیا گیا اور قید کر دیا گیا۔ اس مکان سے باہر نکلنے کی ممانعت تھی مگر چھت پر ٹہل سکتے تھے۔ اس کا دروازہ دن میں صرف دو مرتبہ کھلتا تھا۔ اس مکان میں کچھ یورپین بھی نظر بند تھے۔ حضرت مفتی صاحب نے اس سے فائدہ اٹھا کر اپنے ساتھی قیدیوں کو تبلیغ کرنا شروع کر دی جس کے نتیجہ میں دو ماہ کے اندر پندرہ قیدیوں نے اسلام قبول کر لیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو جب یہ اطلاع ملی کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کو امریکہ میں قید کر دیا گیا ہے تو آپ نے امریکی حکومت کے اس رویّہ پر سخت افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

''امریکہ جسے طاقتور ہونے کا دعویٰ ہے اس وقت تک اس نے مادی سلطنتوں کا مقابلہ کیا اور انہیں شکست دی ہوگی۔ روحانی سلطنت سے اس نے مقابلہ کر کے نہیں دیکھا۔ اب اگر اس نے ہم سے مقابلہ کیا تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ ہمیں وہ ہرگز شکست نہیں دے سکتا۔ کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ ہم امریکہ کے اردگرد کے علاقوں میں تبلیغ کریں گے اور وہاں کے لوگوں کو مسلمان بنا کر امریکہ بھیجیں گے اور ان کو امریکہ نہیں روک سکے گا۔ اور ہم امید رکھتے ہیں کہ امریکہ میں ایک دن لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی صدا گونجے گی اور ضرور گونجے گی''۔

مئی 1920ء میں امریکی حکومت کی طرف سے حضرت مفتی صاحبؓ سے پابندی اٹھالی گئی جس کی فوری وجہ یہ تھی کہ ایسا نہ ہو آپ نظر بند تمام قیدیوں کو مسلمان بنا لیں۔ چنانچہ حکام نے آپ کو امریکہ میں داخل ہونے کا فیصلہ کر دیا۔ حضرت مفتی صاحبؓ نے نیویارک میں ایک مکان کرایہ پر لے کر جماعت کے مشن کا آغاز کیا۔ پھر 1921ء میں آپ شکاگو منتقل ہو گئے۔ اور باقاعدہ ایک عمارت خرید کر جماعتی مرکز قائم کیا۔ 1950ء میں شکاگو سے جماعت کا مرکز واشنگٹن منتقل کر دیا گیا۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ کے تمام بڑے شہروں میں اور ہر سٹیٹ میں احمدیہ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ امریکہ میں اس وقت 67 مقامات پر جماعتیں قائم ہیں۔ جماعت کی 23 مساجد اور 26 مشن ہاؤسز ہیں۔ بعض مقامات پر بڑی وسیع و عریض عمارتیں اور مساجد تعمیر کی گئی ہیں اور اس وقت مزید 13 مقامات پر جماعت احمدیہ امریکہ مساجد اور سینٹرز کی تعمیر کے لئے قطعات زمین حاصل کر چکی ہے اور نئی مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔

یہ وہی امریکہ ہے جہاں 1920 میں جماعت احمدیہ کے پہلے مبلغ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت مفتی محمد صادق

صاحبؓ کو ملک کے اندر داخل ہونے سے روک دیا گیا تھا اور آپ کو قید کر دیا گیا تھا۔ اس وقت حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا کہ امریکہ ہمیں ہرگز شکست نہیں دے سکتا۔ امریکہ میں ایک دن لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کی صدا گونجے گی اور ضرور گونجے گی۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سارے امریکہ میں قریہ قریہ بستی بستی احمدی آباد ہیں اور بڑی مستحکم اور مضبوط اور فعال جماعتیں قائم ہیں اور امریکہ کے طول و عرض میں دن رات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کی صدا گونج رہی ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ دورہ امریکہ انتہائی غیر معمولی برکتوں اور کامیابیوں کا حامل دورہ ہے اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سرزمین میں بھی جماعت کی عظیم الشان ترقی اور فتوحات کے نئے دروازے کھلنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ امریکہ کامیابیوں کے ایک نئے دور میں داخل ہونے والی ہے۔

17 جون 2008ء بروز منگل

ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الرحمٰن تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ حضور انور نے مکرم داؤد حنیف صاحب مبلغ انچارج امریکہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ نماز کا وقت آپ نے سوا چار بجے کا رکھا ہوا ہے جو کہ طلوع آفتاب کے وقت کے لحاظ سے درست نہیں ہے۔ سوا چار بجے کا وقت رکھنے کی صورت میں اذان اور سنتوں کی ادائیگی کے لئے وقت نہیں بچتا۔ اس لئے نماز فجر کا وقت ساڑھے چار بجے رکھیں۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

ایم ٹی اے اَرتھ سٹیشن (MTA Earth Station) کا معائنہ

پروگرام کے مطابق ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایم ٹی اے ارتھ سٹیشن (MTA Earth Station) کے معائنہ کے لئے تشریف لائے۔ یہ ارتھ سٹیشن مسجد بیت الرحمٰن واشنگٹن ڈی سی کے احاطہ میں واقع ہے۔ اور یہاں پر لندن (یوکے) سے ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی نشریات یورپین سیٹلائیٹ سے Receive کر کے نارتھ امریکہ کی سیٹلائٹ کے ذریعہ امریکہ اور کینیڈا کے ممالک تک ٹرانسمٹ کی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ارتھ سٹیشن کے ذریعہ ایم ٹی اے کے چار چینل ٹرانسمٹ کرنے کا انتظام ہے۔

1993ء میں جب یورپ اور ایشیا میں ایم ٹی اے کی تین گھنٹے کی نشریات کا اجراء کیا گیا تو اس وقت نارتھ امریکہ میں کمرشل کمپنیوں کے ذریعہ تین گھنٹے کا پروگرام دینا انتہائی مہنگا تھا۔ اس کے پیش نظر حضور رحمہ اللہ نے فیصلہ فرمایا کہ امریکہ یا کینیڈا میں جماعت اپنا ارتھ سٹیشن لگائے جہاں یورپین سیٹلائٹ سے ایم ٹی اے کے پروگرام لے کر نارتھ امریکن سیٹلائٹ پر دینے کا مکمل انتظام ہو۔ چنانچہ اس پروگرام کے تحت اکتوبر 1994ء میں اس ارتھ سٹیشن کی تنصیب کا کام مکمل ہوا اور اس وقت سے لے کر آج تک یہ ارتھ سٹیشن باقاعدگی سے ایم ٹی اے کی نشریات کر رہا ہے۔

صد سالہ خلافت جوبلی کے اس سال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی منظوری کے ساتھ یہ ارتھ سٹیشن ایم ٹی اے کے بیک وقت چار چینلز پر نارتھ امریکہ کے لئے نشریات کر رہا ہے جبکہ پہلے صرف ایک چینل پر نشریات جاری تھیں۔

اس ارتھ سٹیشن کے انچارج مکرم منیر احمد صاحب چوہدری مبلغ سلسلہ ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد پر ارتھ سٹیشن کے انچارج صاحب نے اپنے سٹاف کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے سٹاف ممبران کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ کیا یہ مستقل اور ملازم سٹاف ہے۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ کچھ ملازم سٹاف ہیں اور کچھ رضا کار کارکنان ہیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت سٹاف کے تمام ممبران کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نئے ڈیجیٹل سسٹم کی تنصیب کا معائنہ فرمایا اور انچارج صاحب سے اس سسٹم کے بارہ میں مختلف امور دریافت فرمائے۔ حضور انور کو یہاں سے نارتھ امریکہ کے لئے نشر ہونے والے چاروں چینلز باری باری دکھائے گئے۔ نیز سپکٹرم انالائزر (Spectrum Analyzer) کی مدد سے حضور انور کو سیٹلائٹ کی Band Width دکھائی گئی کہ کس طرح ہم بغیر زائد خرچ کے ایک کی بجائے چار چینل یہاں سے دے رہے ہیں۔ حضور انور نے یہ سارا پراسس دیکھا اور خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور احاطہ کے اس طرف تشریف لائے جہاں ٹرانسمیشن کے بڑے بڑے ڈش اینٹیناز لگے ہوئے ہیں۔ حضور انور نے کچھ دیر رُک کر ان ڈش انٹیناز کی مختصر تفصیل دریافت فرمائی۔ بعدازاں حضور انور نے ارتھ سٹیشن کے کنٹرول روم اور انتظامی امور کو چلانے کے لئے دفتر اور ویڈیو لائبریری کا معائنہ فرمایا۔

سٹاف کے لئے کچن کا انتظام عمارت کے بیرونی حصہ میں کیا گیا ہے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہ انتظام عمارت کے اندر کیوں نہیں ہے؟ جس پر حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ کنٹرول روم اور بعض دیگر حصوں کو دھوئیں سے بچانے کے لئے ایسا کیا گیا ہے۔ اس کے بعد حضور انور نے ارتھ سٹیشن کے باغیچہ اور پارکنگ لاٹ کا جائزہ لیا اور دریافت فرمایا کہ کیا پارکنگ کی جگہ کو اب پختہ کروایا گیا ہے۔ حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ یہ پہلے سے پختہ ہے مگر اس کی صفائی کروائی گئی ہے۔

حضور انور کچھ دیر ماسٹر کنٹرول روم میں تشریف لے گئے اور مختلف سسٹمز کے بارہ میں دریافت فرماتے رہے۔ MTA-2 کے بارہ میں دریافت کرنے پر انچارج صاحب ارتھ سٹیشن نے بتایا کہ ابھی یہ چینل لندن سے نہیں آ رہا۔ جب یہ چینل بھی ہمیں ملنا شروع ہو جائے گا تو ہم اسے یہاں سے بھی دے سکیں گے۔ انشاء اللہ۔ بعدازاں حضور انور کچھ دیر کے لئے انچارج صاحب ارتھ سٹیشن کے دفتر میں تشریف لے گئے۔

مسجد بیت الرحمٰن کے توسیعی منصوبے کا معائنہ

ارتھ سٹیشن کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمٰن میں ہونے والی توسیع کے معائنہ کے لئے تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک بڑی سکرین کے ذریعہ مسجد بیت الرحمٰن اور اس کی توسیع کے پروگرام کے بارہ میں تفصیلی معلومات پیش کی گئیں۔ اور بتایا گیا کہ یہ قطعہ زمین جہاں مسجد بیت الرحمٰن تعمیر کی گئی ہے 1986ء میں خریدا گیا۔ 1994ء میں مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی۔ اور اب اس مسجد میں مزید توسیع کی جا رہی ہے۔ اور مسجد کی تین منازل کے برابر تین مزید ہال تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ اور یہ تینوں ہال مسجد کی ہر منزل سے ملحق ہوں گے اور قبلہ رخ ہوں گے۔ ہر ہال کا سائز 60x90 فٹ ہے۔ پہلا ہال جو Basement کی صورت میں ہے وہ مرد حضرات کے استعمال کے لئے ہوگا۔ دوسرا ہال جو Ground Floor پر ہے وہاں جماعتی دفاتر بنائے جائیں گے اور سب سے اوپر والا ہال خواتین کے پروگراموں کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ اس توسیعی منصوبہ پر 4.45 ملین ڈالرز کے اخراجات ہوں گے۔ تعمیر کا 25 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے جب کہ 2009ء کے آغاز میں یہ تعمیر مکمل ہو جائے گی۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ خواتین کے لئے جو ہال ہے کیا اس میں چھوٹے بچوں والی خواتین کے لئے علیحدہ حصہ رکھا گیا ہے۔ جس پر نقشہ کے ذریعہ حضور انور کو بتایا گیا کہ بچوں کے لئے یہ حصہ مخصوص کیا گیا ہے اور ہر قسم کی سہولت مہیا کی گئی ہے۔

اس Presentation کے موقع پر 'مسجد بیت الرحمٰن' کے آرکیٹیکٹ Mr.Roger Bass بھی موجود تھے۔ موصوف نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے ان سے دریافت فرمایا کہ آپ کو ہماری مساجد کے طرز تعمیر کا آئیڈیا ہے؟ ایشین ممالک میں گئے ہیں اور مساجد وغیرہ دیکھی ہیں؟۔ اس پر آرکیٹیکٹ صاحب نے بتایا کہ ٹورانٹو

(کینیڈا) میں جماعت کی مسجد دیکھی ہے اور مسجد بیت الرحمٰن کی تعمیر میں وہاں سے لئے ہوئے آئیڈیا سے استفادہ کیا ہے۔ بعدازاں مسجد کی توسیع پر کام کرنے والے آرکیٹیکٹ اور انجینئرز کی ٹیم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور انور زیر تعمیر حصہ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے اور اس پراجیکٹ کے انچارج میر داؤد احمد سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اس معائنہ کے بعد حضور انور نے مسجد بیت الرحمٰن کی بیسمنٹ میں قائم مختلف دفاتر دیکھے۔ حضور انور ازراہ شفقت بعض دفاتر میں تشریف لے گئے اور یہاں کام کرنے والے احباب سے گفتگو فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی مرکزی ویب سائٹ alislam.org کے دفتر میں بھی تشریف لے گئے اور ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب انچارج احمدیہ ویب سائٹ سے دریافت فرمایا کہ آپ جو e-mail مجھے بھجواتے ہیں وہ انتخاب کر کے بھجواتے ہیں یا سب کی سب بھجوا دیتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ من وعن بھجواتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے اسی طریق سے بھجوایا کریں۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لے گئے جہاں پروگرام کے مطابق سوا گیارہ بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ملاقات کرنے والی 25 فیملیز میں ایفرو امریکن فیملیز، بعض پرانے احمدی اور مبلغین کرام کی فیملیز شامل تھیں۔ اس کے علاوہ 100 سے زائد احباب نے انفرادی طور پر شرف ملاقات حاصل کیا۔

سیرالیون کے سفیر کی ملاقات

سیرالیون (مغربی افریقہ) کے امریکہ میں متعین سفیر Hon.Bockari Steven حضور انور ایدہ اللہ سے ملنے کے لئے مسجد بیت الرحمٰن آئے تھے۔ 12:10 منٹ پر موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی۔ سفیر نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا کہ سیرالیون میں جماعت احمدیہ کی خدمات بہت قابل قدر ہیں اور جماعت نے زندگی کے ہر شعبہ کے معیار کو بڑھانے کی کوشش کی ہے۔ اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ اس وقت جب کہ حضور انور امریکہ تشریف لائے ہوئے ہیں وہ اس بات کا کھل کر اظہار کریں کہ جماعت کی خدمات ہر میدان میں قابل قدر ہیں۔ سفیر موصوف نے یہ خدمات مستقل طور پر جاری رکھنے کی درخواست کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سیرالیون میں جماعت ایک لمبے عرصہ سے قائم ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جہاں بھی ہم نے خدمت کا بیڑا اٹھایا ہے اسے مستقل بنیادوں پر جاری رکھنے کا عزم کیا ہوا ہے اور انشاءاللہ ہمارا یہ عزم سیرالیون کے بارہ میں بھی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ موجودہ حکومت کے ساتھ بھی ہمارے اچھے تعلقات ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ سابقہ صدر مملکت سیرالیون لندن تشریف لائے تو پھر مجھے ملنے کے لئے بھی آئے تھے اور انہوں نے نماز جمعہ بھی مسجد بیت الفتوح میں ادا کی تھی۔

حضور انور نے فرمایا کہ سیرالیون میں چاول اُگانے کا تجربہ بھی بہت اچھا ہے اور اچھی کوالٹی کا چاول پیدا ہو رہا ہے۔ جماعت نے چاول کی کوالٹی کو بہتر بنانے میں کافی کام کیا ہے اور اس کی کوالٹی کو بہتر بنانے کے لئے جماعت توجہ دے رہی ہے۔

ملاقات کے آخر پر حضور انور نے سفیر موصوف کو خلافت جوبلی کے موقع پر شائع ہونے والے دو مختلف سوونیئر عطا فرمائے۔ آخر پر سفیر صاحب موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوائی۔ یہ ملاقات بارہ بج کر بیس منٹ تک جاری رہی۔

بینن کے قونصلر کی ملاقات

امریکہ میں بینن (Benin) ایمبیسی کے قونصلر Mr.Emanuel Tunji بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کے لئے

مسجد بیت الرحمٰن پہنچے تھے۔ساڑھے بارہ بجے موصوف نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔قونصلر صاحب نے حضور انور کو بتایا کہ سفیر صاحب نے خود حضور انور سے ملاقات کے لئے آنا تھا لیکن وہ ایک اور اہم مصروفیت کی وجہ سے نہیں آسکے۔انہوں نے حضور انور کو خوش آمدید کہنے کے لئے مجھے بھجوایا ہے۔

قونصلر نے کہا کہ ہمارا ملک بینن اس بات پر فخر محسوس کرتا ہے اور ہم حضور کے شکرگزار ہیں کہ حضور نے ہمارے ملک کا وزٹ کیا اور ہمیں حضور کو اپنا حکومتی مہمان (State Guest) بنانے پر بہت خوشی ہوئی تھی۔ موصوف نے بینن میں جماعت کی خدمات پر شکریہ ادا کیا اور حضور انور کی خدمت میں اس بات کی درخواست کی کہ یہ رفاہی کام جو جماعت بینن میں کر رہی ہے یہ جاری رہنے چاہئیں اور ان میں مزید وسعت پیدا کرنے کی درخواست کی جس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہم ایسا ہی کریں گے اور جو خدمت ہم کر رہے ہیں یہ جاری رہے گی۔

یہ ملاقات بارہ بج کر چالیس منٹ تک جاری رہی۔ملاقات کے آخر پر موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔حضور انور نے قونصلر موصوف کو خلافت جوبلی کے دو سووینئر عطا فرمائے۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ دوپہر دو بجے تک جاری رہا۔ ملاقاتوں کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

سوا دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الرحمٰن تشریف لا کر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب بھی اپنی رہائشگاہ سے نمازوں کی ادائیگی کے لئے مسجد آتے یا اپنے دفتر تشریف لاتے تو راستہ کے اطراف میں کھڑے مرد حضرات نعرے بلند کرتے اور اپنے ہاتھ ہلا ہلا کر خوشی ومسرت کا اظہار کرتے۔خواتین اور بچیاں بھی اپنے ہاتھ بلند کر کے حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کرتیں اور اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے کیمروں سے قدم قدم پر حضور انور کی تصاویر اتارتیں اور یہ سلسلہ صبح سے شام تک جاری رہتا۔

اجتماعی ملاقاتوں کا پروگرام

آج شام اجتماعی ملاقاتوں کا پروگرام تھا۔ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ Silver Spring، Potomac، Northern VA، Baltimore، Laurel, Southern VA اور Washington DC کی جماعتوں سے آنے والے 1300 احباب نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور تصاویر بنوائیں۔حضور انور نے بچوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ایک قطار کی صورت میں احباب باری باری حضور انور کے پاس سے گزرتے، شرف مصافحہ حاصل کرتے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے گفتگو کرنے کی سعادت پاتے۔ایک بہت بڑی تعداد ایسے احباب کی تھی جو اپنی زندگیوں میں پہلی مرتبہ حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کر رہی تھی۔یہ لوگ خوشی ومسرت سے پھولے نہ سماتے تھے اور اپنی خوش نصیبی پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنی جھولیاں برکتوں سے بھرتے ہوئے ملاقات کے کمرہ سے باہر آتے تھے۔

مرد احباب کے بعد خواتین کی ملاقات شروع ہوئی۔خواتین بھی باری باری حضور انور کے پاس سے گزرتیں۔حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کرتیں اور بعض اپنے مسائل بیان کرتے ہوئے دعا کی درخواست کرتیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بڑی بچیوں کو قلم اور کم عمر بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرماتے۔تصاویر بھی ساتھ ساتھ بن رہی تھیں۔ ہر ایک اپنی خوش نصیبی پر

خوش تھا۔آج کا دن ان کی زندگیوں میں ایک ایسا یادگار دن تھا اور یہ ایسی مبارک اور بابرکت گھڑیاں تھیں جو ان کی زندگی کا سب سے قیمتی سرمایہ تھیں۔یہ لوگ اس سرمایہ سے اپنے دامن بھر کر باہر آرہے تھے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے نو بجے تک جاری رہا۔بعدازاں حضور انور کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔نو بج کر پچاس منٹ پر حضور انور نے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لاکر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر جاتے ہوئے کچھ دیر کے لئے لنگر خانہ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔حضور انور نے منتظمین سے دریافت فرمایا کہ کیا پکایا ہے؟لنگر خانہ کے ناظم نے بتایا کہ چاول بھی پکائے ہیں اور آلو گوشت اور مرغی کا گوشت بھی پکایا ہے۔حضور انور نے فرمایا سب کی ٹریننگ ہوئی ہے۔حضور انور کے دریافت فرمانے پر ناظم صاحب نے بتایا کہ آج شام کے لئے تین ہزار افراد کا کھانا تیار کیا ہے۔

لنگر خانہ میں موجود تمام کارکنان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔لنگر خانہ کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا قومی پرچم

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی امریکہ آمد پر ممبر آف کانگرس Hon.Thomas M.Davis کی درخواست پر امریکہ کا قومی پرچم 16رجون کو ایوان حکومت پر لہرایا گیا۔بعد میں یہاں کی روایت کے مطابق اگلے روز یہ قومی پرچم ایک خط اور تحریری دستاویز کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے بھجوایا گیا جس میں لکھا گیا:

''ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا قومی پرچم''

(تصدیق کی جاتی ہے کہ یہ قومی پرچم ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے ایوان حکومت پر لہرایا گیا۔عزت مآب جناب Thomas M Davis کی درخواست پر یہ قومی پرچم حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کی ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں پہلی بار آمد پر 16رجون 2008ء کو لہرایا گیا)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ دورہ امریکہ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے غیر معمولی نظارے اپنے ساتھ لئے ہوئے ہے۔ہر قدم کو زمین چومتی ہے اور ہر قدم پر آسمانی نصرت بھی شامل حال ہے اور جماعت احمدیہ امریکہ ترقیات کے ایک نئے دور میں داخل ہورہی ہے۔

18رجون 2008ء بروز بدھ

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الرحمٰن تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

گھانا کے سفیر کی حضور انور کے ساتھ ملاقات

پروگرام کے مطابق صبح ساڑھے گیارہ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

امریکہ میں متعین گھانا کے سفیر Hon.Kwame Bawuah Edusei حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے۔گیارہ بج کر 45منٹ پر موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔سفیر موصوف نے کہا کہ گزشتہ کئی سال سے جماعت احمدیہ گھانا میں غیر معمولی خدمت کررہی ہے اور گھانا کی ترقی کے لئے کام کررہی ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ مَیں بھی گھانا کو اپنا ملک (Home Country) سمجھتا ہوں۔گھانا میرا دوسرا گھر ہے۔حضور انور

نے فرمایا کہ گھانین بہت زیادہ Civilized لوگ ہیں۔

حضور انور کے دریافت کرنے پر سفیر موصوف نے بتایا کہ گزشتہ دو سال سے بطور سفیر متعین ہیں۔ اس سے قبل وہ ورجینیا کے علاقہ میں بطور ڈاکٹر کام کرتے تھے۔ سفیر نے حضور انور کے دریافت کرنے پر بتایا کہ ان کی تعیناتی پولیٹیکل ہے اور ان کا تعلق موجودہ حکومتی پارٹی سے ہے۔ سفیر نے بتایا کہ گھانا میں ان کا تعلق اشانٹی ریجن کے علاقہ فومینا (Fomina) سے ہے۔

سفیر موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ نے ملک میں ہر شعبہ میں ہماری خدمت کی ہے اور رہنمائی کی ہے۔ ہمارے لئے دعا کریں کہ ہم مزید بہتر رنگ میں اپنے ملک کی خدمت کرسکیں اور ہمارے سب لوگ امن پسند ہوں اور امن پسند ہی رہیں۔ اس کے لئے ہمارے ملک کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم جو بھی کام کررہے ہیں مستقل بنیادوں پر کررہے ہیں۔ جب ہم کسی ملک میں کام شروع کرتے ہیں تو پھر اس کو ہمیشہ جاری رکھتے ہیں۔

سفیر موصوف نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ صدر مملکت گھانا، جماعت احمدیہ گھانا کی خدمات کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ صدر مملکت گھانا نے ہمارے جلسہ سالانہ میں تین گھنٹے گزارے۔ وہ ہمارے بہت قریبی دوست ہیں۔

حضور انور نے فرمایا آئندہ ہونے والے صدارتی الیکشن میں موجودہ حکومتی پارٹی کے امیدوار مجھ سے ملنے آئے تھے۔

سفیر موصوف نے گھانا میں آئل (Oil) نکلنے کا ذکر کیا تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اپنے آئل ریزرو سے ملک کو ترقی دیں اور اپنے ہمسایہ ممالک سے سبق سیکھیں جن کے پاس تیل کی دولت تو ہے لیکن دن بدن ملک کی اقتصادی اور معاشی حالت بگڑتی چلی جارہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ تیل کا صحیح استعمال کریں۔ اگر آپ اچھی مثال قائم کریں گے تو تمام افریقن ممالک کے لئے رول ماڈل (Role Model) ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق بخشے۔

ملاقات کے آخر پر حضور انور نے سفیر موصوف کو صد سالہ خلافت جوبلی کے موقع پر تحریک جدید پاکستان اور جماعت احمدیہ امریکہ کی طرف سے شائع ہونے والے دوسووینئر عطا فرمائے۔ بعدازاں سفیر موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوائی۔ یہ ملاقات بارہ بج کر پانچ منٹ تک جاری رہی۔

فیملی ملاقاتیں

بعدازاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ آج صبح کے سیشن میں امریکہ کی 34 جماعتوں سے تعلق رکھنے والے 82 خاندانوں کے 435 ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

Tucson , San Diego اور Seattle سے آنے والی فیملیز اڑھائی ہزار میل سے زیادہ کا سفر طے کرکے حضور انور سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ Miami، St.Paul اور Houston کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز ایک ہزار سے ڈیڑھ ہزار میل تک کا سفر طے کرکے واشنگٹن پہنچی تھیں۔ بڑے لمبے سفر طے کرکے یہ لوگ پہنچے تھے۔ جماعت Orlando سے آنے والوں نے 861 میل کا سفر طے کیا۔ اسی طرح جماعت Zion سے ملاقات کے لئے آنے والے خاندانوں نے 737 میل اور جماعت Detroit سے آنے والوں نے 514 میل کا سفر طے کیا۔ ایک ایک ڈیڑھ ڈیڑھ دن کے لمبے سفر طے کرکے یہ عشاق محض اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے آئے تھے۔ اور ان چند لمحات کی خاطر آئے تھے جو انہیں علیحدگی میں اپنے محبوب امام کے ساتھ نصیب ہونے تھے اور یہ

وہی مبارک لمحات تھے اور خوشی ومسرت سے معمور گھڑیاں تھیں جن کا یہ لوگ سالہا سال سے انتظار کر رہے تھے ۔ یہ دن ان کے لئے عید کے دن ہیں۔ بہت ہی مبارک اور بابرکت ایام ہیں ۔ ہر چھوٹا بڑا ان برکتوں سے فیض پا رہا ہے۔ پیاسوں کی پیاس بجھ رہی ہے اور دل تسکین پا رہے ہیں ۔ اللہ یہ سعادتیں مبارک کرے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر پونے تین بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے اور تین بجے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لا کر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور اپنے جائے قیام پر تشریف لے گئے۔

انفرادی واجتماعی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق آج پچھلے پہر بھی ملاقاتیں تھیں۔ ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام بھی امریکہ کی مختلف جماعتوں سے تعلق رکھنے والے 85 خاندانوں کے 430 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ علاوہ ازیں 30 افراد نے انفرادی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف پایا۔

ملاقاتوں کے دوران ان احباب نے اپنے مسائل بیان کئے اور اپنی پریشانیوں اور تکلیفوں کا ذکر کر کے حضور انور سے رہنمائی چاہی اور دعا کی درخواست کی۔ حضور انور ان کی رہنمائی فرماتے ،ہدایات دیتے اور بیماروں کو ہومیوپیتھک نسخہ بھی عطا فرماتے ۔ بڑی عمر کے سکول / کالج جانے والے بچوں کو حضور نے قلم عطا فرمائے اور کم عمر بچوں کو چاکلیٹ عطا فرماتے ۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔ ہر کوئی مطمئن دل،تسکین قلب اور ایمان کی تازگی لئے ہوئے ملاقات کے کمرہ سے باہر آتا تھا۔

آج شام ملاقات کرنے والی جماعتوں میں Bay Point ، Boston، Chicago، Dallas، Denver، Georgia، Los Angeles، Milwaukee، St Louis کی بڑی جماعتیں شامل تھیں۔سعودی عرب سے آنے والے احباب نے بھی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات دس بجے تک جاری رہا۔ مسلسل ساڑھے پانچ گھنٹے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب کو ملاقات کا شرف بخشا۔

سوا دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الرحمٰن تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

19 /جون 2008ء بروز جمعرات

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الرحمٰن تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

دوپہر ڈیڑھ بجے حضور انور نے مسجد بیت الرحمٰن میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی جائے قیام پر تشریف لے گئے۔

مقام جلسہ گاہ Harrisburg کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق سہ پہر مقام جلسہ گاہ Harrisburg کے لئے روانگی تھی۔ واشنگٹن ڈی سی سے Harrisburg شہر کا فاصلہ قریباً 125 میل ہے ۔ ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور سفر پر روانگی سے قبل دُعا کروائی۔ اور چھ

گاڑیوں پر مشتمل قافلہ Pennsylvania سٹیٹ کے دارالحکومت ہیرس برگ کے لئے روانہ ہوا۔

واشنگٹن سے 45 میل کے فاصلہ پر Harrisburg جانے والی ہائی وے کے اوپر جماعت امریکہ اپنے جلسہ گاہ کے لئے ایک قطعہ زمین دیکھ رہی ہے۔ یہ وسیع وعریض قطعہ زمین جلسہ گاہ کے لئے ابھی زیر تجویز ہے۔اس کا رقبہ 113 ایکڑ ہے اور اس پر دو بڑی عمارتیں بنی ہوئی ہیں اور ہر عمارت میں دو دو بڑے ہال ہیں۔ اس کے علاوہ ایک رہائشی عمارت موجود ہے اور ایک بہت بڑا اسٹور بھی موجود ہے۔

امیر صاحب USA نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی تھی کہ آج کے سفر کے دوران راستہ میں کچھ دیر کے لئے حضور انور اس قطعہ زمین کو دیکھ لیں۔گاڑی میں بیٹھے ہوئے مختلف راستوں سے گزرتے ہوئے اس کا ایک راؤنڈ کر لیا جائے جس سے یہاں تعمیر شدہ عمارات اور دیگر کھلے علاقہ کی ایک تصویر سامنے آجائے گی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس تجویز کو منظور فرمایا تھا۔ چنانچہ راستہ میں ہائی وے سے اتر کر اس پروگرام کے تحت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس قطعہ زمین کا معائنہ فرمایا اور پھر آگے سفر جاری رہا۔

قریباً شام سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قافلہ Harrisburg پہنچا۔ یہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور قافلہ کے ممبران کی رہائش کا انتظام Sharaton ہوٹل میں کیا گیا تھا۔

ہوٹل پہنچنے پر مقامی جماعت Harrisburg کی انتظامیہ نے حضور انور کا استقبال کیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ اس ہوٹل سے جلسہ گاہ کا فاصلہ ساڑھے آٹھ میل ہے۔شام آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے جلسہ سالانہ کے انتظامات کے معائنہ کے لئے روانہ ہوئے۔ سوا آٹھ بجے حضور انور جلسہ گاہ State Farm Show Complex پہنچے۔ جہاں مکرم وسیم حیدر صاحب افسر جلسہ سالانہ اور مکرم شاہد ملک صاحب افسر جلسہ سالانہ نے حضور انور ایدہ اللہ کا استقبال کیا۔ اس موقع پر موجود احباب جماعت اور کارکنان نے فلک شگاف نعرے بلند کئے۔خواتین کی ایک بڑی تعداد بھی اس موقع پر موجود تھی سبھی نے اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد جلسہ کے انتظامات کے معائنہ کے لئے حضور انور اس کمپلیکس کے اندر تشریف لے گئے اور سب سے پہلے جلسہ سالانہ، جلسہ گاہ اور خدمت خلق کے شعبوں کے نائب افسران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور انور نے شعبہ رجسٹریشن، انفارمیشن، گمشدہ اشیاء، ریسیپشن (Reception)، پریس اور میڈیا، ٹرانسپورٹ، خدمت خلق، طبی امداد، ہیومینٹی فرسٹ اور شعبہ حاضری ونگرانی کا معائنہ فرمایا اور ان شعبوں میں ڈیوٹی دینے والے تمام کارکنان کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

خلافت جوبلی نمائش کا معائنہ

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے موقع پر لگائی جانے والی نمائش کا تفصیلی معائنہ فرمایا۔امسال لگائی جانے والی نمائش کا عنوان تھا ''اللہ تعالیٰ کا عظیم انعام، انسانیت کے لئے۔بواسطہ انبیاء کرامؑ''۔اس نمائش کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔پہلے حصہ میں انبیاء کا ذکر ہے جو کہ حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت سے شروع ہوا۔اور پھر دوسرے انبیاء کرام حضرت نوحؑ، حضرت یونسؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ اور موسوی سلسلہ میں آنے والے انبیاء حضرت داؤدؑ، حضرت سلیمانؑ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر شامل ہے۔

اس کے بعد دوسرے حصہ میں خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کے تمام خلفاء کو بالترتیب پیش کیا گیا ہے۔اور نمائش کے تیسرے حصہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کے تمام خلفاء کا ذکر کیا گیا ہے۔

پہلے حصہ میں انبیاء کرام کی تاریخ بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ

تعالیٰ کے ان احسانات اور انعامات کا ذکر کیا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے ذریعہ اپنے بندوں پر کئے۔ ان میں تمدنی، معاشرتی، اقتصادی، سلطنت اور زندگی کے تمام پیرایوں کو پیش کیا گیا ہے۔ خصوصاً جو اس دور خلافت سے وابستہ تھے۔ مثلاً حضرت آدم علیہ السلام جن کے لئے قرآن کریم نے بنیادی انسانی ضرورتوں روٹی، کپڑا اور رہائش، مکان وغیرہ کا ذکر فرمایا ہے۔ ان کے بارہ میں سائنسی تاریخ کے حوالہ سے ان امور کو پیش کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ چین میں زراعت اور بہترین ریشمی کپڑے کی ایجاد حضرت آدمؑ کی آمد سے چار ہزار سال پہلے موجود تھی۔

حضرت نوحؑ کے زمانہ میں ان کی آمد سے پہلے Metal Age پہلے سے آچکا تھا اور بڑھئی کا کام بھی پہلے سے موجود تھا۔ اس کے تاریخی شواہد نمائش میں پیش کئے گئے ہیں اور اسی طریق سے دیگر تمام انبیاء کرام کے ادوار کو پیش کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ روحانی حصہ کو جو انبیاء کرام کی آمد کی اصل غرض ہے بڑی تفصیل کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ ہر ایک قسم کا Data، نقشے، تصاویر اور گرافکس وغیرہ پیش کئے گئے ہیں۔

آنحضرت ﷺ اور خلفائے راشدین کے ادوار کو بھی بڑی تفصیل کے ساتھ نمائش میں پیش کیا گیا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام کے ادوار کو بھی بڑی تفصیل کے ساتھ نمائش میں پیش کیا گیا ہے اور ہر دور میں ہونے والے کاموں اور احمدیت کی ترقی کو تصاویر کے ساتھ نمایاں کیا گیا ہے۔ نمائش کے ایک حصہ میں صحابہ کرامؓ کی نادر تصاویر موجود ہیں اور ایک حصہ میں شہدائے احمدیت کی تصاویر موجود ہیں اور ان کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

جن ممالک میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کا نفوذ ہو چکا ہے۔ ان ممالک کو ایک روشن گلوب پر ظاہر کیا گیا ہے اور ارد گرد دائرہ کی شکل میں ان ممالک کے جھنڈے لگائے گئے ہیں۔

اس نمائش کا اہتمام قریباً ایک سو مربع فٹ کے ایریا میں کیا گیا ہے جس میں گرافکس بڑے بڑے چارٹس کو 8 فٹ اونچے اور 4،4 فٹ چوڑے Displays پر لگایا گیا ہے۔

اس نمائش کو جس طریقے سے پیش کیا گیا ہے اس کی Summary، مختصر تعارف اور نقشہ ہر مہمان کو دیا گیا ہے تا کہ وہ اس کی مدد سے جب نمائش کا وزٹ کرے تو اس کو تمام معلومات مہیا ہوں۔

اس نمائش کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں مختلف Documentaries کو DVD اور پروجیکشن TV اور Panel TV کے ذریعہ پیش کیا گیا ہے۔

''صد سالہ خلافت جوبلی'' کی مناسبت سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلافت کی نعمت کے انعام کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ نمائش چھ ماہ کی مسلسل محنت اور کوشش کے بعد تیار کی گئی ہے۔ اس نمائش کی تیاری میں مکرم ڈاکٹر کرنل فضل احمد صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ نے دن رات غیر معمولی محنت کی ہے اور تیاری کے بعد اس کو بہت عمدہ رنگ میں پیش بھی کیا ہے۔

بکسٹال کا معائنہ

نمائش کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بک سٹال کا معائنہ فرمایا۔ ہزاروں کی تعداد میں مختلف جماعتی کتب اور لٹریچر کو ایک بڑے وسیع وعریض ایریا میں بہت عمدہ طریق پر خاص ترتیب کے ساتھ رکھا گیا ہے۔ جہاں یہ بکسٹال ہے وہاں کتب کی ایک بڑی نمائش بھی ہے۔

جلسہ سالانہ کے دیگر شعبوں کا معائنہ

کتابوں کے اس سٹال کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے دیگر شعبوں، شعبہ تعمیرات، ڈیکوریشن، روشنی، سمعی و بصری، MTA، الاسلام ویب سائٹ، پارکنگ، وقف نو، شعبہ بازار اور سٹیج کا معائنہ فرمایا۔ بعد ازاں دفتر جلسہ گاہ اور دفتر جلسہ سالانہ کے معائنہ کے بعد حضور انور لنگر خانہ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ لنگر خانہ کے معائنہ کے دوران حضور انور ناظم لنگر خانہ سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت

فرماتے رہے۔ ناظم صاحب لنگر خانہ نے بتایا کہ ہمیں صرف خالی ہال دیا گیا ہے۔اس میں گیس سلنڈر، چولہے اور برتن صاف کرنے کے لئے پانی کے پریشر کا انتظام اور دیگر تمام اشیاء جماعت کی اپنی ہیں۔ پیاز کاٹنے والی مشین سے پیاز کاٹ کر دکھایا گیا۔لنگر خانہ کے تمام کارکنان نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

لجنہ جلسہ گاہ کا معائنہ

بعد ازاں حضور انور لجنہ جلسہ گاہ میں ان کے انتظامات کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے اور لجنہ کے انتظام کے تحت قائم مختلف شعبوں، شعبہ رجسٹریشن، سیکیورٹی، ضیافت، بکسٹال، حاضری ونگرانی، نمائش صنعت وتجارت، سمعی وبصری، ڈسپلن ٹیم اور سٹیج ٹیم اوران کے دفتر کا معائنہ فرمایا۔

جماعت احمدیہ یوایس اے کا صد سالہ خلافت جوبلی کا یہ ساٹھواں تاریخی جلسہ "State Farm Show Complex" میں منعقد ہو رہاہے۔یہ کمپلیکس ایک ملین مربع فٹ پر پھیلے ہوئے 9 بڑے وسیع وعریض ہالوں پر مشتمل ہے۔جس میں جماعت نے پانچ ہال جلسہ کے انتظام کے لئے حاصل کئے ہیں۔جن میں سے ایک بڑے ہال میں مردانہ جلسہ گاہ بنائی گئی ہے اور اسی ہال کے ایک حصہ میں نمائش اور بکسٹال لگائے گئے ہیں۔ اور ایک حصہ میں کھانا کھانے کے لئے ایک وسیع جگہ تیار کی گئی ہے۔

ایک ہال میں خواتین کا جلسہ گاہ ہے اور ایک ہال میں خواتین کے لئے کھانا کھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔جس کے ایک ہال میں بچوں کا انتظام کیا گیا ہے جہاں چھوٹی عمر کے بچوں کو مصروف رکھنے کے لئے مختلف اشیاء کا انتظام کیا گیا ہے مثلاً ڈرائنگ اور پینٹنگ وغیرہ۔ بڑی عمر کی بزرگ عورتیں اور بیمار عورتیں جو زیادہ دیر بیٹھ نہیں سکتیں وہ اگر کچھ آرام کرنا چاہتی ہیں تو ان کے لئے بھی اس ہال کے ایک حصہ میں انتظام کیا گیا ہے۔

مختلف احباب بوقت ضرورت جو اعلان کروانا چاہتے ہیں اس کے لئے یہ طریق اختیار کیا گیا ہے کہ اعلان کروانے والے کو سٹیج کے پاس آنے یا کسی کے ذریعہ اعلان لکھ کر بھجوانے کی ضرورت نہیں بلکہ جلسہ گاہ کے اندر مختلف جگہوں پر سکرین رکھی گئی ہیں اور ان سب سکرین کا کنٹرول سٹیج کے ساتھ ملحقہ آفس میں ہے اور وہاں مائیک سسٹم بھی موجود ہے۔جب کوئی شخص اعلان سکرین پر اردو یا انگریزی میں لکھتا ہے تو وہ اسی وقت ساتھ کے ساتھ ان کے کنٹرول روم میں موجود سکرین پر آجاتا ہے اور پھر وہیں سے یہ اعلان مائیک پر کر دیا جاتا ہے۔

اسی طرح سٹیج کے اوپر سے دوران کارروائی پیغامات لینے اور پیغامات پہنچانے کے لئے Laptop کی مدد سے ایک سسٹم لگایا گیا ہے۔

اخبار کی نمائندہ سے حضور انور ایدہ اللہ کا انٹرویو

اس معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دفتر میں تشریف لے آئے جہاں اخبار Lancaster Intelligence Journal کی نمائندہ Lori Van Ingen نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا انٹرویو لیا۔اخبار کی یہ نمائندہ سارے معائنہ کے دوران ساتھ ساتھ رہی۔

نمائندہ کے اس سوال پر کہ آپ امریکہ کے لوگوں کے لئے کیا پیغام دینا چاہتے ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں صرف امریکہ کے لوگوں کے لئے نہیں بلکہ ساری دنیا کے لوگوں کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے جس مسیح کو بھیجا ہے اس نے یہ تعلیم دی ہے کہ لوگ اپنے خدا کو پہچانیں۔ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانیں اور اس کی مخلوق سے ہمدردی کا سلوک رکھیں اور اس کے حقوق ادا کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ دنیا میں امن اس طرح قائم کر سکتے ہیں کہ جو خدا تعالیٰ نے آپ کو مہیا کیا ہے اسے انسانیت کی بہتری اور بھلائی کے لئے استعمال کریں۔

اس سوال کے جواب پر کہ کل کے خطبہ جمعہ میں کیا آپ یہی پیغام دیں گے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بنیادی مضمون تو یہی ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانیں اور اس کی مخلوق کے حقوق

ادا کریں۔ مگر مختلف طریق سے اس کا ذکر ہوگا اور یہ چیز آج کل بہت اہم ہے اور دنیا کا امن اسی کے ساتھ وابستہ ہے۔

اس سوال کے جواب پر کہ کیا آپ صدر سے ملیں گے۔ حضور انور نے فرمایا میرے دورہ کا مقصد جماعت کے لوگوں کو ملنا ہے ان کے حالات دیکھنا ہے۔

ایک سوال کے جواب پر کہ کیا مختلف عقائد رکھنے والے مذاہب، گروہ اکٹھے ہوسکتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمارا پیغام یہی ہے کہ تمام مختلف عقائد رکھنے والے اکٹھے ہوں اور ایک ہاتھ پر جمع ہوں۔ وہ مسیح تو آچکا ہے جس کا سب انتظار کر رہے ہیں۔ جب تک ایک ہاتھ پر جمع نہ ہوں امن قائم نہیں ہوسکتا۔

اس انٹرویو کے بعد سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ گاہ میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

جلسہ سالانہ کے کارکنان کے ساتھ عشائیہ میں شرکت

نمازوں کی ادائیگی کے بعد جلسہ سالانہ کے کارکنان کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ عشائیہ کا پروگرام تھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس تقریب عشائیہ میں شرکت فرمائی۔ یہ پروگرام دس بجے تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور جلسہ گاہ سے ہوٹل کے لئے روانگی ہوئی۔ سوا دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل پہنچے اور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

20رجون2008ء بروز جمعۃ المبارک

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہوٹل کے ایک لاؤنج میں جو نماز کی ادائیگی کے لئے حاصل کیا گیا تھا، تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ اس ہوٹل میں جہاں حضور انور کا قیام ہے اور ارد گرد کے دوسرے ہوٹلوں میں ملک کی مختلف جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز ٹھہری ہوئی ہیں۔ حضور انور کی اقتدا میں ڈیڑھ صد سے زائد احباب نے نماز فجر ادا کی۔ نماز کی ادئیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جماعت احمدیہ امریکہ کے ساٹھویں جلسہ سالانہ کا پہلا دن تھا اور امسال یہ جلسہ سالانہ ''صد سالہ خلافت جوبلی'' کا جلسہ تھا اور یہ جلسہ اس لحاظ سے بھی ایک انتہائی تاریخی اہمیت کا حامل تھا کہ اس میں اور پھر امریکہ کے کسی بھی جلسے میں پہلی بار حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس رونق افروز ہو رہے تھے اور امریکہ جماعت کی ایک نئی تاریخ رقم ہو رہی تھی۔

دوپہر ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے جلسہ گاہ کے لئے روانہ ہوئے۔ ایک بجکر 45 منٹ پر حضور انور جلسہ گاہ پہنچے۔ پروگرام کے مطابق پہلے تقریب پرچم کشائی ہوئی۔ یہ تقریب بھی MTA پر Live نشر کی جارہی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت لہرایا جب کہ امیر صاحب امریکہ نے امریکہ کا قومی پرچم لہرایا۔ بعد ازاں حضور انور کی خدمت میں امریکہ کا وہ قومی پرچم پیش کیا جو حضور انور کی امریکہ آمد پر ایوان حکومت میں 16رجون کو لہرایا گیا تھا۔ اور بعد میں روایت کے مطابق یہ پرچم ایوان حکومت کی انتظامیہ کی طرف سے مع خط حضور انور کی خدمت میں بھجوایا گیا تھا۔

پرچم کشائی کی تقریب کے بعد حضور انور جلسہ گاہ کے اندر تشریف لے گئے اور دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ تین بجے تک جاری رہا اور یہاں انگریزی زبان میں اس کا رواں ترجمہ کیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ MTA پر Live نشر ہوا۔ خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور نے نماز جمعہ اور عصر جمع کر کے

پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد جلسہ گاہ سے ہوٹل Shereton کے لئے روانگی ہوئی۔ تین بجکر 35 منٹ پر حضور انور ہوٹل پہنچے اور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق آج پچھلے پہر مرد احباب کی حضور انور سے ملاقات تھی، اور بچوں کی وقف نو کلاس اور تقریب آمین کا پروگرام تھا۔

مَردوں کی حضور انور سے ملاقات

پونے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے جلسہ گاہ کے لئے روانہ ہوئے اور چھ بجے جلسہ گاہ آمد ہوئی۔ حضور انور اپنے دفتر تشریف لے آئے اور سارے امریکہ کی جماعتوں سے آئے ہوئے مرد احباب کی ملاقات شروع ہوئی۔ایک قطار کی صورت میں احباب باری باری حضور انور کے پاس سے گزرتے اور مصافحہ کا شرف حاصل کرتے، تصاویر بھی ساتھ ساتھ بن رہی تھیں۔حضور انور ازراہ شفقت بڑی عمر کے بچوں کو قلم اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرماتے۔ملاقات کرنے والوں میں جوان بھی تھے اور بوڑھے بھی تھے۔ بچے بھی تھے اور بیمار بھی تھے۔بعض لوگ وہیل چیئر پر کسی دوسرے کی مدد کے سہارے حضور انور سے ملنے کے لئے آئے ۔بعض ایسے بوڑھے بھی تھے کہ چلنے میں دشواری تھی گرتے پڑتے اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ کے لئے پہنچے۔ملاقاتوں کا یہ پروگرام سات بجکر 40 منٹ تک جاری رہا۔مجموعی طور پر دو ہزار سات صد افراد نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

واقفین نو بچوں کی کلاس

ملاقاتوں کے بعد پونے آٹھ بجے واقفین نو بچوں کی حضور انور کے ساتھ کلاس ہوئی جس میں 240 بچے شامل ہوئے ۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم محی الدین باری صاحب نے پیش کی بعد ازاں اسکا انگریزی ترجمہ سلمان احمد اور اردو ترجمہ فراز احمد نے پیش کیا۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا اردو منظوم کلام ؎

نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائے گا
ارے اک اور جھوٹوں پر قیامت آنے والی ہے

عزیزم اسد اللہ چوہدری نے خوش الحانی سے پیش کی۔ بعدہٗ اس نظم کا انگریزی ترجمہ عزیزم طارق احمد نے پیش کیا۔

بعد ازاں حضور انور نے بچوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ جو بچے پندرہ سال سے اوپر کے ہیں وہ اپنے ہاتھ کھڑے کریں۔جس پر ان بچوں نے ہاتھ کھڑے کئے۔ پھر حضور انور نے دریافت کیا کہ 15 سال عمر کے بچوں میں سے جنہوں نے وقف فارم پر کر دیئے ہیں وہ اپنے ہاتھ کھڑے کریں۔چنانچہ اس پر بچوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔

پھر حضور انور نے بچوں سے دریافت فرمایا جو بچے اردو زبان جانتے ہیں اور گھر میں اُردو بولتے ہیں وہ اپنے ہاتھ کھڑے کریں۔اس پر اردو زبان بولنے والے بچوں نے اپنے اپنے ہاتھ بلند کئے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ امسال جامعہ احمدیہ میں کون کون جارہا ہے؟ اس پر امسال جامعہ میں جانے والا ایک بچہ کھڑا ہوا۔ایک دوسرا بچہ بھی کھڑا ہوا جو آئندہ سال جامعہ میں داخلہ لے رہا ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری تمام بچوں کو تحائف عطا فرمائے۔ آخر پر ان واقفین نو بچوں نے زیادہ تعداد ہونے کی وجہ سے دو گروپس میں حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی اور حضور انور سے شرف ملاقات و مصافحہ حاصل کیا۔

تقریب آمین

ساڑھے آٹھ بجے یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی ۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ تشریف لے گئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق بچوں کی تقریب آمین تھی۔آمین کی تقریب میں شرکت کرنے والے

بچوں کی تعداد 130 تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری ہر بچے سے قرآن کی ایک آیت سنی اور ساتھ ساتھ اصلاح بھی فرماتے رہے۔ تقریب آمین کا یہ پروگرام ساڑھے نو بجے تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور نے دُعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور نے ارشاد فرمایا۔ اذان دے دیں۔ اذان دی گئی۔ حضور انور نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

21/جون 2008ء بروز ہفتہ

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہوٹل کے ایک ہال میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ اردگرد کے ہوٹلوں میں مقیم احباب بھی نماز کے لئے پہنچے تھے۔ حضور انور کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی۔ حضور انور کی اقتدا میں دوصد سے زائد احباب وخواتین نے نماز فجر ادا کی۔ ہال کے علاوہ گیلریاں بھی نمازیوں سے بھری ہوئی تھیں۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پروگرام کے مطابق پونے بارہ بجے ہوٹل سے جلسہ گاہ کے لئے روانگی ہوئی۔ بارہ بجے لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف آوری ہوئی۔ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ یوایس اے اور دیگر منتظمات نے حضور انور ایدہ اللہ کو خوش آمدید کہا۔

لجنہ کی جلسہ گاہ میں آمد اور تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات میں تقسیم انعامات

خواتین کے اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرمہ راشدہ حمید صاحبہ نے پیش کی۔ اس کا اردو ترجمہ نمود سحر صاحبہ اور انگریزی ترجمہ Tamara Rodney نے پیش کیا۔ بعد ازاں مکرمہ سیدہ صبیحہ بشریٰ صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا۔ اس کے بعد تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابیاں حاصل کرنے والی طالبات کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سندات عطا فرمائیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے گولڈ میڈل پہنائے۔

جن طالبات نے سندات اور گولڈ میڈل حاصل کئے ان کے اسماء درج ذیل ہیں:

مکرمہ صبا وسیم صاحبہ، مکرمہ کنزہ احمد صاحبہ، مکرمہ فرزانہ بشیر فرحت صاحبہ، مکرمہ عائشہ وحید صاحبہ، مکرمہ صوفیہ چوہدری صاحبہ، مکرمہ صبا مبارکہ علی صاحبہ، مکرمہ فریدہ احمد صاحبہ، مکرمہ ہاشمی سلطانہ صاحبہ، مکرمہ صبیحہ احمد صاحبہ۔

صد سالہ خلافت جوبلی پروگرام کے تحت خلافت سے متعلق مختلف مواضیع پر مضامین اور مقالہ جات لکھنے کا مقابلہ ہوا تھا۔ ان مقابلہ جات میں اوّل آنے والی خواتین اور بچیوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک سے سندات خوشنودی حاصل کیں۔

لجنہ اماء اللہ سے پہلا انعام مکرمہ صبا رحیم صاحبہ نے حاصل کیا جبکہ ناصرات الاحمدیہ سے پہلا انعام عزیزہ حنا طاہر نے اور واقفات بچیوں میں سے پہلا انعام عزیزہ عائشہ خان نے حاصل کیا۔

اس تعلیمی ایوارڈ اور انعامات کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خواتین سے خطاب فرمایا:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا لجنہ سے خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے مَیں آپ کے درمیان موجود ہوں اور خطاب کر رہا ہوں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے یہاں آنے کی توفیق دی اور آپ کی خواہش کو پورا کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت پر بہت احسانات

اور فضل کئے ہیں اور ان احسانات اور فضلوں میں سے اس زمانہ کی ایجادات بھی ہیں جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت کے لئے لگا دیا گیا ہے۔ اور ان ایجادات میں سے ایک بہت اہم ایجاد سیٹلائٹ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس عظیم احسان پر شکرانے کے لئے الفاظ بھی نہیں ہیں۔ اس کے ذریعہ سے تقاریر، خطبات اور دیگر زبانوں میں پروگرام تمام دنیا میں پہنچائے جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک وقت تھا کہ مقرر کو بغیر لاؤڈ سپیکر کے تقریر کرنی پڑتی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں اس ایجاد کا استعمال شروع ہوا۔

حضور نے فرمایا کہ باوجود اس کے کہ آواز عورتوں کو آتی ہے لیکن اس بات کی اہمیت کہ لجنہ کی تربیت کے لئے ان میں الگ خطاب کیا جائے یہ خواتین کی اہمیت کی وجہ سے ہے۔ اور یہ طریق اب تک چلا آ رہا ہے اور یہ اُن کا حق بھی ہے کہ انہیں خلیفۂ وقت براہ راست خطاب کرے۔

حضور نے اس ضمن میں نائیجیریا کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ کچھ ہفتے قبل نائیجیریا میں جلسہ کے موقع پر ایسا ہی خواتین کے لئے انتظام تھا لیکن بعض معزز شخصیتوں کی آمد کی وجہ سے پروگرام میں تبدیلی کرنا پڑی اور مَیں لجنہ میں خطاب کے لئے نہ جاسکا۔ وہاں پر اس وجہ سے لجنہ اماء اللہ Upset ہوگئیں اور انہوں نے کہا کہ ہم صدر لجنہ کو دیکھنے تو نہیں آئے یا کسی عہدیدار کے لئے تو نہیں آئے۔ ہم تو خلیفۂ وقت کے لئے آئے ہیں۔ یہ تربیت کا بھی مسئلہ ہے اور جذباتی بھی۔ بہر حال اس کو کنٹرول کیا گیا۔ لجنہ میں براہ راست خلیفۂ وقت کا خطاب ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا کہ اگر خواتین پچاس فیصد اپنی اصلاح کرلیں تو اسلام کی ترقی ہو جائے گی۔ پس یہ اہمیت ہے عورتوں کی۔ اسلام نے ہر دو (مرد و خواتین) کے الگ الگ کام مقرر کئے ہیں۔ تربیت کے لحاظ سے عورت کا بہت بلند مقام ہے کیونکہ ماؤں کے قدموں میں جنت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ لجنہ کے پروگراموں میں لجنہ اماء اللہ اپنا عہد دہراتی ہیں۔ اس عہد پر غور بھی کریں جس میں جان، مال، عزت، وقت کی قربانی کرنے کا عہد ہے۔ اور سب سے اہم بات اس عہد کی یہ ہے کہ خلافت احمدیہ کی حفاظت کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنی ہے۔ پس اپنے عہد کو نبھانے کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہئے۔

حضور انور نے خلافت کی تشریح میں فرمایا کہ یہ تین قسم کی ہے۔ انبیاء کرام کو خلیفہ کہا گیا ہے۔ پھر آنحضرت ﷺ اور آپ کے خلفائے راشدین ہیں اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: اب یہ خلافت احمدیہ قیامت تک رہے گی، انشاء اللہ العزیز۔ یہ نہیں کہ اگر تم قربانی نہ کرو گے تو خلافت کو کوئی خطرہ لاحق ہوگا۔ خلافت احمدیہ خطرے میں نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب ایک عورت یہ عہد کرتی ہے کہ وہ خلافت کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہمیشہ ایسے کام کرتی رہے گی اور اچھے کاموں میں قدم آگے بڑھاتی چلی جائے گی۔ اس لئے اس لحاظ سے ہر احمدی عورت کو اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن کریم کی آیت وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّ عُمْيَانًا (الفرقان :74) پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ عورتیں جو شروع میں مذہب کو اہمیت نہیں دیتیں اور بچوں کی دینی تربیت سے لاپرواہ ہوتی ہیں وہ دھوکے میں ہیں اور جب ان کو اپنی اس غفلت کا احساس ہوتا ہے تو اس وقت پانی سر سے گزر چکا ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر چمکتی ہوئی چیز سونا نہیں ہوتی۔ پس تربیت کرنے کے لئے بھی قربانی کی ضرورت ہے۔ MTA کے ذریعہ تربیت کے کاموں میں بڑا فائدہ ہوا ہے۔ الا ماشاءاللہ۔

حضور نے فرمایا: مجھے معلوم ہے کہ امریکہ میں مہنگائی ہے اور ٹیکسز

بھی بہت ہیں اس لئے ملازمت اور دیگر کام مرد اور عورت دونوں کو کرنے پڑتے ہیں۔لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ دین کو مقدم نہ کیا جائے اور بچوں کی تربیت سے غفلت برتی جائے۔ بچے آپ کا قیمتی اثاثہ ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: میرا دل حمد سے لبریز ہو جاتا ہے۔ان ماؤں کے لئے جو اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں مگر بچوں کی تربیت کی وجہ سے ملازمت نہیں کرتیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک بات اور کہنا چاہتا ہوں کہ اپنے گھروں میں بچوں کے سامنے عہدیداران یا کسی لڑائی جھگڑے کے بارہ میں جو جماعتی بات ہو نہ بیان کیا کریں۔ جماعت کا ایک نظام ہے اس کی طرف رجوع کریں نہ کہ بچوں کے سامنے نظام کے خلاف اور عہدیداران کے خلاف باتیں کی جائیں۔اس قسم کی باتیں مرد حضرات زیادہ کرتے ہیں اس لئے عورتوں کو اس بارہ میں سخت قدم اٹھانا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: لجنہ اماء اللہ امریکہ بہت چیزوں میں دنیا کی دیگر لجنات سے بہتر ہیں۔بعض دفعہ نیک لوگوں کے بچے بھی برائیوں میں ملوث ہو جاتے ہیں ان کی طرف انگلیاں اٹھانے کی بجائے دعا کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: خلافت کی وجہ سے آپ سب ایک جان ہیں۔خلافت نے سب کو متحد کر دیا ہے۔بچیوں کی تربیت بھی بہت ضروری مسئلہ ہے۔پردہ، حیا اور عفّت کا بچیوں کو بچپن سے ہی بتانا چاہئے۔پس آپ کے عہد میں جو قربانی کا ذکر ہے تو اگر چھوٹی چیزوں میں قربانی نہیں کر سکتے تو پھر بڑی چیزوں میں کس طرح قربانی کریں گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ پاکستانی عورتوں کو رول ماڈل بننا چاہئے۔ یہاں کی عورتوں کے لئے نمونہ بنیں۔واقفات نو بچیوں کو بھی شعور کی عمر تک پہنچنے پر خلافت کے ساتھ گہرا تعلق ہونا چاہئے۔ اللہ کرے آپ اپنے ایمانوں کی حفاظت کرنے والی ہوں اور ایسی تبدیلیاں لائیں کہ جس سے جماعت کی عزت بڑھے اور ہم دوسرے لوگوں کی غلط فہمیوں کو دور کرنے والے بنیں۔آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ایک بج کر چالیس منٹ تک جاری رہا۔خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد خواتین نے بڑے پُرجوش، ولولہ انگیز نعرے بلند کئے اور کچھ دیر لجنہ جلسہ گاہ نعروں سے گونجتی رہی۔بعد ازاں بچیوں نے نظمیں پیش کیں۔اور افریقن امریکن خواتین نے اپنے روایتی انداز میں لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا ذکر اور دیگر نظمیں پیش کیں۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ سے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

بعد ازاں سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور سرانجام دئے۔

خواتین کی ملاقات

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے جلسہ گاہ تشریف لائے۔سوا چھ بجے حضور انور لجنہ جلسہ گاہ پہنچے جہاں خواتین کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔خواتین اور بچیاں ایک قطار کی صورت میں باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے گزرتیں، حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کرتیں، بعض اپنے مسائل، تکالیف اور پریشانیوں کا ذکر کر کے دعا کی درخواست کرتیں۔تصاویر بھی ساتھ ساتھ بنائی جا رہی تھیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بڑی عمر کی تعلیم حاصل کرنے والی بچیوں کو قلم عطا فرماتے اور کم عمر بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرماتے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات نو بجے تک جاری رہا۔اس دوران مجموعی طور پر پونے چار ہزار کے قریب خواتین اور بچیوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے

سینکڑوں کیمروں کے ساتھ ملاقات کے اس لمحہ لمحہ کو محفوظ کیا۔

واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات

خواتین سے اس ملاقات کے پروگرام کے بعد نو بجے واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔ اس کلاس میں 123 واقفات نو بچیاں شامل ہوئیں۔

کلاس کے پروگرام کا آغاز عزیزہ ملیحہ احمد کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کا اردو ترجمہ عزیزہ رُخِ خنداں مرزا نے اور انگریزی ترجمہ عزیزہ سارہ صفی اللہ نے پیش کیا۔ بعدازاں عزیزہ عافیہ محمد نے حضور انور کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ جس کے بعد دو بچیوں عزیزہ غزالہ لطیف اور عائشہ محمد نے مل کر نظم ''قرآن سب سے اچھا، قرآن سب سے پیارا'' پیش کی۔

اس نظم کے بعد لبیبہ چوہدری نے نظم ''بدرگاہ ذی شان خیرالانام'' پیش کی اور اس کا انگریزی ترجمہ عزیزہ ترزہ باسط خان نے پیش کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں سے دریافت فرمایا کہ جن کی عمر 15 سال سے زائد ہے وہ اپنے ہاتھ کھڑے کریں۔ پھر حضور انور نے ان 15 سال عمر کی بچیوں سے دریافت فرمایا کہ کیا انہوں نے اپنا وقف فارم پُر کر دیا ہوا ہے۔ حضور انور نے بچیوں سے دریافت فرمایا کہ قرآن کریم کس کس نے ختم کر لیا ہوا ہے اور کیا اس کی روزانہ تلاوت کرتی ہیں؟ حضور انور نے بچیوں کو نصیحت فرمائی کہ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کیا کریں۔ واقفات نو بچیوں کی یہ کلاس ساڑھے نو بجے تک جاری رہی۔ کلاس کے آخر پر حضور انور نے تمام بچیوں کو تحائف عطا فرمائے۔

تقریب آمین

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ کے اس حصہ میں تشریف لے آئے جہاں نمازیں ادا کی جاتی ہیں۔ پروگرام کے مطابق نمازوں کی ادائیگی سے قبل بچیوں کی تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باری باری ہر بچی سے قرآن کریم کی ایک آیت سنی۔ آمین کی تقریب میں شرکت کرنے والی بچیوں کی تعداد 78 تھی۔ تقریب آمین کا یہ پروگرام ساڑھے دس بجے تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر اذان دی گئی۔ حضور انور نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش ہوٹل Sheraton تشریف لے گئے۔ رات گیارہ بجے حضور انور ہوٹل پہنچے اور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

22 جون 2008ء بروز اتوار

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہوٹل میں نماز کے لئے حاصل کئے گئے ہال میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ حضور انور کی اقتداء میں قریباً اڑھائی صد مرد و خواتین نے نماز ادا کی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات دیں اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ امریکہ کا آخری روز تھا۔ اختتامی اجلاس میں شرکت کے لئے پونے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے جلسہ گاہ کے لئے روانہ ہوئے۔ بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ پہنچے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سٹیج پر تشریف لائے تو جلسہ گاہ نعروں سے گونج اٹھی۔ احباب نے بڑے پُرجوش نعرے لگائے۔

جلسہ سالانہ امریکہ کا اختتامی اجلاس

جلسہ سالانہ کے اس اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت

قرآن کریم سے ہوا۔ حافظ مبارک صاحب نے تلاوت قرآن کریم پیش کی جس کا انگریزی ترجمہ اسد صاحب نے پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم منصور رفیق احمد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ منظوم کلام ؎

نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائے گا
ارے اک اور جھوٹوں پر قیامت آنے والی ہے

ترنم کے ساتھ بڑی پُر سوز آواز میں پیش کیا۔ جس کا انگریزی ترجمہ ایک افریقی امریکن بھائی نے پیش کیا۔

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والوں میں سندات اور گولڈ میڈل کی تقسیم

بعد ازاں تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے پانچ طلباء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سندات اور گولڈ میڈل عطا فرمائے۔ ایوارڈ حاصل کرنے والے طلباء میں عدیل خان صاحب، احمد خالد صاحب، سہیل حسین صاحب، مرزا غلام ربی صاحب اور احمد صادق باجوہ صاحب شامل ہیں۔

صد سالہ خلافت جوبلی کے اس پروگرام کے تحت ''خلافت'' کے موضوع پر مقالہ لکھنے کے مقابلہ میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے والے انصار، خادم اور طفل کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سندات اور انعام عطا فرمائے۔

انصار اللہ میں سے فہیم احمد طیّب صاحب، خدام الاحمدیہ میں سے رضوان جٹالہ صاحب اور اطفال الاحمدیہ میں عزیزم نوشیرواں زاہد صاحب نے یہ سندات اور انعامات حاصل کئے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ میں سالانہ کارکردگی کے لحاظ سے اوّل آنے والی مجلس کو علم انعامی عطا فرمایا۔ اور دیگر مختلف مجالس کو اور ریجن کو مختلف پوزیشنیں حاصل کرنے پر سندات خوشنودی عطا فرمائیں۔

بعد ازاں بارہ بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اختتامی خطاب کا آغاز فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ سالانہ سے اختتامی خطاب

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''آج میرے ایڈریس اور خطاب کے بعد جلسہ سالانہ امریکہ اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ خلافت جوبلی کے حوالہ سے یہ جلسہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ امید ہے اس جلسہ نے بہت سی برکات ہر ممبر کو دی ہوں گی۔ جلسہ سالانہ کی اغراض جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی اپنے خطاب میں بتایا ہے حضرت مسیح موعودؑ نے یہ بیان کی ہیں کہ تا ہم روحانیت اور اخلاقیات میں اور علمی ترقی کریں۔ اس وجہ سے ہر ملک کا جلسہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔

حضور انور نے فرمایا اگر ہر جلسہ کی یہ اہمیت ہے تو پھر اس جلسہ کی خلافت جوبلی کے حوالہ سے کیا اہمیت ہے؟ ایک تو یہ ہے کہ ہر ملک نے جو جلسے کئے انہوں نے اپنے پروگراموں کو خلافت جوبلی کے حوالہ سے ترتیب دیا اور سپیشل پروگرام بنائے جن میں اللہ تعالیٰ کے احسانات کو خلافت احمدیہ کے حوالہ سے بیان کیا گیا۔ اس وجہ سے ہر بڑے چھوٹے، نوجوان بوڑھے میں ایک جوش و جذبہ ہے۔ اس وجہ سے ہمیں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر گزار بننا چاہئے۔ دوسرے یہ کہ یہ امریکہ کا پہلا جلسہ ہے جس میں مَیں بھی شرکت کر رہا ہوں جس کی وجہ سے بہت سے احباب جماعت اس میں شامل ہوئے ہیں۔ اس وجہ سے اس جلسہ کی بہت اہمیت ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہر لحاظ سے ترقی کر رہی ہے۔ اس وجہ سے ہمیں یہ جلسہ اظہار تشکر کے طور پر کرنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس جلسہ کی کامیابی تبھی ماپی جاسکتی ہے کہ جب ہر شخص جو یہاں سے واپس جائے اس عہد کے ساتھ واپس جائے کہ ہم اپنے اندر ایک تبدیلی لائیں گے جو کہ مذہبی اور روحانی،

اخلاقی تبدیلی ہوگی اور یہ تبدیلی پہلے سے زیادہ نمایاں طور پر ہوگی۔عمومی طور پر ہم تقاریر سنتے ہیں اوراس کا فائدہ صرف سننے کی حد تک رہتا ہے۔اس پر عمل نہیں کرتے۔اگر عمل کریں بھی تو کچھ عرصہ کے بعد بھول جاتے ہیں۔ دنیاوی امور دینی امور پر حاوی ہوجاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا:

خلافت جوبلی کے حوالہ سے اگر اس جلسہ سے آپ نے کچھ سیکھا ہے، آپ کے جذبات اور آپ کے احساسات میں اور آپ کی ذات میں تبدیلی پیدا ہوئی ہے تو پھر آپ کو مبارک ہو۔اس کا پھر مطلب یہ ہے کہ خلافت جوبلی کے جلسہ کی اور میرے یہاں آنے کی اہمیت کو آپ نے سمجھ لیا ہے۔اس طرح ایک تجدید عہد کے ذریعہ آپ کی اخلاقی اقدار میں تبدیلی آنی چاہئے اور یہ عہد میں نے آپ سب سے 27 رمئی کو لیا تھا۔اس لئے ایک بڑی تبدیلی اور نمایاں تبدیلی ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا:

ایک سو سال پہلے آپ کے آباؤ اجداد نے ایک انقلابی تبدیلی پیدا کی تھی تو پھر وہ تبدیلی کیسی تھی جو انہوں نے اپنے اندر اور اپنے ماحول میں پیدا کی۔کیا وہ کوئی ایسا خونی قسم کا جہاد تھا یا تشدّد تھا۔وہ تبدیلی اور انقلاب وہ تھا جس کی بہترین مثال آنحضرت ﷺ تھے۔اب ایسی نمایاں تبدیلی اور انقلاب لانے کے لئے عملی طور پر کیا ہونا چاہئے۔اس کے لئے اپنی زندگی دینی ہوگی اور خدا تعالیٰ کے سامنے جھکنا ہوگا۔ہمارے بزرگوں نے یہ نمونہ اپنایا اور اس کا پھل ہم قریباً دو سو ملکوں میں پھیلتا دیکھ رہے ہیں اور یہ لوگ ایسے نہیں تھے کہ ان کے پاس کوئی بہت زیادہ وسائل تھے۔اس کے باوجود انہوں نے ایسا انقلاب اپنے اندر پیدا کیا کہ ان کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ سینکڑوں ایسے لوگ ہماری جماعت میں داخل ہیں جن کے بدن پر مشکل سے کپڑا ہوتا ہے یا مشکل سے پاجامہ وغیرہ ہوتا ہے۔جن کے پاس کوئی جائیداد بھی نہیں ہے اور ان کے چہروں سے خلوص ٹپکتا ہے۔وہ اپنے ایمانوں میں پکے ہیں اور حق وصداقت پر بہت مضبوطی سے قائم ہیں اور استقامت رکھتے ہیں کہ اگر امیر اور دولتمندوں کو اس کا احساس ہوجائے تو وہ بھی اپنی ساری چیزوں سے دستبردار ہوجائیں۔

حضور انور نے فرمایا:

آپ میں سے بہت سے ایسے ہوں گے جو ان صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد ہیں۔آپ لوگ آج ان نعمتوں کے مزے لوٹ رہے ہیں اس لئے آپ میں سے ہر ایک احمدی کو اخلاق اور روحانیت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کی کوشش کرنی چاہئے اور یہ مقام بغیر دعاؤں کے حاصل نہیں ہوگا۔آپ پر یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ آپ کو کامیابیاں دی ہیں۔

افریقہ کے دورہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بہت سے لوگ بڑی قربانیاں کرکے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے پہنچے تھے۔بعض ہمسایہ ممالک سے بھی آئے حقیقت میں بہت سے ایسے تھے جن کے پاس کرایہ تک نہ تھا اور کچھ ایسے تھے جن کے پاس کپڑے بھی نہ تھے۔جو کچھ بھی ان کے پاس تھا اسی میں چلچلاتی دھوپ اور گرمی میں انہوں نے گزارا کیا۔یہ حالت دیکھ کر ایک آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ ان حالات میں بھی وہ اپنے اخلاص کو بڑھانے میں لگے رہتے ہیں اور دوسری طرف دل خوشی سے بھی بھر جاتا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے جلسہ سے حقیقت میں فائدہ اٹھایا۔پس اگر آپ بھی اس جلسہ میں اس لئے شامل ہوئے ہیں کہ یہ جوبلی کا جلسہ ہے تو آپ کو بھی یہ عہد کرنا چاہئے کہ اسے آپ اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا:

خدا غیب کو جانتا ہے۔مَیں تو نہیں جانتا کہ آپ میں کس کس نے اس جلسہ سے کتنا فائدہ اٹھایا ہے لیکن مَیں توقع رکھتا ہوں کہ اس روحانی ماحول سے ہر ایک نے فائدہ اٹھایا ہوگا۔کوئی بھی کمزوری سے بچا ہوا نہیں ہے۔شیطان کا حملہ ہر وقت ہوسکتا ہے اس لئے مستقل جدوجہد کی ضرورت ہے۔جلسہ میں مقررین نے جو تقریریں کیں اور میرے خطابات یہ سب اسی کوشش کا ایک حصہ ہیں کہ یاددہانی کرائی جائے اور روحانیت و اخلاقیات کے معیار کو بڑھایا جائے۔

حضور انور نے فرمایا مقررین کے الفاظ اور نہ ہی میرے الفاظ آپ پر کوئی اثر کرسکتے ہیں جب تک کہ کوئی ذاتی طور پر کوشش کرکے اپنے دل کو اس کام کے لئے تیار نہ کرے۔

حضور انور نے آیت اِنَّکَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۔ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ(القصص:57) تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ یہ آنحضرت ﷺ کو فرمایا گیا ہے تو پھر اور کون ہے جو ازخود کسی کو ہدایت دے سکتا ہے؟۔ ہمارا کام صرف نصیحت کرنا ہے اور پیغام پہنچا دینا ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہر لحاظ سے اخلاق، روحانیت اور ایمان میں ترقی کررہی ہے جو کہ نہ صرف حیران کُن ہے بلکہ یہ امر دشمنوں کو بھی حیرت میں ڈال رہا ہے۔ ہزاروں لوگ ایسے ہیں جو اپنے ایمانوں اور اخلاص میں بڑھ رہے ہیں لیکن بشری کمزوری کی وجہ سے بعض اوقات وہ دنیاوی امور میں بھی اس قدر پھنس جاتے ہیں کہ مذہب نظر انداز ہوجاتا ہے۔اگر آپ اس جلسہ کا مستقل طور پر اثر لینا چاہتے ہیں تو پھر آپ میں سے ہر ایک اللہ کے حضور جھک کر دعائیں کرے اور اپنے اندر انقلاب پیدا کرے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا کرے یہ خلافت جوبلی کا جلسہ ہر شخص کے اندر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں داخل ہے یہ احساس پیدا کرے کہ ہر چھوٹا اور بڑا برائیوں سے اپنے آپ کو بچائے گا اور یہ ممکن نہیں ہوسکتا جب تک کہ خدا کا فضل شامل حال نہ ہو۔اس کے لئے بہت زیادہ عزم کی بھی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہماری توجہ اپنے نفس کی پاکیزگی کی طرف دلائی ہے اور بتایا کہ انسان کسی جگہ کھڑا نہ ہو بلکہ سیڑھیوں پر چڑھتا چلا جائے اور جب یہ صورت ہوجائے تو پھر تمہارے اور غیروں میں ایک امتیاز پیدا ہوجائے گا اور وہ کیا ہے؟ وہ یہی سلسلہ نظام خلافت ہے جو تمہیں اوروں سے ممتاز کرتا ہے۔ یہ ایسی نعمت ہے کہ دوسرے مسلمان اس بات کو محسوس کررہے ہیں۔اخباروں کے کالم اس بات پر لکھے جارہے ہیں کہ مسلمانوں کی بقا کے لئے خلافت کا نظام ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس زمانہ میں اگر کوئی جماعت خلافت کے نظام کو لئے ہوئے ہے تو وہ مسیح پاک علیہ السلام کی جماعت ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ عہد بیعت کرنے پر ہر احمدی کا آج یہ فرض ہے کہ وہ اس نعمت کے دفاع کے لئے ایستادہ رہے اور ہمیشہ وہ کام کرتا رہے جو اس نعمت کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے۔اسکے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نفس کی پاکیزگی کو ضروری قرار دیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰهَا (الشمس:10)۔اس لئے جس نے بھی بیعت کی ہے اسے چاہئے کہ وہ اپنے نفس کی پاکیزگی کے لئے کوشش کرے۔

حضور انور نے فرمایا: قوی ایمان اور اعمال صالحہ کے بغیر نفس کی پاکیزگی ناممکن ہے۔ جب تک انسان اپنے نفس کو پاک کرکے اپنی نفسانی برائیوں کا سدّباب نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کے موعود انعام سے حصہ نہیں پاسکتا۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ منہ کی باتیں اور علم کچھ فائدہ نہیں دیتے جب تک کہ تم اپنے اعمال کی اصلاح نہ کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر کسی عالم کا علم اُسے حضرت مسیح

موعود علیہ السلام کو نبی تسلیم کرنے سے روک رہا ہے تو یہ علم اسے تاریکی کی طرف لے جا رہا ہے۔ وہ علم جو خلافت سے وابستگی اور اس کی فرمانبرداری کی راہ میں حائل ہے وہ انسان کو خدا تعالیٰ کے انعامات سے محروم کر دیتا ہے۔ احمدیت کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ بڑے بڑے عالم جب خلافت سے علیحدہ اور منقطع ہوئے تو بربادی ان کا مقدر ہوگئی۔ پس نفس کی پاکیزگی خدا تعالیٰ کے انعام کا حقدار بننے کے لئے ضروری ہے۔ جیسا کہ آیت استخلاف میں خدا تعالیٰ کا وعدہ ان لوگوں کے لئے ہے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے۔ پس ایمان اور عمل صالح دو بنیادی امور ہیں جس کے بعد خدا تعالیٰ کے انعام اور ترقی کا وعدہ ہے۔ جماعت اور خلیفۂ وقت کی دعائیں ہی انسان کی خوف کی حالت کو امن کی حالت میں تبدیل کر سکتی ہیں۔ خلافت احمدیہ کے گزشتہ ایک سو سال میں اس وعدہ کو بڑی شان سے ہم کئی بار پورا ہوتے دیکھ چکے ہیں۔ جماعت اور خلافت کے خلاف بارہا دشمنان دین صف آراء ہوئے اور ہر طرف سے حملوں کی بوچھاڑ ہوئی مگر خدا تعالیٰ نے فتح جماعت کو عطا فرمائی حتّٰی کہ مخالفین کو بھی اقرار کرنا پڑا کہ اس جماعت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ میں فرماتا ہے کہ ''خوشخبری دے ان لوگوں کو جو اعمال صالحہ بجا لائے کہ ان کے لئے باغات ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں''۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایمان کا تعلق اعمال صالحہ سے اس طرح سے ہے جیسے باغات کا نہروں اور چشموں سے۔ ایمان، عمل صالح کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا۔ اعمال صالحہ کی مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ یہ وہ اعمال ہیں جو نفس پرستی، تکبر اور نمود ونمائش کی آلائش سے پاک ہوں۔ 'صالح' لفظ 'فساد' کی ضد ہے۔ پس اعمال صالحہ ان تمام اعمال سے مستغنی ہیں جو فساد کا باعث بن سکتے ہیں۔ ہم تبھی خدا تعالیٰ کے وعدہ کے حقدار ہو سکتے ہیں جب اپنا جائزہ لیں اور اپنی کمزوریوں پر نظر ڈالیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ایمان، حصول عرفان اور نماز کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اپنی نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیان کی نماز کی بھی''۔ حضور انور نے صلوٰۃ وُسطیٰ کی حفاظت کے ذکر میں فرمایا کہ ایسی نماز جس کا وقت مصروفیت کے درمیان آئے، وہ نماز جو بندے اور اس کی دنیاوی ضروریات کی راہ میں حائل ہو اس پر خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ عالم الغیب ہے اس کے علم میں تھا کہ انسان پر ایسا زمانہ آئے گا جب وہ دنیا کی رنگینیوں میں کھو جائے گا اور نماز کو بھول جائے گا۔ اس لئے بارہا اس کی حفاظت کا خدا نے ذکر فرمایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: خطبہ جمعہ اور نماز جمعہ کی اہمیت سورۃ الجمعۃ میں بیان فرمائی گئی ہے تا کہ انسان محض دنیاوی ہی نہیں بلکہ روحانی برکات سے بھی فیضیاب ہو اور اپنے لئے بہترین زاد راہ تیار کر سکے۔ نماز فحشاء سے روکتی ہے۔ گناہ اور اعمال صالحہ ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے۔ نماز میں کمال حاصل کرنے سے انسان کو خدا کا قرب اور اس کی محبت عطا ہوتی ہے۔ اور اس کے بغیر وہ ایسے درخت کی مانند ہے جس کی جڑ کاٹ دی گئی ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی جب خلافت کے سو سال پورے ہونے پر جشن منائے اور نئی صدی میں قدم رکھے تو یہ عہد کرے کہ وہ تقویٰ اور طہارت نفس میں ترقی کرے گا۔

حضور انور نے انفاق فی سبیل اللہ پر زور دیا اور فرمایا کہ امریکہ کی جماعت اس میدان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ اس جماعت نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہنے میں تاخیر نہیں کرتی۔

حضور انور نے فرمایا اگر تم کبیرہ گناہوں سے اپنی حفاظت کر لو تو خدا تعالیٰ تمہاری تمام کمزوریاں دور کر دے گا۔ سچ بولو اور جھوٹ سے

پرہیز کرو۔کسی کی برائی کا سر عام تذکرہ نہ کرو بلکہ علیحدگی میں اس شخص کو نیکی کی ترغیب دو۔کینہ اور بغض سے اجتناب کرو۔آپس میں محبت اور اخوت کا پرچار کرو۔ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھو۔اپنے کمزور بھائیوں کو ہمدردی اور محبت کے ساتھ ترقی کی راہوں کی طرف بلاؤ۔یہی ہمارے مسیح ومہدی کی آمد کا مقصد ہے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس دعا کے ساتھ اپنے خطاب کا اختتام فرمایا کہ خدا کرے کہ آپ سب اس جلسہ کی برکات سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔اللہ تعالیٰ تمام جماعت کو اپنے احکامات پر عمل کرنے اور اعمال صالحہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے وعدہ کے مطابق تمام انعامات کا وارث بنائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ اختتامی خطاب سوا دو بجے تک جاری رہا۔بعدازاں حضور انور نے اختتامی دعا کروائی۔جونہی دعا ختم ہوئی جلسہ گاہ فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔احباب میں ایک جوش،ایک ولولہ تھا جو امڈ کر باہر آرہا تھا۔ہر طرف سے نعرے بلند ہو رہے تھے۔نوجوانوں کے ایک گروپ نے کورس کی شکل میں نظم پڑھی۔بعدازاں افریقن امریکن احمدیوں نے مل کر اپنے روایتی انداز میں نظمیں پیش کیں اور اپنی مخصوص طرز پر لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا ورد کیا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے 1920ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو امریکہ میں قید ہو جانے پر اپنے ایک پیغام میں فرمایا تھا کہ ''امریکہ ہمیں شکست نہیں دے سکتا۔امریکہ میں لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کی صدا گونجے گی اور ضرور گونجے گی''۔

اللہ کے فضل سے امریکہ میں گزشتہ ایک صدی سے یہ صدا گونج رہی ہے لیکن آج ایک نئی شان کے ساتھ گونجی ہے۔دس ہزار سے زائد احباب مرد وخواتین اور بچوں نے امریکہ کی سرزمین میں یک زبان ہو کر ''لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ'' کی صدا بلند کی ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ صدا بلند کرنے والوں کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے اور ہر نئے آنے والے دن میں جماعت غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر مسلسل آگے بڑھ رہی ہے۔

بعدازاں کچھ دیر کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے بھرپور انداز میں پُرجوش نعروں کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا۔بچیوں نے مختلف گروپس کی صورت میں ترانے اور نظمیں پیش کیں۔افریقن امریکن احمدی خواتین اور بچیوں نے بھی کورس کی شکل میں نظمیں پیش کیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 20 منٹ تک لجنہ جلسہ گاہ میں موجود رہے۔یہ الوداعی لمحات تھے جس کے بعد ان فیملیز نے اپنے گھروں کو رخصت ہو جانا تھا۔خواتین اور بچیاں ان الوداعی لمحات میں لمحہ لمحہ برکتیں سمیٹ رہی تھیں۔اور مسلسل کیمروں میں حضور انور کے مبارک وجود اور ان خوش نصیب گھڑیوں کو محفوظ کر رہی تھیں۔ہزار سے زائد کیمرے تھے جو مسلسل حضور انور کی تصاویر بنا رہے تھے۔ہزاروں ایسی تھیں جن کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔انہوں نے اپنی زندگیوں میں پہلی بار اپنے آقا کو اتنا قریب سے دیکھا تھا اور پھر الوداع ہونے کا وقت بھی آپہنچا تھا۔اس پُرسوز ماحول میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں واپس تشریف لے آئے اور ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سوا تین بجے واپس ہوٹل جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ساڑھے تین بجے حضور انور ہوٹل پہنچے اور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

Harrisburg سے واشنگٹن کے لئے روانگی

پروگرام کے مطابق Harrisburg سے واشنگٹن کے لئے روانگی

تھی۔ پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور روانگی سے قبل دعا کروائی۔ اور آٹھ گاڑیوں پر مشتمل یہ قافلہ بطرف واشنگٹن روانہ ہوا۔ ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت الرحمٰن واشنگٹن تشریف آوری ہوئی۔ واشنگٹن اور اس ریجن کی جماعتوں کے احباب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استقبال کے لئے جمع تھے۔ احباب نے نعرے بلند کرتے ہوئے اور اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

ہیومینیٹی فرسٹ کی ٹیم کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیومینیٹی فرسٹ کی ٹیم کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باری باری ٹیم کے تمام ممبران کا تعارف حاصل کیا اور ان میں سے ہر ایک کے سپرد جو کام اور ذمہ داری ہے اس بارہ میں دریافت فرمایا۔ ہیومینیٹی فرسٹ کی ٹیم میں ڈاکٹرز، انجینئرز، ویب ڈیزائنرز اور دوسرے شعبوں سے تعلق رکھنے والے ممبران موجود تھے۔ اس ٹیم میں ایک مقامی امریکن بھی شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا کبھی ہیومینیٹی فرسٹ کی ٹیم کے ساتھ کسی ملک میں گئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ابھی نہیں گئے پانچ چھ ماہ قبل شامل ہوئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ آپ کا فنڈ ریزنگ کا ٹارگٹ کتنا ہے۔ چیئرمین ہیومینیٹی فرسٹ یوایس اے مکرم منعم نعیم صاحب نے بتایا کہ نصف ملین ڈالر کا ہے۔ مختلف ریجنز میں واک (Walk) کے ذریعہ رقم اکٹھی کریں گے۔ کوشش ہے کہ ہر واک کے پروگرام میں پچاس ہزار ڈالر اکٹھا ہو۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا صرف احمدی احباب سے وصول کرتے ہیں یا غیر از جماعت احباب بھی اس میں شامل ہوتے ہیں۔ اور پھر ہر علاقہ کے لئے آپ نے جو پچاس ہزار ڈالر کا ہدف رکھا ہے کیا یہ اس علاقہ کی آبادی اور جماعت کی تعداد کے پیش نظر رکھا ہے یا سب کو ایک جیسا ٹارگٹ دیا ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جو جو چیریٹی واک ہو چکی ہیں ان میں کیا کامیابی ہوئی ہے۔ چیئرمین صاحب نے بتایا کہ کافی لوگ شامل ہوئے تھے۔ دوسرے لوگ بھی شامل تھے لیکن بڑی تعداد احمدیوں کی تھی۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو فنڈز جمع ہوں ان میں سے کچھ لوکل چیریٹیز کو بھی دینا چاہئے۔

بیرونی پراجیکٹ کے بارہ میں چیئرمین صاحب ہیومینیٹی فرسٹ نے بتایا کہ لائبیریا میں IT سینٹر شروع کیا ہوا ہے اور کامیابی سے چل رہا ہے۔ اس کے علاوہ ایک کساوا پراجیکٹ شروع کیا ہے جس میں کساوا پراسیسنگ مشین، ڈرائر اور دیگر مشینیں ہیں۔ یہ مشینیں لائبیریا سے ہی حاصل کرکے وہیں Install کی گئی ہیں جس کی وجہ سے غریب کسانوں کو بہت فائدہ ہوا ہے۔ کسان ہمارے پاس Raw کساوا لے کر آتے ہیں اور پراسیس کے بعد واپس لے جاتے ہیں اور پھر مارکیٹ میں فروخت کرتے ہیں۔ اب اسی طرح کے مزید پراجیکٹ لگانے کا بھی پروگرام ہے۔

Water for Life پروگرام کے بارہ میں دریافت کرنے پر چیئرمین صاحب نے بتایا کہ اس وقت انڈونیشیا میں اس پراجیکٹ پر کام ہو رہا ہے اور گزشتہ تین سالوں سے ہیومینیٹی فرسٹ یوایس اے، انڈونیشیا میں Bagan Fishing Boats، سکول پراجیکٹس اور واٹر پراجیکٹس پر کام کر رہی ہے۔ ایک ملین لوگوں کے لئے صاف پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔

ہیومینیٹی فرسٹ کے کاموں کی رپورٹ دیتے ہوئے چیئرمین صاحب نے بتایا کہ گزشتہ دو سالوں میں فلاڈلفیا کے علاقہ میں کام کر رہے

ہیں اور ہر ماہ ایک دفعہ ایک طے شدہ پروگرام کے تحت ایک ہزار ضرورتمند لوگوں کو پکا ہوا کھانا مہیا کرتے ہیں۔

St.Louis میں ایجوکیشن پروگرام میں مدد کر رہے ہیں۔اسی طرح سان فرانسسکو میں آئی ٹی سکول میں مدد کر رہے ہیں۔شکاگو میں بھی ایک سکول میں مدد دے رہے ہیں۔ نارتھ امریکہ میں بھی بعض آفت زدہ علاقوں میں شیلٹر قائم کئے تھے۔

چیئر مین صاحب ہیومینٹی فرسٹ نے بتایا کہ گھانا میں فلٹریشن پراجیکٹ کے لئے UNO میں گرانٹ کے لئے درخواست دی ہوئی ہے۔ اکرا (Accra) میں اس کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اکرا میں کسی دوسرے ہسپتال کی بجائے احمدیہ ہسپتال کو کیوں منتخب نہیں کرتے۔بعض ہسپتالوں میں لیبارٹری Test اور دوسری سہولتیں موجود ہیں ان کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔

اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہیومینٹی فرسٹ کے ان ممبران کو بعض انتظامی ہدایات بھی دیں۔ ہیومینٹی فرسٹ کے ساتھ یہ میٹنگ شام آٹھ بجے تک جاری رہی۔آخر پر ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

انگریزی ترجمہ کمیٹی کے ساتھ میٹنگ

ہیومینٹی فرسٹ کی میٹنگ کے بعد انگریزی ترجمہ کمیٹی کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔مکرم منیر الدین شمس صاحب، ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن بھی اس موقع پر موجود تھے۔حضور انور نے ممبران کمیٹی سے کتب کے تراجم کے بارہ میں مختلف امور دریافت فرمائے اور کام کے جائزے لئے۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ''تذکرہ'' کے انگریزی ترجمہ کی جو نظر ثانی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں اس کام کو دسمبر 2008ء تک مکمل کر کے طبع کروانے کی کوشش کی جائے۔

نیز حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ واقفین نو اور بالخصوص واقفات نو کو تراجم کرنے کے لئے تیار کیا جائے۔ اس سلسلہ میں حضور انور نے امیر صاحب امریکہ کو ہدایت فرمائی کہ اردو انگریزی وغیرہ میں Masters کروانے کے لئے اچھی یونیورسٹیوں کا پتہ کیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ''انگریزی ترجمہ کمیٹی'' کی یہ میٹنگ پونے نو بجے تک جاری رہی۔امریکہ میں اس کمیٹی کے انچارج مکرم منور احمد سعید صاحب ہیں اور ان کی ترجمہ ٹیم میں مختلف نوجوان خدام و لجنات شامل ہیں اور یہ ٹیم وکالت تصنیف لندن کی زیر نگرانی کام کر رہی ہے۔

میٹنگ کے آخر پر ٹیم کے ممبران کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شرف مصافحہ عطا فرمایا۔

ٹرینیڈاڈ (Trinidad) کے وفد کی حضور انور کے ساتھ ملاقات

بعد ازاں ٹرینیڈاڈ (Trinidad) سے جلسہ سالانہ یوایس اے میں شامل ہونے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ٹرینیڈاڈ سے امیر و مبلغ انچارج مکرم ابراہیم بن یعقوب صاحب کی قیادت میں 22 افراد پر مشتمل وفد جلسہ میں شامل ہوا۔ جس میں 9 مرد اور 13 خواتین شامل ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دوران گفتگو وفد کے ممبران کو تبلیغ کے کام کی طرف توجہ دلائی اور نئی بیعتوں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ جس پر امیر صاحب نے بتایا کہ 114 بیعتیں اس سال ہو چکی ہیں۔حضور انور نے توجہ دلائی کہ ابھی بہت زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔حضور انور نے وفد سے دریافت فرمایا کہ آپ کب چاہتے ہیں کہ مَیں ٹرینیڈاڈ آؤں؟ جس پر امیر صاحب ٹرینیڈاڈ نے عرض کیا کہ حضور آئندہ سال تشریف لائیں۔

ملاقات کے آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوائی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

اس ملاقات کے بعد مکرم خلیل احمد ملک صاحب نے حضور انور

ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ بعدازاں تین فیملیز نے حضورانور سے ملاقات کا شرف پایا۔

ملاقاتوں کے اس پروگرام کے بعد نو بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمٰن تشریف لائے۔

اعلانات نکاح

مکرم داؤد احمد صاحب حنیف مبلغ انچارج امریکہ نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے 12 نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ نکاحوں کے اعلان کے بعد آخر پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جلسہ سالانہ امریکہ کو پہلی مرتبہ اخبارات میں وسیع پیمانہ پر کوریج ملی ہے اور میڈیا کا جماعت کی طرف رجحان ہوا ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جلسہ سالانہ امریکہ میں پریس اور میڈیا کے 26 نمائندگان شامل ہوئے۔ جبکہ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔ اس کے علاوہ 408 غیراز جماعت مہمان بھی شامل ہوئے۔ جلسہ کی مجموعی حاضری اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ساڑھے نو ہزار (9,500) سے زائد رہی۔ الحمدللہ علی ذالک۔ جبکہ گزشتہ سال امریکہ کے جلسہ کی حاضری چار ہزار سے زائد تھی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک آمد اور بنفس نفیس جلسہ میں شمولیت اور برکت کی وجہ سے حاضری میں دوگنے سے زائد کا اضافہ ہوا۔ اور امریکہ کے طول وعرض سے احباب جماعت تین تین ہزار میل سے زائد کے بڑے لمبے سفر طے کر کے جلسہ کے لئے پہنچے۔ امریکہ جو کہ 50 سٹیٹس پر مشتمل وسیع وعریض رقبہ پر پھیلا ہوا ملک ہے اور امریکہ کے اندر ہی ایک جگہ سے دوسری جگہ کا تین گھنٹے کے ٹائم کا فرق ہے۔

اگرچہ سفر میں سہولت ہے لیکن بڑے لمبے اور کئی کئی دن کے سفر کر کے احباب ملک کی دور دور کی جماعتوں سے جلسہ میں پہنچے تھے۔ جلسہ میں خوشی ومسرت کا سماں تھا۔ ایک روح پرور ماحول تھا۔ ان تین دنوں میں ہر ایک نے حضورانور کے مبارک وجود سے جہاں فیض پایا وہاں بے انتہا برکتیں بھی سمیٹیں اور اپنی پیاس بھی بجھائی۔ اور روحوں کو سیراب کیا۔ جس سے ان کے ایمانوں کو حلاوت نصیب ہوئی اور یہ لوگ اپنے دامن میں یہاں سے برکتیں اور مسرتیں لئے ہوئے واپس اپنے گھروں کو لوٹے اور حضورانور کے ساتھ ان کے گزرے ہوئے یہ ایام ہمیشہ کے لئے یادگار بن گئے اور ان کے گھروں کی زینت بن گئے۔ اللہ کرے کہ ان برکتوں اور خوشیوں سے ہمیشہ ان کے گھر بھرے رہیں اور یہ ان سعادتوں کی حفاظت کرنے والے ہوں، آمین۔

23/جون 2008ء بروز سوموار

صبح ساڑھے چار بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ سوا دس بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد بیت الرحمٰن تشریف لائے اور نیشنل مجلس عاملہ (یو۔ایس۔اے) اور ذیلی تنظیموں کی نیشنل مجلس عاملہ سے میٹنگز کیں۔ ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھانے کے بعد حضورِانور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

سوا پانچ بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مرحوم کے گھر اپنی خالہ محترمہ بی بی امتہ القیوم صاحبہ سے ملنے کے لئے تشریف لے گئے اور قریباً پون گھنٹہ وہاں قیام فرمایا۔ 23 جون کی شام سات بجے ورجینیا میں Hilton Hotel میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ چھ بج کر پچاس منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تقریب میں شمولیت کے لئے روانہ ہوئے اور سات بج کر پانچ منٹ پر ہوٹل تشریف آوری ہوئی۔

24 جون 2008ء بروز منگل

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح پونے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ واشنگٹن اور اس سے ملحقہ جماعتوں سے احباب جماعت کی ایک بہت بڑی تعداد اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے جمع تھی۔ مرد اور خواتین مسلسل نعرے بلند کر رہے تھے اور بچیاں الوداعی نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے ان عشاق کے پاس تشریف لے آئے۔ ہر طرف سے السلام علیکم حضور! کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ حضور انور اپنا ہاتھ بلند کر کے اپنے ان عشاق کے والہانہ نعروں اور سلام کا جواب دے رہے تھے۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے بچیوں کے پاس بھی تشریف لے گئے اور ان کی نظمیں سنیں۔ حضور انور نے دس سے پندرہ منٹ اپنے ان محبین کے پاس قیام فرمایا اور اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے ہر ایک کے پاس سے گزرے۔ جدائی کے لمحات تھے اور ماحول بڑا پُرسوز تھا۔ سبھی کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئی تھیں۔ گیت پیش کرنے والی بچیاں بھی اب خاموش ہو گئی تھیں اور رو رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور سب کو السلام علیکم کہا اور گاڑی میں تشریف فرما ہوئے۔

ایئرپورٹ کے لئے روانگی

آٹھ بجے کے قریب قافلہ واشنگٹن کے انٹرنیشنل Dulles ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوا۔ ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ایئرپورٹ پہنچے اور ایئرپورٹ کے Jet Center کے پرائیویٹ لاؤنج میں تشریف لے آئے۔

جماعت احمدیہ امریکہ نے واشنگٹن سے ٹورانٹو (کینیڈا) تک کے سفر کے لئے Continental ایئر لائن کے ایک چارٹرڈ جہاز کا انتظام کیا تھا۔ اس جہاز میں پچاس سیٹیں تھیں۔ یہ جہاز لاؤنج کے سامنے چند قدم پر پارک کیا گیا تھا۔

امیگریشن اتھارٹی نے ایئر کانٹی نینٹل کے سٹاف کو اس بات کی اتھارٹی دی تھی کہ وہ خود اپنے لاؤنج میں ہی امیگریشن کر لیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد سے قبل ہی امیگریشن کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی اور سارے قافلہ کی امیگریشن کی کارروائی صرف دس منٹ میں مکمل ہو گئی۔ امیگریشن افسر نے پاسپورٹس میں رکھے ہوئے Exit Card لے لئے اور اپنے سسٹم میں Enter کر لئے۔ سامان کی وین (Van) سیدھی جہاز کے پاس چلی گئی اور وین سے سامان نکال کر جہاز میں رکھ دیا گیا۔ کسی قسم کی کوئی چیکنگ نہیں ہوئی۔

امیر صاحب امریکہ بعض دیگر جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو الوداع کہنے کے لئے ایئرپورٹ پر آئے ہوئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان احباب کے ساتھ تشریف فرما رہے اور گفتگو فرماتے رہے۔ حضور انور کے خدام باری باری حضور انور کے قریب آتے اور تصاویر بنواتے۔

جہاز کا کیپٹن اور فرسٹ آفیسر حضور انور سے ملنے کے لئے جہاز سے اتر کر لاؤنج میں آئے اور شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔

ایئر کانٹی نینٹل کے جنرل مینجر اور ڈیوٹی مینجر نے بھی حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔

اس جہاز میں سفر کرنے والے احباب کی تعداد 27 تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اور قافلہ کے ممبران کے علاوہ اس جہاز میں سفر کرنے والوں میں ظہیر احمد باجوہ صاحب نائب امیر یو ایس اے، منعم نعیم صاحب نائب امیر یو ایس اے، وسیم ملک صاحب نائب امیر یو ایس اے، مسعود ملک صاحب جنرل سیکرٹری مع اہلیہ، وسیم حیدر

صاحب افسر جلسہ سالانہ، چوہدری نصیر احمد صاحب، خرم فواد صاحب، احمدیہ مرکزی ویب سائٹ یو ایس اے کے دو نمائندے پیر حبیب الرحمٰن صاحب اور اعجاز خان صاحب شامل تھے۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کی طرف سے دو نمائندے کلیم ملک صاحب نائب امیر کینیڈا اور شفقت محمود صاحب صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استقبال کے لئے امریکہ پہنچے تھے۔ یہ دونوں نمائندے بھی اس سفر میں ساتھ تھے۔

خلافت فلائٹ

جو بورڈنگ کارڈ مہیا کیا گیا اس پر صد سالہ خلافت جوبلی کا لوگو (Logo) بنا ہوا تھا اور ایک طرف منارۃ المسیح کی تصویر تھی۔ بورڈنگ کارڈ کے اوپر لکھا ہوا تھا

"Khilafat Flight"

اور ایک حصہ پر

Ahmadiyya Muslim Community

لکھا ہوا تھا اور نچلے حصہ میں

"Khilafat Centenary Celebration"

کے الفاظ درج تھے۔

دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔ حضور انور کی ایئر پورٹ پر آمد اور جہاز پر سوار ہونے تک کے لمحہ لمحہ کو MTA نے ریکارڈ کیا۔ سوا دس بجے جہاز واشنگٹن کے انٹرنیشنل Dulles ایئر پورٹ سے ٹورانٹو (کینیڈا) کے لئے روانہ ہوا۔

مکرم منعم نعیم صاحب (نائب امیر یو ایس اے) Continental ایئر لائن کے وائس پریذیڈنٹ ہیں۔

جہاز کے سٹاف کا اعلان

جہاز کی روانگی کے بعد مکرم منعم نعیم صاحب نے جہاز کے سٹاف کی طرف سے یہ اعلان کیا۔

''خاکسار منعم نعیم پیارے آقا کی خدمت میں، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں السلام علیکم اور خوش آمدید کہتا ہے۔ ہم اس وقت پیارے آقا کے ہمراہ ''خلافت احمدیہ'' کی فلائٹ 2008ء پر ٹورانٹو کی جانب رواں دواں ہیں۔ یہ فلائٹ کانٹی نینٹل ایئر لائن کی چارٹرڈ ڈویژن کی جانب سے چلائی جا رہی ہے۔ آپ اس وقت برازیلین کمپنی Embrey E.R.J کے تیار کردہ جہاز پر سفر کر رہے ہیں۔ اس طرح کے 250 جہاز کانٹی نینٹل ایئر لائن کے Fleet میں ہیں۔ اس کے علاوہ 350 بڑے جہاز جن میں بوئنگ 777، بوئنگ 767، بوئنگ 757 اور بوئنگ 737 کے ماڈل ہمارے Fleet میں شامل ہیں۔ کانٹی نینٹل ایئر لائن اس وقت دنیا کی چوتھی بڑی ایئر لائن ہے۔

ہم انشاء اللہ یہ تاریخی سفر جسے ہم ساری زندگی یاد رکھیں گے ڈیڑھ گھنٹے میں طے کریں گے۔ اس فلائٹ میں عموماً صرف ڈرنک (مشروبات) پیش کئے جاتے ہیں۔ لیکن آج خصوصی طور پر تیار کردہ Snack پیش کئے جائیں گے۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت جہاز میں سفر کرنے والے ممبران کے بورڈنگ کارڈز پر دستخط فرمائے۔ جہاز کے اندر مسلسل کیمرے چل رہے تھے اور تصویریں بنائی جا رہی تھیں۔

ٹورانٹو میں آمد

سوا گھنٹے کے سفر کے بعد ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ جہاز ٹورانٹو (کینیڈا) کے Pearson انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر اترا اور ٹیکسی کرتا ہوا Land Mark ایوی ایشن کی پرائیویٹ لاؤنج کے سامنے آکر پارک ہوا۔

اخبارات و میڈیا میں وسیع پیمانہ پر اشاعت

عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر۔لندن

جماعت احمدیہ امریکہ کے اس تاریخ ساز جلسہ سالانہ کو پہلی مرتبہ اخبارات نے وسیع پیمانہ پر کوریج (Coverage) دی ہے۔ اور جلسہ کے تعلق میں خبریں اور انٹرویوز شائع کئے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پنسلوانیا کے اخبار "Lancaster Intelligencer Journal" کی نمائندہ کو جو انٹرویو 19 رجون 2008ء کو دیا تھا وہ اس اخبار نے اگلے روز اپنی 20 رجون کی اشاعت میں شائع کیا۔ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر بھی شائع کی اور تصویر کے نیچے Caption دیتے ہوئے لکھا:

''مسلمانوں کے خلیفہ فارم شو کمپلیکس کے مقام پر خواتین کے جلسہ گاہ کا وزٹ کرتے ہوئے''۔

✿......اخبار نے لکھا کہ اسلام کے خلیفہ اس اختتام ہفتہ کے روز دنیا اور خاص طور پر Harrirsburg کے لوگوں کے لئے ایک پیغام لا رہے ہیں۔ افریقہ کا تین ہفتوں کا دورہ مکمل کرنے کے بعد احمدیہ مسلم جماعت کے عالمی سربراہ مرزا مسرور احمد اب امریکہ کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں اور قریباً دس ہزار امریکن مسلمان اس اختتام ہفتہ کو ساٹھویں سالانہ کنوینشن میں انہیں خوش آمدید کہیں گے۔

مرزا مسرور احمد نے اپنے پیغام میں کہا کہ ''تم اپنے خالق کو پہچان سکتے ہو جب تم اس کی مخلوق سے محبت کرتے ہو۔ اور یہ پیغام خاص طور پر صرف امریکیوں کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ پیغام تمام دنیا کے لئے ہے جو مسیح الزمان لائے ہیں''۔ انہوں نے یہ ریمارکس ہیرس برگ پہنچنے پر جمعرات کی شام اپنے ایک خصوصی انٹرویو میں کہے۔ 'اگر ہر کوئی اس پیغام کو یاد رکھے اور اس پر عمل کرے تو دنیا میں دشمنی باقی نہ رہے۔ لوگوں کے دل کینہ سے پاک ہو جائیں۔ دنیا میں امن قائم کرنے کا یہی ایک طریقہ ہے۔ دنیا میں ایٹم بموں کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ہر مہیا کردہ چیز کو لوگوں کی بہتری کے لئے استعمال میں لایا جائے''۔

قبل ازیں جمعرات کی شام کو ''فارم شو کمپلیکس'' میں جب مرزا مسرور احمد پہنچے تو اس وقت سفید پگڑی، سلیٹی رنگ کی شیروانی اور سفید شلوار پہن رکھی تھی۔ آتے ہی انہوں نے سینکڑوں رضا کاروں سے مصافحہ کیا اور بچوں کو پیار کیا۔

اس اخبار نے مزید لکھا کہ احمد جو مسیح موعود کے پانچویں خلیفہ ہیں اور لندن کے رہائشی ہیں نے کہا کہ 2003ء میں خلیفہ منتخب ہونے کے بعد سے پہلی مرتبہ ان کی امریکہ آمد کا مقصد اپنے لوگوں سے ملنا اور ہر اُس شخص سے ملنا ہے جو انہیں ملنا چاہتا ہے۔ احمد نے کہا کہ ان کا پیغام صرف یہی نہیں کہ تمام مسلمان فرقے متحد ہو جائیں بلکہ وہ کہتے ہیں کہ تمام مذاہب کے لوگ آگے آئیں اور ہاتھ میں ہاتھ دیں۔ جس شخص کے وہ منتظر تھے وہ مسیح دنیا میں تشریف لا چکے ہیں۔

اخبار نے مزید لکھا کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی ایک مذہبی تنظیم ہے اور افریقہ، ایشیا، آسٹریلیا، یورپ اور شمالی وجنوبی امریکہ کے 185 سے زائد ممالک میں ان کی شاخیں ہیں۔ جماعت احمدیہ اس وقت اسلامی دنیا میں سب سے زیادہ Persecuted جماعت ہے۔

بعض احمدی احباب و خواتین کا ریفرنس دیتے ہوئے اخبار نے لکھا کہ احمدی کا اپنے آپ کو مسلمان کہنا ایک جرم ہے۔ مسلمان ملکوں میں دوسرے درجہ کے شہری ہیں تاہم مغربی دنیا نے ہمیں آزادئ تقریر کی

اجازت دی ہے۔

جماعت احمدیہ ہی دنیا میں ایک واحد اسلامی جماعت ہے جن کا ایک لیڈر ہے جو ان کو متحد رکھتا ہے۔مہمان نوازی کی ٹیم کی ایک خاتون ممبر نے کہا کہ میرے لئے تو ایک بہت ہی خوشی کی بات ہے کہ میرا ایک لیڈر ہے جن کی طرف مَیں روحانی ہدایت کے لئے رجوع کر سکتی ہوں۔خلیفہ کے لئے ہماری محبت ہماری اپنے والدین اور خاندان کی محبت سے زیادہ ہے۔ ہماری محبت اللہ سے شروع ہوتی ہے جو کہ دنیاوی رشتوں سے بالا ہے۔

خلیفہ ہمارے محبوب ہیں۔انہیں دیکھنے کی آرزو ہے۔ایک محبت جوش زن ہے۔اور ایک طرح کی خوشی ہے کہ ہم ان سے ملیں گے۔

اخبار نے مزید لکھا کہ آج کا سیشن مردوں کی طرف نماز سے شروع ہوگا جو احمد پڑھائیں گے۔عورتوں اور بچوں کے لئے علیحدہ جلسہ گاہ ہے وہ وہیں بیٹھے احمد کو ایک بڑی ٹی وی سکرین پر دیکھ سکیں گے۔ احمد کی تقاریر آج ایک بجے اور اتوار کو دس بجے بین الاقوامی سیٹلائٹ سٹیشن سے نشر کی جائیں گی۔ یہ تقاریر alislam.org پر بھی ملاحظہ کی جاسکیں گی''۔

✿......جلسہ کی خبر دیتے ہوئے ہیرس برگ Pennsylvania کے ایک اخبار "The Patriot News" نے اپنی 25/جون 2008ء کی اشاعت میں درج ذیل عنوان کے تحت لکھا:

ایک مسلم فرقہ کی کانفرنس میں امن بطور خاص موضوع بحث ہوگا۔

اس عنوان کے تحت اخبار نے لکھا کہ:

جب احمدیہ فرقہ کے ہزاروں لوگ کنونشن کے لئے ہیرس برگ میں جمع ہوں گے اس وقت دوسرے لوگوں کو بھی اس کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے دعوت عام ہے۔ احمدیہ مسلم جماعت، مسلمانوں کا ایک فرقہ ہے جو یقین رکھتے ہیں کہ وہ مسیح موعودؑ جن کی آمد کی پیشگوئی محمد ﷺ نے کی تھی وہ انیسویں صدی کے آخر پر مبعوث ہوئے ۔ یہ جماعت گزشتہ 60 سال سے سالانہ کانفرنس کا انعقاد کرتی چلی آ رہی ہے۔ پچھلے سالوں میں کانفرنس واشنگٹن کے آس پاس منعقد ہوتی تھی جن میں تقریباً سات ہزار تک شرکاء شامل ہوتے تھے۔اس سال تعداد دس ہزار تک بڑھ جائے گی اس لئے بڑی جگہ کے لئے فارم شو کمپلیکس حاصل کیا گیا ہے۔

اخبار نے مزید لکھا کہ احمدی فرقہ مسلمان ایک اصلاحی فرقہ کے طور پر معرض وجود میں آیا۔ 1984ء میں پاکستانی گورنمنٹ نے قانون پاس کیا جس کی رو سے احمدی مسلمان، مسلمان نہیں کہلا سکتے اور انہیں اسلامی طریقہ سے عبادت کرنے کی اجازت نہیں تاہم امریکہ میں احمدیوں اور سُنّیوں کے تعلقات مناسب طور پر اچھے ہیں۔کھلی کھلی دشمنی اور مخالفت کے باوجود احمدی لٹریچر میانہ روی اور رواداری کی تلقین کرتا ہے۔

✿......اخبار The Paxton Herald نے اپنے 11/جون 2008ء کے شمارہ میں جلسہ سالانہ اور حضور انور کی آمد کا ذکر کرتے ہوئے یہ عنوان لگایا:

''مسلمان برائے امن کانفرنس''

اس عنوان کے تحت اخبار نے لکھا: تمام دنیا سے مسلمان 20، 21، 22 جون کو امریکہ اور خاص طور پر ہیرس برگ تشریف لا رہے ہیں۔ ایک ایسا سال جس میں کیتھولک اور بدھ عالمی رہنماؤں نے متحدہ ریاست امریکہ کا دورہ کیا، مسلمانوں کے خلیفہ بھی فارم شو کمپلیکس (Farm Harrisburg Show Complex) 20، 21، 22 جون کو تشریف لائیں گے۔تقریباً دس ہزار امریکن مسلمان حضرت مرزا مسرور احمد کی یہاں پہلی مرتبہ آمد کا مشاہدہ کریں گے۔ان کی یہاں آمد کا مقصد امن اور اتحاد کی ضرورت پر زور دینا ہے۔آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پانچویں اور موجودہ خلیفہ ہیں اور عالمی سربراہ اعلیٰ ہیں۔صد سالہ جوبلی کی تقریبات منانے کے لئے عالمی دورہ کر رہے ہیں۔تین ہفتہ کا افریقہ کا دورہ کرنے کے بعد امریکہ آ رہے ہیں۔افریقہ میں انہوں نے گھانا، بینن اور نائیجیریا کا دورہ فرمایا۔ جہاں انہوں نے امن اور اتحاد پر زور دیا اور

وہاں مختلف جلسوں میں ایک لاکھ تک مسلم حاضرین سے خطاب فرمایا۔

حضرت مرزا مسرور احمد آج کل اپنی اہلیہ اور بچوں اور دونواسوں کے ہمراہ لندن میں مقیم ہیں۔ اس سال عالمی دورہ کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میرا مقصد سادہ الفاظ میں اتنا ہی ہے کہ مَیں دنیا میں امن کی ترویج کروں۔ یہ ہمارا عظیم کام ہے کہ دنیا کے ہر انسان تک امن کے پیغام کی رسائی ہو سکے۔

✿......اخبار "Intelligencer Journal" نے اپنی 14/جون 2008ء کی اشاعت میں لکھا کہ امریکہ کے ایک مسلمان گروپ کا ہیرس برگ میں اجتماع کا پروگرام ہے۔ یہ کانفرنس جس کا کام امن کو فروغ دینا ہے احمدی خاندانوں کے لئے یہ بہت اہم تقریب ہے اور خاندان شروع سال سے ہی ایک مرتبہ اس موقع پر اکٹھے ہونے کا پروگرام بنا رہے ہوتے ہیں۔ یہ کانفرنس جمعہ سے شروع ہو کر اتوار تک جاری رہے گی۔ یہ ساٹھویں کانفرنس ہے۔ یہ ایک بین الاقوامی کانفرنس کا روپ دھارے گی۔ اس میں پہلی مرتبہ جماعت کے عالمی سربراہ خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد بھی شریک ہونے کے لئے تشریف فرما ہوں گے۔

✿......اخبار "The Patriot News" نے اپنے 22/جون 2008ء کے شمارہ میں لکھا کہ جماعت احمدیہ کی اس تین روزہ کانفرنس میں دس ہزار کے قریب لوگوں کے اجتماع کی امید تھی۔ ہفتہ کے روز بڑی تقریب امن کانفرنس تھی جس میں اس جماعت نے باہر کی کمیونٹیز کو مدعو کیا ہوا تھا تاکہ امن اور اسلامی دنیا سے غلط فہمیوں کی بجائے ایک تعارف حاصل ہو جائے۔ یہ کانفرنس جس میں ان کے عالمی لیڈر مرزا مسرور احمد جو لندن میں رہائش پذیر ہیں اور پہلی مرتبہ امریکہ آئے ہیں ان کو دیکھا ہے۔ اس کانفرنس کا اختتام آج ہوگا۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

عبدالمنان صدیقی شہید

صادق باجوہ۔ میری لینڈ

پھر فروزاں ہوا مشہد میں شہیدوں کا لہو
چارسو پھیل گئی باغِ جناں کی خوشبو

ظلم وسفّاکیِ انساں نے ستم ڈھایا ہے
کیسا ہمدردیِ ملّت کا صلہ پایا ہے

قتل محسن کا کیا جس نے مسیحائی کی
رات دن شفقت و الفت سے پذیرائی کی

جذبہء خدمتِ دیں خدمتِ انساں میں مگن
اک تمنائے رضا جوئی کی ہردم تھی لگن

جرمِ ناکردہ کی پاداش، بلائیں آئیں
پھر سے معصوم یتیموں کی صدائیں آئیں

کتنے مکروہ عزائم ہوئے شیطانی کے
چشمِ حیرت بھی اُٹھی دیدۂ حیرانی سے

ننگِ انسان ہیں، وحشی ہیں، درندوں جیسے
رُخِ اسلام پہ دھبّے ہیں یہ کیسے کیسے

ظلم بڑھ جائے تو ہو جاتی ہے اُلٹی تدبیر
ہاں! مکافاتِ عمل کی بھی یہی ہے تعبیر

یومِ شہادت۔ 8/ستمبر 2008

نیشنل مجلس عاملہ (یوایس اے) اور ذیلی تنظیموں کی نیشنل مجلس عاملہ کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگز

پروگرام کے مطابق صبح سوا دس بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمٰن تشریف لائے اور نیشنل مجلس عاملہ یوایس اے کے ساتھ میٹنگ کا آغاز ہوا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

حضورانور نے سب سے پہلے نائب امراء سے باری باری ان کے سپرد ذمہ داریوں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

ظہیر احمد صاحب باجوہ نائب امیر یوایس اے نے بتایا کہ ان کے سپرد ایڈمنسٹریٹو میٹرز اور فنانشل افیئرز ہیں۔

زندہ محمود باجوہ صاحب نائب امیر یوایس اے نے بتایا کہ ان کے سپرد پبلک ریلیشن اور Persecution کے تعلق میں رابطوں کا کام ہے۔ یہ امور خارجہ کے سیکرٹری بھی ہیں۔

ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر یوایس اے نے بتایا کہ ان کے سپرد ایم ٹی اے کے لئے پروگراموں کی تیاری ہے۔ وہ پروگرام تیار کروا کر ایم ٹی اے لندن اور یہاں ایم ٹی اے کے لوکل سٹیشن کو بھی دیتے ہیں۔ حضورانور کے دریافت فرمانے پر ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ جلسہ سالانہ کی تقاریر اور دیگر مختلف ڈاکومنٹری پروگرام ہوتے ہیں اور 25 کے لگ بھگ ماہانہ پروگرام تیار کر کے دیتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ اُن کے پاس سیکرٹری اشاعت سمعی وبصری کا عہدہ بھی ہے۔

وسیم ملک صاحب نائب امیر یوایس اے نے بتایا کہ جو کام بھی امیر صاحب سپرد کریں وہ اس کو بجالاتے ہیں۔

ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب نائب امیر نے رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ ان کے سپرد ساؤتھ ویسٹ ریجن کی سات جماعتیں ہیں اور لاس اینجلیس سے وہ ان جماعتوں کو Cover کرتے ہیں۔

منعم نعیم صاحب نائب امیر یوایس اے نے بتایا کہ ان کے سپرد ساؤتھ ویسٹ ریجن کی چھ اور مڈویسٹ ریجن کی پانچ جماعتیں ہیں۔ نیز وہ چیئرمین ہیومینیٹی فرسٹ یوایس اے بھی ہیں۔

جنرل سیکرٹری صاحب سے حضورانور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے ملک میں کل کتنی جماعتیں ہیں۔ جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ 67 جماعتیں ہیں اور بعض ایسے مقامات ہیں جہاں ابھی باقاعدہ جماعت نہیں ہے ان کو مرکز واشنگٹن سے ملحق کیا ہوا ہے۔ اس پر حضورانور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ایسے لوگوں کو ان کی قریبی جماعتوں میں شامل کریں۔

حضورانور کے دریافت فرمانے پر جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ مجموعی طور پر تعداد 15 ہزار کے لگ بھگ ہے۔ بارہ ہزار پانچ صد کی تجنید ان کے مکمل کوائف اور ایڈریسز کے ساتھ ہم مکمل کر چکے ہیں۔ باقی پر کام ہو رہا ہے۔ ایک تعداد ایسی بھی ہے جو یہاں آتی ہے اور تجنید میں شامل ہوتی ہے اور پھر عارضی قیام کر کے واپس چلی جاتی ہے۔ ان کا ریکارڈ علیحدہ رکھا جاتا ہے۔

حضورانور نے ہدایت فرمائی کہ ایسے لوگ جو ابھی پوری طرح

اپنے مکمل کوائف کے ساتھ تجنید میں شامل نہیں ہیں جب وہ سیکرٹری مال کو چندہ ادا کرتے ہیں تو سیکرٹری مال کو چاہئے کہ ان کا ایڈریس لے لیا کرے۔حضور انور نے فرمایا کہ ایسے لوگوں کو Locate کریں۔

حضور انو نے دریافت فرمایا کہ آپ کی تعداد کے لحاظ سے سب سے بڑی جماعت کونسی ہے اور سب سے چھوٹی کونسی ہے۔جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ Northern Virginia کی جماعت جو کہ واشنگٹن کے قریب ہے سب سے بڑی جماعت ہے اور Athens کی جماعت سب سے چھوٹی ہے۔

سیکرٹری صاحب وقف جدید سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ وقف جدید کے چندہ میں شاملین کی تعداد کیا ہے؟ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ آٹھ ہزار بیس (8,020) ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بچوں کو شامل کرنے کی خصوصی کوشش کی گئی ہے۔اطفال کی جو بھی تعداد ہے اس میں سے کتنے بچے اس تحریک میں شامل ہیں۔حضور انور نے فرمایا کہ سات سال سے کم عمر کے بچے بھی شامل ہونے چاہئیں۔حضور انور نے فرمایا کہ سات سال سے لے کر پندرہ سال تک کی عمر کے جو اطفال اور ناصرات ہیں وہ سب اس تحریک میں شامل ہوں اور اگر خدام اور لجنہ کوشش کریں اور جو باقی سات سال سے کم عمر کے ہیں اگر ان کو شامل کریں تو اس تحریک میں بچوں کی تعداد اڑھائی ہزار کے قریب پہنچ سکتی ہے۔

سیکرٹری صاحب وقف جدید نے بتایا کہ گزشتہ سال وصولی ایک ملین پچیس ہزار ڈالر سے زائد تھی ۔ اور بیرونی ممالک میں امریکہ کی جماعت نے اوّل پوزیشن حاصل کی تھی۔

شعبہ وصایا کے کام کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت کرنے پر سیکرٹری صاحب وصایا نے بتایا کہ موصیوں کی تعداد 1316 ہے۔اور ابھی بہت سی وصایا ایسی ہیں جو پراسس میں ہیں۔حضور انور کے دریافت کرنے پر سیکرٹری صاحب مال نے بتایا کہ چندہ ادا کرنے والے 4225 ہیں۔اس پر حضور انور نے سیکرٹری وصایا سے فرمایا کہ آپ ٹارگٹ کے قریب ہیں۔سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ ہم انشاء اللہ سال کے آخر پر پچاس فیصد کے ہدف کو پہنچ جائیں گے۔حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ پچاس فیصد کمانے والے اور چندہ ادا کرنے والوں میں سے ہے۔طلباء اور گھریلو خواتین کو شامل کر کے نہیں ہے۔حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو 70 سال یا اس کے اوپر کے ہیں ان کو چھوڑ دیں۔ اگر ساٹھ سال سے کم ہیں ان کو نظام وصیت میں شامل کریں۔حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جو اس وقت موصی ہیں ان میں طلباء اور گھریلو خواتین کی تعداد کیا ہے؟ حضور انور کو بتایا گیا کہ 40 فیصد ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ باقاعدہ اس کا بریک ڈاؤن کریں اور معین ریکارڈ ہو۔

سیکرٹری صاحب تربیت سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ تربیت کے لئے سپیشل پروگرام کیا ہے۔سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ تربیتی سیمینارز کی ایک سیریز ہے۔مختلف جماعتوں میں یہ سیمینار ہو رہے ہیں۔ اس وقت تک 18 پروگرام ہو چکے ہیں۔اسی طرح جماعتوں میں ''خلافت احمدیہ کے Concept'' پر پروگرام کر رہے ہیں۔حضور انور نے دریافت فرمایا اگر جماعتوں میں آپ کے سیکرٹری تربیت Active ہوں تو آپ آسانی سے فیڈ بیک حاصل کر سکتے ہیں۔فرمایا اپنے سیکرٹریان تربیت کو Active کریں۔

سیکرٹری صاحب تربیت نے ''نیشنل اصلاحی کمیٹی'' کے کام کے بارہ میں بھی بتایا۔حضور نے فرمایا اگر سینٹر میں اور پھر جماعتوں میں اصلاحی کمیٹی مستعد اور فعال ہو تو Matrimonial پرابلم نہ ہوں جو آج کل بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔

سیکرٹری صاحب تربیت نے بتایا کہ نماز جمعہ اور گھروں میں نمازوں پر زور دیا جا رہا ہے۔لوگ حضور انور کا خطبہ سنتے ہیں۔اس پر حضور

انور نے دریافت فرمایا: اثر کیا ہے۔کیا تبدیلی پیدا ہوئی ہے؟ حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ فیملیز کا دینی معیار بہتر ہو رہا ہے۔فرق پڑ رہا ہے اور لوگ اچھے ہو رہے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اصلاحی کمیٹی میں گزشتہ سالوں میں جو کیسز آئے ہیں اور امسال جو کیسز ،معاملات آئے ہیں کیا یہ تعداد بڑھی ہے یا کم ہوئی ہے۔

حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا گیا کہ جو کیسز آ رہے ہیں وہ الارمنگ ہیں۔فکر ہے اور ہر ماہ آ رہے ہیں۔حضور انور نے فرمایا کہ بعض ایسے کیسز امور عامہ اور مبلغین کے علم میں ہوں گے۔ اس بارہ میں پوری معلومات حاصل کریں۔

شعبہ تبلیغ کے کام کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیکرٹری صاحب تبلیغ سے دریافت فرمایا کہ تبلیغ کے لئے کیا Crash پروگرام بنائے ہیں۔سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ چھوٹے علاقوں اور دیہاتوں اور قصبات میں تبلیغی پروگرام بنائے ہیں۔لوکل جماعتوں نے تبلیغی ٹیمیں بنائی ہوئی ہیں جو قصبات اور دیہاتوں میں جا کر رابطے کرتی ہیں اور پیغام پہنچاتی ہیں۔تبلیغ کے طریق کار کے تعلق میں حضور انور کے دریافت کرنے پر بتایا گیا کہ سیمینار منعقد کرتے ہیں ،سکولوں میں ٹیمیں جاتی ہیں ،سروے کرتی ہیں اور پھر وہاں لیکچر دئے جاتے ہیں۔اس کے علاوہ انفرادی رابطے بھی کئے جاتے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ 2006ء میں آپ کے جلسہ کے موقع پر میرے لندن سے ایڈریس کے بعد آپ نے تبلیغ کے لئے کوئی خاص پروگرام بنایا ہے؟۔حضور انور نے فرمایا کہ نچلے لیول پر تمام جماعتوں میں سیکرٹریان تبلیغ کو مستعد اور فعال بنائیں۔

امسال کی اب تک کی بیعتوں کی رپورٹ دیتے ہوئے سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ 29 جماعتوں میں 131 بیعتیں ہوئی ہیں۔حضور انور کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ بیعت کرنے والوں میں افریقن ، عرب ،سینیگالی ،انڈین ،کورین ،پاکستانی ،ماریشیئس اور افغانستان کے لوگ شامل ہیں۔بیعت کرنے والوں کی بڑی تعداد افریقن امریکن کی ہے۔ امسال کا ہدف پانچ صد بیعتوں کا ہے۔سیکرٹری صاحب تبلیغ نے اس ہدف کے پورا ہونے کے لئے فکر کا اظہار کیا اور حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔

سیکرٹری صاحب تحریک جدید سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ امسال کا ہدف کیا ہے؟ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ اس سال کا ہدف 1ء4 ملین ڈالر ہے۔جب کہ گزشتہ سال 1ء29 ملین ڈالر تھا۔چندہ تحریک جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد 7610 ہے۔حضور نے فرمایا کہ پندرہ ہزار کی تجنید کے مطابق قریباً پچاس فیصد شامل ہیں۔

شعبہ رشتہ ناطہ کے سیکرٹری صاحب سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے لڑکوں اور لڑکیوں کی فہرست تیار کی ہوئی ہے؟ خود تیار کی ہے یا جماعتوں سے منگوائی ہے؟ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ لسٹ موجود ہے اور لجنہ کے تعاون سے تیار کی ہے۔

حضور انور کے دریافت کرنے پر سیکرٹری صاحب رشتہ ناطہ نے بتایا کہ امسال اب تک 16 رشتے طے کئے ہیں۔حضور انور کے دریافت کرنے پر کہ جو رشتے آپ کے ذریعہ ہوتے ہیں ان کی کیا صورتحال ہے۔سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ 25 رشتوں میں سے تین کی Average ہے۔یعنی قریباً تین ٹوٹ جاتے ہیں باقی 80 فیصد رشتے قائم رہتے ہیں۔

شعبہ تعلیم کے نیشنل سیکرٹری صاحب نے اپنی کارکردگی کی رپورٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مختلف جماعتوں میں ”خلافت احمدیہ“ کے موضوع پر علمی سیمینار منعقد کئے جا رہے ہیں۔بچوں کی تعلیم کے لئے سپیشل کلاسز لگائی جا رہی ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کے پاس سکول، کالج اور یونیورسٹی میں جانے والے طلباء کی لسٹ ہے؟ اپنی جماعت کے سیکرٹری تعلیم

سے اکٹھی کریں۔

حضور انور نے فرمایا: جو بچے تعلیم چھوڑ دیتے ہیں ان کی کیا وجہ ہے؟ ان کی تعداد کیا ہے؟ فرمایا: جماعتوں سے دریافت کریں اور Data اکٹھا کریں کہ کیوں چھوڑ دیتے ہیں۔ اخراجات کی کمی وجہ ہے یا کوئی اور وجہ ہے۔ ایسے طلباء کی مدد کریں۔ اگر نہیں کر سکتے تو مجھے مطلع کریں۔

شعبہ اکاؤنٹنٹ اور امین سے تعارف کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''ایڈیشنل سیکرٹری وقف جدید برائے نو مبائعین'' سے دریافت فرمایا کہ گزشتہ تین سال کے کتنے نئے احمدی دوست آپ نے نظام میں شامل کئے ہیں؟ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ دوصد کے قریب ہم نے اپنے نظام میں شامل کر لئے ہیں باقیوں سے رابطہ کر رہے ہیں۔ بعضوں سے رابطہ نہیں رہا اور ان کا پتہ نہیں چل رہا۔ جو رابطہ میں ہیں ان سے مضبوط تعلق ہے۔

نیشنل سیکرٹری وقف نو نے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ واقفین نو لڑکوں اور لڑکیوں کی کل تعداد 688 ہے۔ پندرہ سال سے زائد عمر کے جو بچے ہیں ان میں 158 لڑکے اور 80 لڑکیاں ہیں۔ 13 نے اپنے فارم پُر کر دئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا اس کے لئے خاص کوشش نہیں کی گئی۔ اپنی جماعتوں کے سیکرٹریان وقف نو سے کہیں کہ کوشش کر کے وقف فارم پُر کروائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر کہ 158 میں سے کتنے مبلغ بن رہے ہیں۔ سیکرٹری صاحب وقف نو نے بتایا کہ 19 مبلغ بن رہے ہیں۔ جن میں سے پانچ اس وقت جامعہ میں ہیں۔ باقی مجموعی جائزہ یہ ہے کہ 69 واقفین نو بچے اور بچیاں Medicine میں جانا چاہتے ہیں۔ سات Law کرنا چاہتے ہیں۔ پانچ Journalism کے شعبہ میں جانا چاہتے ہیں۔ تین Accountancy اور تین Architecture اور نَو انجینئر نگ کے مختلف شعبوں میں جانا چاہتے ہیں۔ چھ کمپیوٹر سائنس اور پانچ Dentistry، دس ٹیچنگ کے شعبہ میں جانا چاہتے ہیں۔ اسی طرح بعض واقفین نو بچے نرسنگ، فارمیسی Psychology، ٹیلی کمیونیکیشن، Linguist، فنانس اور Cinematography کے شعبوں میں جانا چاہتے ہیں۔

سیکرٹری صاحب وقف نو نے بتایا کہ 15 سال سے بڑی عمر کے تمام بچوں اور بچیوں کا جائزہ مکمل کیا جا رہا ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ ان بچوں کی کونسلنگ کی گئی ہے؟ سیکرٹری صاحب وقف نو نے بتایا کہ ایسٹ کوسٹ میں کونسلنگ کلاس منعقد کی ہے اب ویسٹ میں کرنی ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ لڑکیاں زبان سیکھنے اور ترجمہ کرنے کی فیلڈ میں آئیں۔

سیکرٹری صاحب مال سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے چندہ عام کے بجٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ 4.46 ملین ڈالر ہے۔ اور چندہ ادا کرنے والوں کی تعداد 3742 ہے۔ حضور انور نے سالانہ انکم کا جائزہ لیتے ہوئے فرمایا کہ بارہ ہزار ڈالر کم سے کم سالانہ انکم کے لحاظ سے آپ کے چندہ کا معیار ٹھیک ہے۔ تاہم ابھی گنجائش موجود ہے۔

موصی احباب کا چندہ اور پھر ان کی سالانہ انکم کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ موصی احباب کے چندہ کے لحاظ سے ان کی سالانہ انکم 27 ہزار ڈالر سے زائد آ رہی ہے جبکہ موصیان میں طلباء اور گھریلو خواتین بھی شامل ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ چندہ عام کے بجٹ میں مزید اضافہ کی گنجائش موجود ہے۔

حضور انور نے سیکرٹری صاحب مال سے دریافت فرمایا کہ جو چندہ نہیں دے رہے یا شرح سے کم دے رہے ہیں ان کے معیار کو بڑھانے کے لئے کوئی کوشش کی ہے؟ سیکرٹری صاحب مال نے بتایا کہ وہ ہر ماہ جماعتوں کا وزٹ کر رہے ہیں اور ایڈیشنل سیکرٹری مال بھی اس بارہ میں کوشش کر رہے ہیں۔

بجٹ کی تیاری کے بارہ میں سیکرٹری صاحب مال نے بتایا کہ وہ ہر جماعت سے رابطہ کر کے ان سے انفرادی بجٹ منگواتے ہیں اور لوکل طور پر ممبران سے رابطہ کیا جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ لوکل جماعتوں کے سیکرٹریان مال جو بجٹ بھجواتے ہیں آپ اُسی پر اعتماد کرتے ہیں۔ انفرادی بجٹ

کے جائزہ کے لئے چیک اینڈ بیلنس سسٹم بھی ہونا چاہیئے۔

شعبہ تعلیم القرآن ووقف عارضی کے نیشنل سیکرٹری صاحب نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 30 افراد کی کلاس ولنگبر و میں لگائی جارہی ہے۔یہاں ملک کی مختلف جماعتوں سے نوجوان آئیں گے۔اس کے علاوہ Summer Camps مختلف علاقوں کا انتخاب کرکے لگائے جائیں گے۔ لڑکوں کے علیحدہ ہوں گے اور لڑکیوں کے علیحدہ ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انصاراللہ یوکے نے انٹرنیٹ کے ذریعہ تعلیم القرآن کلاسز کے پروگرام بنائے ہیں ان سے یہ پروگرام لے لیں۔

سیکرٹری صاحب تعلیم القرآن نے بتایا کہ ہفتہ کے دوران ہم سات کلاسز انٹرنیٹ پر کررہے ہیں۔آئندہ پروگرام یہ ہے کہ ہفتہ میں ان کلاسز کی تعداد 21 کردی جائے تاکہ ان میں زیادہ سے زیادہ افراد شامل ہوسکیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں بچیوں اور بچوں کی تقریب آمین ہوئی ہے۔لڑکیوں نے اچھا پڑھا ہے جب کہ لڑکوں کا معیار کم تھا۔اس طرف توجہ دیں۔

سیکرٹری صاحب جائیداد سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کے پاس تمام جماعتوں کی جائیدادوں کا مکمل ریکارڈ ہے۔سیکرٹری صاحب جائیداد نے بتایا کہ ہر جماعت کی جائیداد کا مکمل ریکارڈ موجود ہے۔ اس وقت ہماری 26 مساجد ہیں اور 23 مشن ہاؤسز کی عمارات ہیں۔جب کہ بعض جگہوں پر رہائشی عمارات اس کے علاوہ ہیں۔ہر جگہ لوکل جماعتیں اپنی اپنی پراپرٹی کی دیکھ بھال کرتی ہیں۔

سیکرٹری صاحب جائیداد کے یہ رپورٹ پیش کرنے پر کہ ابھی بعض جماعتیں ایسی ہیں کہ وہاں کوئی جماعتی سینٹر نہیں ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ اس بارہ میں جو کام کرنا ہے وہ آپ لوگوں نے ہی اپنے Resources سے کرنا ہے۔

نیشنل سیکرٹری امور عامہ نے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ شعبہ امور عامہ کے تحت سوشل سروسز،ڈسپلن کا قیام،قضاء بورڈ کے فیصلوں کی تعمیل کروانے اور نیشنل ہیڈکوارٹر کی سیکیورٹی کے کام ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری صاحب امور عامہ نے بتایا کہ سوشل سروسز میں سوپ کچن اور Highway Cleaning کے پروگرام شامل ہیں۔سوپ کچن کی وضاحت کرتے ہوئے سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ ضرورتمندوں کے لئے کھانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔اور مختلف لوکل جماعتوں میں مقامی انتظامیہ کی طرف سے دن معین ہوتے ہیں جس میں ہم کھانا تیار کرکے مخصوص جگہوں پر لے جاتے ہیں اور وہاں ضرورتمند لوگ کھانا حاصل کرتے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا حکومت ایسے ضرورتمند لوگوں کو مدد نہیں دیتی؟ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ بہت کم مدد دیتی ہے۔جو دیتی ہے وہ یہ لوگ اِدھر اُدھر فضول کاموں میں لگادیتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت کرنے پر سیکرٹری صاحب امور عامہ نے میڈیکل سہولیات مہیا کرنے کے بارہ میں بتایا کہ ایسے لوگوں کو ہم کسی قسم کی میڈیکل سہولیات نہیں دے رہے کیونکہ ملکی قوانین کے لحاظ سے یہاں ہر ایک کی انشورنس ہوتی ہے اور اس طرح فری میڈیکل کی اجازت نہیں ہے۔کوئی بھی کسی غلط دوائی اور علاج کا بہانہ کرکے نقصان پہنچاسکتا ہے۔

سیکرٹری صاحب امور عامہ نے بتایا کہ بعض جگہ ہم سکولوں کو بھی پین،پنسل اور بیگ وغیرہ مہیا کرکے مدد دیتے ہیں۔بعض ایسے سکول موجود ہیں جو ابھی اپنے ابتدائی سٹیج پر ہیں اور انہیں مدد کی ضرورت رہتی ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جن احمدی احباب کے پاس کوئی ملازمت نہیں ہے اُن کے لئے کیا سسٹم ہے؟ سیکرٹری صاحب امور عامہ نے بتایا کہ بڑی جماعتوں میں ہمارے ایسے احمدی احباب ہیں جو دوسروں کو ایمپلائے کرسکتے ہیں ان کا Data ہم اکٹھا کررہے ہیں۔اسی طرح جن کے پاس کوئی Job نہیں ہے ان کو بھی ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اپنا Data مہیا کریں۔اس وقت تین افراد کو جاب کے حصول کے لئے مدد دی گئی ہے لیکن

جو تعداد ہے وہ زیادہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ باقاعدہ ایک ٹیم بنائیں اور پھر اس پر کام کریں۔ جن کے پاس کوئی کام، ملازمت وغیرہ نہیں ہے ان کی لسٹ تیار کریں اور پھر دیکھیں کہ کس طرح ہم ان کی مدد کر سکتے ہیں۔ مجلس عاملہ میں بھی ڈسکس کریں۔

انٹرنل آڈیٹر نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ وہ ہر سہ ماہی جماعتوں کے حسابات کا آڈٹ کرتے ہیں۔

شعبہ صنعت و تجارت کے سیکرٹری صاحب نے بھی اپنی رپورٹ پیش کی۔

نیشنل سیکرٹری ضیافت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ جلسہ سالانہ اور دیگر مرکزی تقریبات کے علاوہ اور ضیافت کا کیا انتظام ہوتا ہے۔ نیشنل مجلس عاملہ کی میٹنگ کے علاوہ اس مسجد میں کیا فنکشن کرتے ہیں۔

سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ ہر ویک اینڈ پر یہاں پروگرام ہوتے ہیں اور کھانا وغیرہ مہیا کیا جاتا ہے۔

نیشنل سیکرٹری صاحب اشاعت نے اپنی رپورٹ پیش کی۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جماعتی رسائل کونسے یہاں سے شائع ہوتے ہیں۔ سیکرٹری صاحب اشاعت نے بتایا کہ "Muslim Sunrise" شائع ہوتا ہے اور ہر ماہ ''احمدیہ گزٹ'' بھی شائع ہوتا ہے۔ کتب کی اشاعت کے بارہ میں سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ تبلیغ کے لئے مختلف موضوعات پر بروشر اور پمفلٹس تیار کئے ہیں جو کہ شائع ہونے سے قبل فائنل چیکنگ کے مرحلہ میں ہیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ بچوں اور نوجوانوں کی ٹریننگ کے لئے لٹریچر تیار کریں۔ نئے آنے والوں کے لئے بھی لٹریچر تیار کریں۔ جماعت میں آتے ہیں تو ان کو کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ نماز پڑھنی ہے، کس طرح پڑھنی ہے، خاموش رہنا ہے، اِدھر اُدھر نہیں دیکھنا، نماز کے آداب ہیں۔ پھر قرآن کریم پڑھنا ہے، تلاوت کرنی ہے اس کے اپنے آداب ہیں۔ اسی طرح نئے آنے والوں کی تربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ان مختلف امور پر لٹریچر تیار کریں۔

نیشنل سیکرٹریان سے ان کے شعبوں اور کام کے بارہ میں جائزہ لینے اور ہدایات دینے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام مبلغین سے باری باری ان کے تقرری کے علاقہ، سینٹر اور ان کے سپرد مختلف جماعتوں کا جائزہ لیا۔ مبلغ سلسلہ لاس اینجلیس شمشاد احمد ناصر صاحب سے حضور انور نے فرمایا کہ اردو اور عربی زبان کے اخباروں سے آپ کے اچھے رابطے ہیں۔ انگریزی اخباروں سے بھی رابطہ کریں۔

نیشنل مجلس عاملہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ گیارہ بج کر 35 منٹ پر ختم ہوئی۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ امریکہ کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ امریکہ کے ساتھ میٹنگ کے لئے مسجد بیت الرحمٰن میں لجنہ کے حصہ میں تشریف لے گئے۔ حضور انور نے دعا کروائی اور لجنہ کی عاملہ سے میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باری باری تمام شعبوں کا تعارف حاصل کیا اور ان کے کام اور پروگراموں کا جائزہ لیا۔ اور مختلف امور کے بارہ میں عاملہ کے سیکرٹریان کو ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔ نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کے ساتھ یہ میٹنگ بارہ بج کر 45 منٹ پر ختم ہوئی۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ یو ایس اے کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد حضور انور مسجد کے نچلے حصہ میں جہاں جماعتی دفاتر ہیں تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ یو ایس اے کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

سب سے پہلے قائد ایثار نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم طبی سہولیات دے رہے ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ ضرورت مند

افریقن ممالک کے لوگوں کے لئے کیا کوئی رقم آپ نے اکٹھی کی ہے؟ یا ان ممالک میں جہاں جماعت کے پراجیکٹ جاری ہیں۔حضور انور نے فرمایا کہ آپ افریقہ میں کم از کم چار پانچ واٹر پمپ لگانے کی ذمہ داری لیں۔

قائد تعلیم القرآن سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کا پروگرام کیا ہے؟ قائد صاحب نے بتایا کہ مجالس میں قرآن کلاسز جاری ہیں۔64 مجالس میں سے 44 مجالس سے رپورٹس موصول ہو رہی ہیں جن کے مطابق کلاسز میں شامل ہونے والوں کی تعداد ایک ہزار یک صد گیارہ ہے۔یہ صرف پہلی سہ ماہی کی رپورٹ ہے۔

قائد تبلیغ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کا تبلیغی پروگرام کیا ہے؟ قائد صاحب نے بتایا کہ جو چھوٹے علاقے ہیں وہاں تبلیغی پروگرام بنائے گئے ہیں۔64 مجالس میں سے 36 مجالس کی رپورٹس موصول ہوئی ہیں اس کے مطابق 897 افراد سے تبلیغی رابطے ہوئے ہیں۔

نائب صدر اول اور نائب صدر صف دوم نے اپنا تعارف کروایا۔

نائب صدر صف دوم قائد عمومی بھی ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ کے دریافت فرمانے پر قائد صاحب عمومی نے بتایا کہ ہماری 64 مجالس ہیں۔حضور انور نے فرمایا کہ لجنہ کی 66 مجالس ہیں اور آپ کی 64 ہیں۔قائد صاحب نے بتایا کہ ملک کے اندر کل 67 جماعتیں ہیں۔تین جماعتیں ایسی ہیں جہاں انصار نہیں ہیں۔اس لئے وہاں ابھی مجالس قائم نہیں ہوئیں۔حضور انور نے فرمایا ان جماعتوں کے صدران سے رابطہ رکھیں اور پتہ کرتے رہیں۔

قائد اشاعت نے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ لٹریچر شائع کیا ہے۔کتب شائع ہوئی تھیں۔سپینش زبان میں بھی پمفلٹ شائع کئے گئے ہیں۔

قائد مال سے حضور انور نے بجٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔قائد مال نے بتایا کہ انصار اللہ کا بجٹ تین لاکھ 16 ہزار ڈالر ہے اور فی کس اوسط 176 ڈالر ہے۔

قائد تعلیم نے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ ”صد سالہ خلافت جوبلی“ کے پروگرام کے تحت تین کتب معین کی گئی ہیں جن کا مطالعہ کرنا ہے اور امتحان لیا جائے گا۔اس کے مطابق پروگرام بنائے جا رہے ہیں۔

قائد ذہانت وصحت جسمانی سے حضور انور نے پروگراموں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔قائد صاحب نے بتایا کہ (ہیلتھ) صحت اور ورزش کے بارہ میں سائٹ پر آرٹیکل دیئے ہیں۔بیس فیصد انصار ورزش کرتے ہیں۔

قائد تجنید نے بتایا کہ ہماری تجنید کے مطابق انصار کی تعداد 1991 ہے۔

قائد تربیت نومبائعین سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ گزشتہ تین سال میں کتنے نومبائعین سے رابطہ قائم ہے اور ان کی تربیت ہو رہی ہے؟ قائد تربیت نے بتایا کہ 43 انصار نومبائعین سے رابطہ ہے اور باقی سے رابطے کئے جا رہے ہیں۔

زعیم اعلیٰ واشنگٹن نے اپنا تعارف کروایا۔حضور انور نے دریافت فرمایا کہ واشنگٹن میں ہی رہتے ہیں۔

معاون صدر سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے سپرد خاص کام کیا ہے؟ معاون صدر نے بتایا کہ صدر صاحب نے یہ کام سپرد کیا ہے کہ جو ریٹائرڈ انصار ہیں اور ان کے پاس کوئی Talent ہے ان کی لسٹ بنائی جائے اور کوائف اکٹھے کئے جائیں تا کہ ان سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔

قائد تحریک جدید نے بتایا کہ 32 مجالس کی رپورٹ کے مطابق 554 انصار چندہ تحریک جدید میں شامل ہیں۔

قائد تربیت کو حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو نئے آنے والوں کی زیادہ تربیت کی ضرورت ہے۔ان کو اپنے نظام کا حصہ بنائیں۔

آڈیٹر نے بتایا کہ باقاعدہ آڈٹ کیا جاتا ہے۔نیشنل ہیڈکوارٹر کا بھی آڈٹ کیا جاتا ہے اور مختلف مجالس میں جا کر ان کے اخراجات کا بھی آڈٹ کیا جاتا ہے۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کی حضور انور کے ساتھ یہ میٹنگ دوپہر

ایک بجے ختم ہوئی۔

مجلس خدام الاحمدیہ یو ایس اے کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگ

انصاراللہ کی میٹنگ کے بعد ایک بجے دوپہر نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ یو ایس اے کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

نائب صدران سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کے سپرد کاموں اور ذمہ داریوں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ چاروں نائب صدران نے بتایا کہ ان کے سپرد مختلف ریجن کی مجالس ہیں۔ اس کے علاوہ مجلس عاملہ میں بعض شعبوں کے کام کی نگرانی بھی ان کے سپرد ہے۔

معتمد صاحب سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کی مجالس کی تعداد کیا ہے؟ معتمد صاحب نے بتایا کہ دس ریجن ہیں اور 63 مجالس ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ لجنہ کی 66 مجالس ہیں اور انصاراللہ کی 64 ہیں اور آپ کی 63 ہیں۔ اس پر معتمد صاحب نے بتایا کہ جن مقامات پر تین سے کم خدام ہیں وہاں مجلس قائم نہیں کی گئی بلکہ ان کو کسی قریبی مجلس میں شامل کر دیا گیا ہے۔

معتمد صاحب نے حضور انور کے دریافت کرنے پر بتایا کہ 63 میں سے 48 مجالس باقاعدگی سے اپنی رپورٹ بھجوا رہی ہیں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر کہ جو رپورٹ آتی ہیں کیا کرتے ہیں۔ کیا ہر مہتمم کو اس کی متعلقہ رپورٹ دیتے ہیں کہ وہ اپنا تبصرہ کرے؟ کیا مہتمم ان رپورٹس پر کوئی تبصرہ کرتے ہیں؟ معتمد صاحب نے بتایا کہ مہتممین کو رپورٹس جاتی ہیں۔ وہ اپنے شعبہ کی رپورٹ تیار کر کے دیتے ہیں۔ پھر فائنل رپورٹ تیار ہوتی ہے جو حضور انور کی خدمت میں بھجوائی جاتی ہے۔ شعبہ اعتماد کی طرف سے ہر مجلس سے موصول ہونے والی رپورٹ کا جواب بھجوایا جاتا ہے۔ صدر مجلس بھی ان رپورٹس کو دیکھتے ہیں اور بعض امور پر اپنی رائے بھی دیتے ہیں۔

مہتمم عمومی صاحب سے حضور انور نے فرمایا کہ آج کل تو آپ کا شعبہ بھرپور کام کر رہا ہے۔ خدام ہر جگہ مسلسل حفاظت کی ڈیوٹیاں دے رہے ہیں۔

مہتمم تعلیم نے اپنا پروگرام پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امسال تین کتابیں شائع کی ہیں اور امسال پروگرام کے مطابق تین کتب مطالعہ کے نصاب میں شامل ہیں۔

نائب مہتمم تعلیم نے بتایا کہ وہ مختلف کتابوں پر کام کر رہے ہیں۔

مہتمم تبلیغ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا تبلیغی پروگرام ہیں۔

مہتمم تبلیغ نے بتایا کہ ہمارے بہت سے تبلیغی پروگرام جاری ہیں۔ اب تک 59 بیعتیں خدام کے ذریعہ ہو چکی ہیں۔ ان سے باقاعدہ ہمارے رابطے قائم ہیں اور ان کو باقاعدہ Newsletters بھجواتے ہیں۔ ہمارا یہ ہدف ہے کہ امسال 135 بیعتیں حاصل کریں۔

مہتمم خدمت خلق نے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ خدام Highway کی صفائی کرتے ہیں اور مقامی انتظامیہ باقاعدہ سائن بورڈ لگواتی ہے تاکہ گزرنے والے مسافروں کو علم ہو کہ یہاں کام ہو رہا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر بھی احتیاط کے پہلو کو مدنظر رکھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ہدایت فرمائی کہ Blood Donors آرگنائزیشن رجسٹر کروائیں۔ مہتمم خدمت خلق نے بتایا کہ نیویارک میں رجسٹرڈ ہے۔ اب ریڈ کراس میں بھی رجسٹر کروانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا یہاں واشنگٹن میں بھی کافی خدام ہیں یہاں بھی رجسٹر کروائیں۔

مہتمم اطفال سے حضور انور نے اطفال کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ مہتمم صاحب نے بتایا کہ اطفال کی تعداد 1742 ہے۔

چیئرمین "مجلس سلطان القلم" نے حضور انور کی خدمت میں رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ اخبارات میں اسلام کے خلاف جو لکھا جاتا ہے اس کے جواب میں ہم نے 63 خطوط اور مضامین اخبارات کو لکھ کر بھجوائے ہیں اور ہمارے اکثر جواب شائع بھی ہوتے ہیں۔

مہتمم صنعت وتجارت نے بتایا کہ جن خدام کے پاس کام نہیں ہے، جاب نہیں ہے ان کی رہنمائی کی جاتی ہے۔

مہتمم تجنید نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ خدام کی تعداد ہماری تجنید کے مطابق 2,263 ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایک ایک گھر جا کر معلومات لی ہیں؟

مہتمم مقامی سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا اسی ایریا میں رہتے ہیں۔ مہتمم مال نے بتایا کہ ہمارا بجٹ تین لاکھ 69 ہزار ڈالر ہے۔ 835 خدام چندہ دے رہے ہیں اور طلباء سے 36 ڈالر سالانہ لیتے ہیں۔

مہتمم وقار عمل نے رپورٹ پیش کی کہ جلسہ سالانہ اور اجتماعات کے موقع پر اجتماعی وقار عمل ہوتے ہیں۔

مہتمم تربیت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ تربیتی پروگرام ہو رہے ہیں۔ دس ریجن میں سے چھ ریجن میں تربیتی ورکشاپ کی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ورکشاپ کریں تو فیڈ بیک بھی لیا کریں کہ کتنے خدام شامل ہوئے پھر اپنے ریمارکس دیا کریں۔ سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ امسال 15 خدام موصی بنائے گئے۔ گزشتہ ایک سال میں پچاس موصی بنائے ہیں۔

مہتمم تحریک جدید سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کا چندہ تحریک جدید کا ٹارگٹ کیا ہے اور اب تک کل آمد کیا ہے؟ مہتمم تحریک جدید نے بتایا کہ ہم نے چار لاکھ ڈالر سے زائد جمع کرنا ہے۔ اب تک 86 ہزار چھ سو ڈالر جمع ہو چکے ہیں۔

نائب مہتمم تربیت، نائب مہتمم خدمت خلق، نائب مہتمم سمعی وبصری، نائب مہتمم تبلیغ اور نائب مہتمم اشاعت نے بھی اپنا تعارف کروایا اور اپنے سپرد کام کے بارہ میں بتایا۔

اس میٹنگ میں موجود دس ریجنل قائدین نے بھی اپنا تعارف کروایا اور اپنے سپرد مجالس اور خدام کی تعداد کے بارہ میں رپورٹ پیش کی۔

میٹنگ کے آخر پر خدام الاحمدیہ نے حضور انور کی خدمت میں مجلس کی طرف سے شائع ہونے والے بعض رسائل اور کتب پیش کیں۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ یوایس اے کے ساتھ یہ میٹنگ ایک بج کر 35 منٹ تک جاری رہی۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ یوایس اے، نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ، نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ اور ملاقات کروانے کے انتظامات کروانے والی ٹیم نے باری باری گروپس کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

تصاویر کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الرحمٰن میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

خلافت، حکومت اور شوریٰ

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے (ایک بار) آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ

حضورؐ! بعض اوقات ایسا معاملہ سامنے آجاتا ہے جس کے بارہ میں نہ قرآن کریم میں کوئی تصریح ملتی ہے اور نہ آپ کی کسی سنّت کا علم ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں کیا کیا جائے۔

آپ نے فرمایا

اصحاب علم اور سمجھدار لوگوں کو بلاؤ اور معاملہ ان کے سامنے مشورہ کی غرض سے پیش کرو۔ اکیلے صرف اپنی رائے سے کوئی فیصلہ نہ کرو۔

(دُرِّ منثور صفحہ 10/6 اعلام الموقعین صفحہ 1)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ٹائی سن ہلٹن ہوٹل میکلین ورجینیا میں استقبالیہ تقریب

عبدالماجد طاہر ایڈیشنل وکیل التبشیر۔لندن

23 جون کی شام سات بجے ورجینیا میں Hilton Hotel میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ چھ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تقریب میں شمولیت کے لئے روانہ ہوئے اور سات بج کر پانچ منٹ پر ہوٹل تشریف آوری ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل ایک بہت بڑی تعداد میں مہمان ہوٹل پہنچ چکے تھے۔ اس تقریب میں شامل ہونے والی معزز شخصیات اور سرکردہ حکام کی کل تعداد 302 تھی جن میں حکومت کے State Department کے چار نمائندے، Homeland Security کے دو آفیسرز، U.S. Commission on International Religious Freedom کے تین افسران اور انسٹی ٹیوٹ آف ریلیجن اینڈ پبلک پالیسی کے دو نمائندے شامل تھے۔

علاوہ ازیں John Hopkins یونیورسٹی، Loyola یونیورسٹی اور کیتھولک یونیورسٹی کے چار پروفیسر حضرات، 14 ڈاکٹرز، 3 وکلاء، دو جرنلسٹ، ایک چیف پولیس اور تین چرچ منسٹرز (پادری صاحبان) بھی شامل تھے۔ ان مہمانوں کے علاوہ گیمبیا کے ایمبیسیڈر، Republic of Cape Verde کے DCM اور ملک مالی (Mali)، بینن (Benin)، سیرالیون اور غانا کے سفارت خانوں سے بھی نمائندگان شریک ہوئے۔

Vatican Embassy سے بھی ان کے نمائندہ شامل ہوئے۔ سفیر نے خود شامل ہونا تھا لیکن انہیں فوری روم جانا پڑ گیا جس کی وجہ سے انہوں نے اپنا نمائندہ بھجوایا۔

تین ریٹائرڈ جنرل (یو ایس ایئر فورس) بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ علاقہ کے کانگریس مین Frank Wolf بھی اس تقریب میں شرکت کے لئے آئے۔ ورلڈ بینک (World Bank) کے سینئر وائس صدر بھی شامل ہوئے اور منٹگمری کاؤنٹی کے ناظم اعلیٰ (کاؤنٹی ایگزیکٹو) بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ (ہماری مسجد بیت الرحمٰن منٹگمری کاؤنٹی میں واقع ہے) موصوف اپنے ساتھ تین اور نمائندوں کو لے کر آئے تھے۔ چیف FBI ایجنٹ بھی مع اپنی بیگم کے اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ منٹگمری کاؤنٹی کے اسسٹنٹ چیف پولیس نے بھی اس تقریب میں شرکت کی، علاوہ ازیں ایک بڑی تعداد میں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے اس تقریب میں شرکت کی۔

ساڑھے سات بجے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو حافظ مبارک احمد کوکوئی صاحب آف نائیجیریا نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ مکرم فلاح الدین شمس صاحب نے پیش کیا۔ بعد ازاں فلاح الدین شمس صاحب نے آنے والے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد امیر صاحب جماعت احمدیہ امریکہ ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب نے مختصر استقبالیہ ایڈریس پیش کیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تعارف کروایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خطاب کرنے کی درخواست کی۔ آٹھ بج کر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈائس پر تشریف لائے

اور مہمانوں سے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ کا استقبالیہ سے خطاب

تشہد اور تعوذ کے بعد حضور انور نے فرمایا۔ یہاں کی لوکل ایڈمنسٹریشن نے مجھے درخواست کی کہ مَیں آپ کو اسلام کے بارہ میں بتاؤں۔ اس وقت غیر مسلم دنیا یہ سمجھتی ہے کہ مسلمان یا اسلام دہشت گردی کا مذہب ہے جو دنیا کے امن کو برباد کر رہا ہے۔ بدقسمتی سے ایک گروپ ایسا ضرور ہے جو اس قسم کے خیالات رکھتا ہے۔ اس وجہ سے جہاد اور اس قسم کے دیگر عقائد کے بارے میں غلط فہمیاں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا یہ درست ہے کہ بعض انتہاء پسندوں کی وجہ سے غلط تأثر اسلام کے بارہ میں ہے لیکن مَیں واضح کرتا ہوں کہ جو لٹریچر اسلام کے خلاف لکھا گیا ہے وہ اسلام کی تعلیمات کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے اور پھر اس لٹریچر کی وسیع اشاعت ہوئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا یہ اس قسم کا مضمون ہے کہ اس تھوڑے وقت میں اس سے انصاف نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن مَیں اس وقت اسلام کی اصل حقیقت جو بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان کی ہے وہ بتاؤں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وہی تعلیم پیش کی ہے جو قرآن کریم نے پیش کی، جو آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائی۔ بانیٔ جماعت احمدیہ کو فوت ہوئے سو سال ہوگئے ہیں۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ احمدیہ مسلم جماعت نے دنیا میں جہاد کے بارہ میں غلط تاثر پیش کیا ہے اور کوئی نئی چیز پیش کر رہی ہے۔ کوئی نئی چیز نہیں۔ یہ وہی تعلیم ہے جو قرآن کریم نے پیش کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں جو یہ جہاد کی باتیں ہو رہی ہیں یہ درست نہیں ہے۔ یہ خدا اور اس کے رسول کے حکم کے خلاف ہے۔ آخر جہاد کے اصل معنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا بیان فرمائے ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے دنیا کو امن کا پیغام دیا۔ لوگ ان پڑھ تھے بلکہ جہالت میں مبتلا تھے اور لڑائیاں کرتے رہتے تھے۔ خانہ کعبہ ایک خدا کی عبادت کے لئے بنایا گیا تھا لیکن وہاں 360 بت تھے۔ مکہ کے لوگ کسی خدا کو ماننے والے نہ تھے۔ آنحضرت ﷺ نے عرب کے لوگوں کو صرف ایک خدا کی طرف بلایا۔ اس پر مکّہ کے لوگوں نے مظالم ڈھانے شروع کئے۔ مسلمانوں کو دو اونٹوں کے ساتھ باندھ کر اونٹوں کو مخالف سمت دوڑا دیا جاتا۔ گرم ریت پر سخت دھوپ میں لٹا کر ان کے سینوں پر ناچتے، گرم پتھر ان کے سینوں پر رکھ دیتے اور ان کو تپتی ہوئی ریت پر گھسیٹا جاتا تھا۔ پانی تک بھی نہ دیتے تھے۔ خود آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے صحابہ کو ایک لمبا عرصہ محصور رکھا گیا اور خوراک تک نہ جانے دی گئی۔ ان حالات میں اگر کسی مسلمان نے لڑائی کی اجازت مانگی تو آپؐ نے نہیں دی اور کہا کہ مَیں اس کام کے لئے نہیں بھیجا گیا۔ صبر دکھاؤ۔

پھر آنحضرت ﷺ اور مسلمانوں کو ہجرت کی اجازت دے دی گئی۔ آنحضرت ﷺ اور کچھ مسلمانوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ مدینہ میں مختلف قبائل اور قوموں کے لوگ آباد تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ان سب کے ساتھ معاہدہ کیا اور سب کو آزادی دی۔ اگر کسی کو اس کے جرم کی وجہ سے سزا ملی تو اس کے اپنے مذہب کے مطابق دی گئی لیکن سب کو برابری کے حقوق دیئے گئے۔

مسلمان انتہائی بے کسی کی حالت میں مکّہ سے مدینہ آئے تھے۔ مکّہ کے لوگوں نے پیچھا نہ چھوڑا اور مدینہ پر حملہ کیا، بدر کی جنگ ہوئی مسلمانوں کی حالت بہت کمزور تھی جبکہ مخالف کفار ہر قسم کے ہتھیاروں سے لیس تھے۔ مسلمانوں میں تو کچھ نوعمر لڑکے بھی تھے۔ تو اس حال میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنگ کی اپنے دفاع کی اجازت دی گئی۔

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ (الحج: 40) ان لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جاتا ہے قتال کی اجازت دی جاتی ہے۔ کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے اور یقیناً اللہ ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا۔ محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا ربّ ہے اور اگر اللہ کی طرف سے

لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔ یقیناً اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور اور کامل غلبہ والا ہے۔

حضور انور نے فرمایا اس آیت میں لڑائی کی دو وجوہات بیان کی گئی ہیں جس کی وجہ سے دفاع یا لڑائی کی اجازت دی گئی ہے۔ ایک تو اپنا دفاع کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ ان سے لڑائی کرو جو تم سے لڑائی کرتے ہیں لیکن زیادتی نہ کرو۔ پھر جو مذہب کی وجہ سے تم سے لڑائی کرتے ہیں اور زبردستی تمہیں تمہارے مذہب سے دور کر کے اپنے مذہب میں داخل کرنا چاہتے ہیں۔

خدا تعالیٰ ظلم اور دہشت گردی کو پسند نہیں کرتا۔ یہ ہے دین کی تعلیم۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ۔

(النساء :136)۔

لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا۔ اِعْدِلُوْا ۔هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ۔ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔

(سورۃ المائدۃ آیت 9)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو۔ یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

حضور انور نے فرمایا اس میں عدل کے بارے میں تعلیم دی گئی ہے۔ اپنے اعمال دین کی تعلیم کے مطابق کرو اور ہر ایک کے ساتھ انصاف سے کام لو۔ اب کیا کوئی دہشت گرد رول ماڈل بن سکتا ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت دہشت گردی کو ناپسند کرتی ہے۔ اچھے اعمال میں سے ایک یہ ہے کہ اگر جنگ ہو تو قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ یہ امن کے لئے ضروری ہے۔ اگر دو قومیں، پارٹیاں امن کے لئے معاہدہ کریں اور پھر کوئی ایک معاہدہ کی خلاف ورزی کرے یا کمزور قوم پارٹی پر ظلم کرے۔ پھر بھی یہ تعلیم ہے کہ امن کے قیام کے لئے کوشش کرنی ہے اور کمزور کا ساتھ دینا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ افسوس ہے کہ مغربی میڈیا اور دوسرے لوگ اسلام کی تعلیم پر غیر منصفانہ حملہ کرتے ہیں۔ یہ جو ڈنمارک میں، سویڈن میں کارٹون بنائے گئے ہیں اور ہالینڈ میں فلم تیار کی گئی ہے یہ کیا ہے؟ ہم تو سب انبیاء کی عزت کرتے ہیں۔ یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ اگر ہم ہر ایک کی عزت کریں تو دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس زمانہ میں مذہبی جنگ ہو سکتی ہے تو جہاد کی کیا تعریف ہے۔ خصوصاً جماعت احمدیہ جہاد کی کیا تعریف کرتی ہے؟

گزشتہ چند صدیوں میں جو جنگیں ہوئیں وہ سیاسی تھیں۔ جنگ عظیم (World War) بھی کوئی مذہبی جنگ نہ تھی، سیاسی جنگ تھی۔ اسلام کو دہشت گرد مذہب کہنے سے پہلے انصاف کا تقاضا ہے کہ ہم اسلام کی تعلیم دیکھیں۔ آج کے زمانے میں ہمارا کیا مؤقف ہے۔ ہر ایک کا بنیادی حق ہے کہ جو چاہے مذہب اختیار کرے اور اس پر عمل کرے۔ آج کے زمانے میں جنگ اس وجہ سے نہیں ہے۔ سو سال قبل جماعت احمدیہ کے بانی نے بتایا تھا کہ یہ کہنا کہ قرآن جہاد (Holy War) کی تعلیم دیتا ہے یہ درست نہیں۔ جنگ کی اجازت صرف اسی وقت ہے کہ کوئی مسلمانوں سے بغیر کسی وجہ کے جنگ کرے یا زبردستی ان کے مذہب پر حملہ کرے اور عمل نہ کرنے دے اگر حکومت مذہبی معاملات میں دخل اندازی نہ کرے اور نہ ہی یہ حکومت کوئی زبردستی کرتی ہے تو پھر جنگ کرنا ناجائز ہے۔ یہ جہاد کے بارے میں مسیح محمدی کی تعلیم ہے۔ یہ مختلف تنظیموں اور گروپس کی طرف سے کئے جانے والے خودکش حملے اور بم دھماکے سب ناجائز ہیں اور اسلام اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔

اصل جہاد تو اپنے نفس کے خلاف جہاد ہے۔ ایک جنگ سے واپس آتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ نَحْنُ رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ

الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ کہ ہم ایک چھوٹے جہاد سے (جولڑائی کا جہاد تھا) ایک سب سے بڑے جہاد کی طرف (جونفس کے خلاف جہاد ہے) لوٹ رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا یہی اصل جہاد ہے۔ پھر بنی نوع انسان کی خدمت اصل جہاد ہے۔سوسال سے زائد ہماری جماعت احمدیہ کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے۔غریب ممالک میں ہمارے سکول، ہسپتال قائم ہیں۔ پانی مہیا کرنے کے لئے واٹر پمپ اور روشنی مہیا کرنے کے لئے مختلف سسٹم لگانے کی کوششیں جاری ہیں۔ ہم مستقلاً خدمت کا یہ کام کررہے ہیں اور بلا امتیاز رنگ ونسل اور مذہب وملت کررہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو مخاطب ہوتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم خصوصیت سے اپنی جماعت کے لوگوں کو کہتے ہیں کہ ایسی باتوں سے پرہیز کریں۔ بدعملیوں سے بچیں، یہ غیر مناسب ہے کہ انسانیت کے ساتھ ہمدردی نہ کی جائے سب کی بھلائی کروتا کہ تم پر آسمان پر بھی رحم ہو۔ ہر قسم کے حسد وغیرہ سے بچو اور اپنے آپ کو خدا کی محبت میں فنا کردو۔ اس وقت لڑائی والا جہاد ختم ہے بلکہ جہاد بالنفس جاری ہے۔اپنے دلوں کی پاکیزگی اختیار کرو اور امن کو دنیا میں پھیلاؤ۔

حضور انور نے فرمایا یہ تعلیم ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہے۔ جو احمدی حضرت مسیح موعودؑ سے اور خلافت احمدیہ سے محبت کرتے ہیں انہیں چاہئے کہ اس تعلیم پر عمل کریں۔نفرت کو دور کریں اور محبت پھیلائیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ سب تعلیم یافتہ ہیں اس تعلیم پر جو مَیں نے پیش کی ہے فیصلہ کریں کہ اسلام دہشت گردی کا مذہب ہے یا امن کا؟

حضور انور نے فرمایا آپ کا ملک ان ملکوں میں شامل ہے جو مذہبی اور سیاسی آزادی دیتا ہے اس لئے آپ بھی انصاف سے کام لیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کی مدد کرے۔مَیں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ یہاں تشریف لائے۔ آپ سب کا شکریہ!

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب آٹھ بجکر چالیس منٹ پر ختم ہوا۔ جونہی حضور انور کا خطاب ختم ہوا۔ سارے مہمان دیر تک تالیاں بجاتے رہے۔مہمانوں پر اس خطاب کا اتنا گہرا اثر تھا کہ خطاب ختم ہوتے ہی حضور انور سے ملنے کے لئے مہمانوں کا تانتا بندھ گیا۔ یہ مہمان ایک قطار کی صورت میں باری باری حضور انور کے پاس آتے اور شرف ملاقات حاصل کرتے اور اپنے خیالات کا برملا اظہار کرتے اور حضور انور کے ساتھ تصویر بنواتے۔

مہمانوں کے تأثرات

✿...... Vatican Embassy کے نمائندہ نے اس بات کا اظہار کیا کہ وہ حضور انور کی پُرکشش شخصیت سے بہت متأثر ہوئے ہیں اور حضور کو اپنے سامعین پر پورا کنٹرول تھا اور انہوں نے حضور کی تقریر کو بڑے انہماک سے سنا ہے۔حضور سے ہاتھ ملانے کے بعد کہنے لگے کہ مَیں اپنے لئے ایک اعزاز سمجھتا ہوں۔

✿...... چرچ آف بالٹی مور کے پادری Rev. Dr. Ted Durr نے حضور انور سے ملاقات کے بعد کہا کہ انہوں نے ''پہلی مرتبہ اسلام کی تعلیم کے بارہ میں اس طرح تفصیل کے ساتھ سنا ہے اور خصوصاً جہاد کی تعلیم کے بارہ میں۔کاش لوگ اس پر کان دھریں''۔

ان پادری صاحب نے اپنے چرچ کے باہر ایک بڑا پوسٹر

Love for all Hatred for None

کا لگایا ہوا ہے۔

✿...... Mr. William O' Toole منٹگمری کاؤنٹی کے اسسٹنٹ چیف پولیس نے کہا کہ وہ حضور انور سے مل کر بہت خوش ہوئے ہیں اور حضور انور سے ملاقات کو اپنی سعادت اور خوش بختی سمجھتے ہیں۔حضور انور کی تقریر بہت جامع تھی اور آپ نے بہت عمدہ رنگ میں اسلام کی تعلیم کا خلاصہ پیش کیا ہے۔

✿...... Mali اور Cape Verdi ممالک کی ایمبیسیز کے نمائندوں

نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ حضور سے مل کر نہ صرف خوش ہوئے ہیں بلکہ انہوں نے اپنے اندر ایک خاص کشش اور جذب محسوس کی ہے۔ ہم واپس جا کر اپنے ایمبیسیڈر کو بتائیں گے کہ ہم نے آج ایک Wonderful Speech سنی ہے۔

✿...... یوایس ایئرفورس کے تینوں ریٹائرڈ جنرلوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج انہوں نے جہاد کے حقیقی تصور اور امن کے بارہ میں سنا ہے۔ ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے۔

✿...... World Bank سے آنے والے نمائندگان بھی حضور انور کے خطاب سے بہت متاثر ہوئے اور انہوں نے غیر معمولی طور پر خوشی کا اظہار کیا۔

✿...... Mr. Isiah Leggett چیف کاؤنٹی ایگزیکٹو (جو حضور انور کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا His Holiness نے جہاد کے بارہ میں دینی تعلیم بہت عمدہ طریق سے بیان کی ہے۔ حضور انور کا انداز بہت مؤثر تھا اور اس بات کی ضرورت بھی تھی کہ لوگوں کے لئے سچی اور صحیح دینی تعلیمات بیان کی جاتیں۔

✿...... اسی طرح دیگر مختلف مہمانوں نے بہت خوشی کے جذبات کا اظہار کیا اور بعض نے کہا کہ بہت عمدہ خطاب تھا کیا ہمیں اس خطاب کی کاپی مل سکتی ہے جس پر منتظمین نے انہیں بتایا کہ آپ کو جلد شائع حالت میں مل جائے گا۔

مہمانوں کے لئے ان کی میز پر درج ذیل تین پمفلٹ رکھے گئے تھے۔ ایک میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تعارف تھا۔ پھر دوسرے میں جماعت کا تعارف اور جہاد کے تصور کے بارہ میں بتایا گیا تھا اور تیسرا پمفلٹ خلافت احمدیہ اور جماعتی نظام پر مشتمل تھا۔

اس کے علاوہ تمام مہمانوں کو ایک پیکج دیا گیا جس میں جماعت اور خلفاء کا تعارف تھا اور نظام کے بارہ میں بتایا گیا تھا اور The Muslim Sunrise کا تازہ شمارہ بھی دیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی بعض مہمانوں کو تحائف عطا فرمائے۔ نو بجکر چالیس منٹ پر یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہوٹل سے مسجد بیت الرحمٰن کے لئے روانہ ہوئے اور دس بج کر پچیس منٹ پر بیت الرحمٰن تشریف آوری ہوئی۔ جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ آج امریکہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے قیام کا آخری دن تھا۔

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

ظلم وستم ایذارسانی اور حق تلفی

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ ہم نے عرض کیا جس کے پاس نہ روپیہ ہو نہ سامان۔ حضورؐ نے فرمایا۔ میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ جیسے اعمال لے کر آئے گا لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی اور کسی پر تہمت لگائی ہوگی کسی کا مال کھایا ہوگا۔ اور کسی کا ناحق خون بہایا ہوگا یا کسی کو مارا ہوگا۔ پس ان مظلوموں کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی یہاں تک کہ اگر ان کے حقوق ادا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں تو ان کے گناہ اس کے ذمہ ڈال دیئے جائیں گے۔ اور اس طرح جنت کی بجائے اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ یہی شخص دراصل مفلس ہے۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم الظلم)

شمارہ النور، جولائی۔اگست 2008 پر موجود تحریر کو اس طرح پڑھا جائے:

''حضرت عمرؓ نے اپنا آدھا مال رسول اکرمؐ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہؓ نے اپنا سب سے زیادہ منافع والا کھجوروں کا باغ حضرت رسول اکرمؐ کی خدمت میں پیش کر دیا۔''

صفحہ نمبر 20 پر ''بہت خوشی ہوتی ہے'' کو ''بہت خوشی ہوئی ہے'' پڑھا جائے اور اللہ تعالیٰ ''آپ'' کو بے حد جزا دے' پڑھا جائے۔

ظہورِ مہدی کی صدی

مُتفرّق نوٹس اور ریمارکس

لطف الرحمٰن محمود

''ظہورِ مہدی کی صدی'' کے عنوان سے عاجز کے ایک مقالے کی دوقسطیں ' رسالہ النُّور کے مارچ اور اپریل 2008 کے شماروں میں شائع ہو چکی ہیں۔ یہ موضوع اتنا وسیع ہے کہ خاکسار اس کا حق ادا نہیں کر پایا۔اس حوالے سے باقی رہ جانے والے بعض نکات یا بعض پیش کردہ ذیلی عناوین سے متعلق چند پہلوؤں کی مزید تشریح و توضیح کیلئے ' مُتفرّق نوٹس اور ریمارکس پیشِ خدمت ہیں۔ طالبِ دُعا۔ لطف الرحمٰن محمود

کسرِ صلیب اور قتلِ خنزیر

آخری زمانے کے موعود کے اہم کارناموں اور علامتوں میں سے یہ دو کام بہت مشہور ہیں یعنی صلیب کا توڑنا اور خنزیر کا قتل کرنا۔ عام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ امام مہدی اور حضرت عیسےٰ بن مریم اپنے مقاصد کیلئے مل کر جدّ و جہد کریں گے۔ ہماری جماعت کا عقیدہ ہے کہ ابنِ ماجہ کی حدیث کے مطابق مہدی اور عیسیٰ ایک ہی وجود میں یکجا ہو جائیں گے۔ظاہر ہے کہ یہ دو کام خاص توجہ سے سرانجام دیں گے۔مگران کاموں کی تشریح میں کچھ ابہام اوراختلاف نظر آتا ہے۔

بعض لوگ ''کسرِ صلیب'' کے الفاظ سے کسی قسم کے مجازی معنے لینے کے قائل نہیں۔اُن کے نزدیک کسرِ صلیب کا یہی مطلب ہے کہ حضرت عیسیٰ اور امام مہدیؑ لکڑی، ہاتھی دانت، پتھر، لوہے، پیتل اور سونے چاندی کی بنی ہوئی چھوٹی بڑی صلیبیں چُن چُن کر توڑیں گے۔اس تشریح کو قبول کرنے کے بعد، بعض اور سوالات بھی سامنے آتے ہیں مثلاً صلیبیں کہاں کہاں پائی جاتی ہیں؟ ان کی تعداد کا تخمینہ، اُنہیں توڑنے کیلئے کونسا طریقہء کار زیادہ مؤثر ثابت ہوسکتا ہے، وغیرہ۔

صلیبیں چرچوں کی عمارات پر نصب ہیں۔ مسیحی لوگ اظہارِ عقیدت یا برکت وحفاظت کی نیت سے گلے میں ڈالتے ہیں۔ایسے لوگوں کی تعداد 3 بلین بیان کی جاتی ہے۔انگوٹھی ،گلوبند وغیرہ زیورات کی شکل میں بھی ہوتی ہے۔صلیب کا نشان بعض لوگوں کے جسموں پر Tattoo کی شکل میں بھی موجود ہوتا ہے۔ایسے Tattoos توڑنے کی بجائے کھرچے جائیں گے۔کسرِ صلیب کی ایک صورت یہ بنتی ہے کہ جہاں جہاں صلیب نظر آئے گی اُسے توڑ دیا جائے گا۔اُس کا نام ونشان روئے زمین سے مٹادیا جائے گا۔لوگ خود سرنڈر Surrender کریں گے یا تذبذب کی صورت میں اُنہیں صلیب کے ساتھ ہی رُخصت کردیا جائے گا۔

ایک اور ٹیڑھا سوال یہ بھی ہے۔اُن ''مسلمانوں'' کا کیا بنے گا

جن کا ذریعہء معاش صلیب سے جُڑا ہوا ہے۔ قارئین کو اس سوال کی ''بے ہودہ گوئی'' پر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ ایک اخبار کا تراشہ میرے سامنے ہے اس میں درج ہے کہ قبلہ اوّل، یعنی بیت المقدس (یروشلم) میں ایک مسلمان تاجر' عرفات ابوطین نے اپنے سٹور میں مسیحی زائرین کیلئے مختلف سائز کی چالیس کے لگ بھگ صلیبیں رکھی ہوئی ہیں جسے وہ عیسائی زائرین کو کرایہ پر دیتا ہے۔ یہ زائرین یروشلم کے طریق الآلام یعنی دُکھوں والے راستہ (Via Dolorosa) پر صلیبیں اُٹھا کر اُس راستے پر چلتے ہیں جہاں سے آج سے تقریباً 2000 سال قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گزرنا پڑا۔

اخبار میں ابوطین صاحب کی تصویر چھپی ہے۔ وہ تسبیح رول رہے ہیں۔ یعنی اللہ کا ذکر کر رہے ہیں اور گاہکوں کو صلیبیں دکھا رہے ہیں۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ فرمائیے:

Austin American Statesman March 21, 2008 page1

سیرالیون کے محکمہء تعلیم کے ڈائریکٹر جنرل، اے۔ڈبلیو۔ٹیلز' ایک مرتبہ دولت مشترکہ کے ماہرین کی تعلیمی کانفرنس میں شرکت کیلئے پاکستان گئے۔ واپسی پر اُنہوں نے کسی قدر حیرت و استعجاب سے بتایا کہ وہاں دوکانوں میں لکڑی، سنگِ مرمر اور پیتل کی صلیبیں فروخت کیلئے موجود تھیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایک مسلمان ملک میں محض مالی منفعت کیلئے صلیبوں کی اس تجارت پر اُنہیں حیرانی ہوئی۔ حضرت مسیحؑ کی بعثتِ ثانیہ میں ابوطین اور اس قسم کے مسلمان تاجروں کے صلیبوں کے ذخیرے بھی ضبط کر کے توڑے جائیں گے بلکہ حبس وتعزیر کا سامنا بھی کرنا پڑے گا۔ کچھ بعید نہیں کہ اُنہیں صلیب پر چڑھا دیا جائے!!

ایک اور مُشکل بھی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ''کسرِ صلیب'' کے اسلامی تصور کے برعکس مسیحی لٹریچر اور مذہبی آرٹ میں' بعثتِ ثانیہ کے وقت' حضرت مسیح ابن مریم کے ہاتھ میں ایک بہت بڑی صلیب یا صلیب کے نشان والا پرچم دکھایا جاتا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ وہ صلیب توڑنے کیلئے نہیں' بلکہ اس کے استحکام اور غلبہ کیلئے جدّ وجہد کریں گے۔ اگر اسے بے ادبی پر محمول نہ کیا جائے تو اس صورتِ حال پر یہ مصرعہ یاد آجاتا ہے

ع

جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

''قتلِ خنزیر'' تو کسرِ صلیب سے بھی بڑھ کر ٹیڑھی کھیر ہے۔ اگر اس کے لفظی معنی مراد لئے جائیں تو یہ بزرگ خنزیروں کو جنگلوں، ویرانوں اور آبادیوں میں ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کریں گے۔ خنزیر کے گوشت کو بائبل اور قرآن کریم' دونوں میں حرام قرار دیا گیا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کے حواریوں نے اسے شریعت تورات کے حکم کے مطابق حرام سمجھا مگر سینٹ پال نے جو حقیقی مسیحی مذہب کو مسخ کرنے کا ذمہ دار ہے، خنزیر کا کھانا حلال کر دیا۔ اگر ''قتلِ خنزیر'' کی یہی تشریح یعنی اس جانور کو مار ڈالنا درست ہے' تو یہ بدّ جانور لاکھوں کی تعداد میں روزانہ قتل کیا جا رہا ہے۔ اسے غذا کیلئے استعمال کرنے والی اقوام، اس کام میں شب و روز مصروف ہیں۔ ہزاروں ملین ڈالروں کی اس انڈسٹری میں ان گنت لوگ ملازم ہیں اور لاکھوں خنزیر، ہر روز قتل کئے جاتے ہیں۔ یہ کام تو بڑے زور و شور سے جاری ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد کونسی نئی چیز ہوگی؟ امریکہ ہی کی مثال لے لیجئے۔ یہاں پولٹری اور گائے کے گوشت کے بعد' تیسری بڑی غذا، پورک (Pork) ہے۔ ہر امریکی سال میں 61 پاؤنڈ یعنی تقریباً 28 کلو پورک کھاتا ہے۔

(World Book Encyclopedia, vol.15, Edition 2008, page 679)

فلپ ایم پارکر (Philip M. Parker) کے اعداد و شمار کے مطابق اس انڈسٹری کی بین الاقوامی مارکیٹ کی مالیت میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ 2001 میں اس کی مالیت 93,441 ملین ڈالر تھی۔ 2008 میں اس کی مالیت 113,412 ملین ڈالر کو پہنچ چکی ہے۔ 2011 میں اندازہ لگایا گیا ہے کہ یہ مالیت 131,238 ملین ڈالر ہو جائے گی۔ بالفاظِ دیگر' قتلِ خنزیر''

میں مزید اضافہ ہوگا۔

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب، تھک ہار کر ''مجازی معنوں'' کا سہارا لینے پر مجبور ہوگئے ہیں۔کسرِ صلیب کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم آسمان سے نزول کے بعد صرف یہ اعلان عام کریں گے کہ اُنہیں بعثتِ اُولیٰ میں کسی نے صلیب پر نہیں چڑھایا تھا۔لوگوں نے خواہ مخواہ ایک غلط عقیدہ اختیار کرلیا تھا۔یہ سنتے ہی لوگ اپنے غلط عقیدہ سے تائب ہوجائیں گے۔

قتلِ خنزیر کے معاملے میں بھی ڈاکٹر صاحب پو پلے مُنہ سے، اس قسم کی ہلکی پُھلکی وضاحت پیش فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ خنزیر کو حرام قرار دیں گے۔ اور لوگ اُن کے حکم پر عمل کریں گے۔یعنی اسے کھانا چھوڑ دیں گے بالفاظِ دیگر قتلِ خنزیر انڈسٹری ٹھپ ہوجائے گی۔یہ جانور حرام تو پہلے بھی تھا اور اُن کا حکم تھا کہ شریعت موسوی کا کوئی حکم نہیں ٹالا جاسکتا۔شاید ڈاکٹر صاحب کا مطلب ہے کہ ''بعثتِ ثانیہ'' میں لوگ اُن کے احکام پر زیادہ خلوصِ دل سے عمل کریں گے۔یہاں بھی مجازی معنی اختیار کئے گئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریرات اور تقاریر میں کسرِ صلیب اور قتلِ خنزیر کی وضاحت فرمائی ہے۔کسرِ صلیب سے عیسائی مذہب کے بنیادی عقاید کی تردید مراد لی ہے۔مثلاً کفارہ، صلیبی موت، حضرت مسیحؑ کا آسمان پر زندہ موجود ہونا، بجسمِ عنصری واپس آنے کی تردید۔

وفاتِ مسیح اور قبرِ مسیح کی تعیین سے کسرِ صلیب کے کام کی ٹھوس بنیاد تیار ہوگئی۔اسی طرح قتلِ خنزیر سے قرآن کریم، اسلام اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی آسمانی نشانوں سے ہلاکت مراد ہے۔حضرت مسیح موعودؑ امریکہ کے ایک دشمنِ اسلام ''مدعیٔ رسالت'' جان الیگزینڈر ڈوئی کی موت پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''چونکہ میرا اصل کام کسرِ صلیب ہے۔سو اس کے مرنے سے ایک بڑا حصہ صلیب کا ٹوٹ گیا کیونکہ وہ تمام دنیا سے اوّل درجہ پر حامی صلیب تھا۔جو پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ میری دُعا سے تمام مسلمان ہلاک ہوجائیں گے اور اسلام نابود ہوجائے گا اور کعبہ ویران ہوجائیگا۔سو آخر خدا تعالیٰ نے میرے ہاتھ پر اُس کو ہلاک کیا۔میں جانتا ہوں کہ اس کی موت سے پیشگوئی قتلِ خنزیر والی بڑی صفائی سے پوری ہوگئی کیونکہ ایسے شخص سے زیادہ خطرناک کون ہوسکتا ہے جس نے جھوٹے طور پر پیغمبری کا دعویٰ کیا اور خنزیر کی طرح جھوٹ کی نجاست کھائی۔۔۔پس میں قسم کھاسکتا ہوں کہ یہ وہی خنزیر تھا جس کے قتل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر مارا جائے گا۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 513)

سانحہءِ صلیب کا عقلی جائزہ

یہود، عیسائی اور مسلمان، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیبی موت کے بارے میں مختلف نظریات کے حامل ہیں۔یہودیوں کا ایک فرقہ جو نزولِ قرآن کے وقت تو موجود تھا مگر بعد میں معدوم ہوگیا، اس کے متبعین کا عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ کو تلوار سے مارا گیا تھا۔یہود کے علمائے سُو سردار کاہن کی قیادت میں، اس بات کے مدعی تھے کہ وہ مصلوب ہونے کی وجہ سے، نعوذ باللہ از روئے تورات کذّاب اور مفتری قرار پاتے ہیں۔عیسائی صلیبی موت کو مانتے ہیں، مگر تیسرے دن جی اُٹھنے کے قائل ہیں۔عیسائی منادا سے اللہ تعالیٰ کا سوچا سمجھا منصوبہ قرار دیتے ہیں۔انسانیت کو Original Sin سے چھٹکارا دلانے کیلئے یہی ایک قابل عمل طریق تھا۔اس منصوبے کے تحت، ایک برّہَ معصوم اپنی جان دے کر نسلِ انسانی کا نجات دہندہ بن گیا۔مسلمانوں کی اکثریت کا خیال ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا گیا اور کسی اور شخص کی شکل حضرت عیسیٰ کی طرح بنا دی گئی ہے۔جسے رُومی کارندوں نے صلیب پر لٹکا کر مار ڈالا۔اُن کے علماء قرآن مجید کے الفاظ رَافِعُکَ اِلَیَّ اور شُبِّہَ لَھُمْ اس غلط عقیدہ کی تائید میں پیش کرتے ہیں۔ان نظریات کے برعکس جماعت احمدیہ مسلمہ کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چند گھنٹے کیلئے صلیب پر رہے اللہ تعالےٰ نے انہیں معجزانہ طور پر صلیبی موت سے بچالیا۔بے ہوشی یا کومہ کی حالت میں، اُنہیں صلیب سے اتار کر یوسف

آرمیتھیا کے زرعی فارم میں ایک ''قبر'' میں رکھا گیا۔ ادویہ اور مرہم وغیرہ زخموں پر لگائی گئیں اور وہ ہوش میں آنے کے بعد، ایک باغبان کے لباس میں اس مقبرہ سے چلے گئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پیغمبر کی عاجزانہ دعائیں قبول فرمائیں۔ اور موت کا پیالہ ٹال دیا۔

آیئے سانحہ صلیب کا جائزہ لیتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ عقلِ انسانی کس کا ساتھ دیتی ہے؟

① انبیاء و مرسلین پر مشکل وقت آتا رہا ہے مگر اللہ تعالیٰ نے کسی کو ''آسمان'' پر نہیں اُٹھایا۔ غلط یا صحیح صرف ایک ہی مثال ملتی ہے کہ یہ امتیازی سلوک صرف اور صرف حضرت مسیح ابن مریم سے روا رکھا گیا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سفرِ طائف اور جنگ اُحد کے دِن انتہائی خطرناک حالات پیش آئے مگر اللہ تعالیٰ نے آسمان پر نہیں اُٹھایا۔ سطحِ ارض پر ہی معجزانہ حفاظت فرمائی۔

② رومی گورنر، پیلاطوس (Pilate) کی بیوی کا حضرت عیسیٰ کے بارے میں خواب اور اپنے شوہر کو پیغام، (انجیل متی باب 27 آیت 19) جس سے وہ متاثر ہوا۔ اُس نے اپنی تحقیق میں بھی حضرت عیسیٰ کو بے قصور قرار دیا۔ (متی باب 27 آیت 24) اگرچہ یہودی سرداروں اور شوریدہ سَر ہجوم کے شور و غوغا کے پیشِ نظر وہ سزا دینے پر آمادہ ہو گیا مگر مقدمے کو اتنا طول دیا کہ حضرت عیسیٰ عملاً صلیب پر صرف چند گھنٹے رہے۔ جبکہ ایک صحت مند اور توانا آدمی بھوک، پیاس، اذیت اور عملِ تنفس کے معطل ہونے سے 72 گھنٹے بعد صلیب پر جان دیتا ہے۔ ہاں جلدی مرنے کی ایک صورت ہے کہ مجرم کی ٹانگیں توڑ دی جائیں۔ حضرت عیسیٰ سے یہ سلوک نہیں کیا گیا زلزلہ آیا اور آندھی بھی۔ تاریکی پھیل گئی سبت کی شام کے پیشِ نظر نعشیں جلد اتار لی گئیں۔ مصلوب شخص کی نعش ورثاء کو واپس نہیں کی جاتی تھی۔ اُسے جنگلی جانور کھا جاتے تھے یا سرکاری اہلکار خود کسی گڑھے میں پھینک کر دبا دیتے تھے۔ مگر پیلاطوس سے اُس کے قریبی دوست یوسف آرمیتھیا نے قبل از وقت ہی حضرت عیسیٰ کی نعش وصول کرنے کی ''اجازت'' حاصل کر لی اور Golgotha کے قریب ہی اپنے زرعی فارم میں لے گیا۔

یوسف آرمیتھیا کی جس ''قبر'' میں حضرت عیسیٰ کو رکھا گیا وہ برصغیر پاک و ہند یا امریکہ و یورپ کی زمین کے اندر 6 فٹ گہری قبر یا لحد نہیں تھی۔ بلکہ پہاڑی کے اندر کھدا ہوا ایک کمرہ تھا جس کا ''دروازہ'' ایک بڑے پتھر سے بند کر دیا گیا۔ اس ''قبر'' میں پہلے کوئی نعش نہیں رکھی گئی تھی صرف دو آدمی ''تدفین'' کے وقت موجود تھے۔ یوسف آرمیتھیا اور حکیم نکو ڈیمس (Nicodemus)۔ زخموں پر مرہم اور دوسری ادویہ لگائی گئیں۔ یہ راز داں مریدانِ مسیح جانتے تھے کہ ''نعش'' دراصل ایک زندہ انسان ہے۔ چنانچہ یہی مدفون باغبان کے لباس میں اس ''قبر'' سے روانہ ہو گیا۔ سردار کاہن نے بھی قبر پر اپنے پہرہ دار بٹھائے تھے مگر عملاً کوئی تدبیر کام نہ آئی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو برسرِ صلیب سرکنڈے پر اسفنج کے ذریعے ''سرکہ'' چُسوایا گیا۔ انجیل میں لکھا ہے کہ ایک شخص دوڑا اور یہ کام کیا۔ (متی باب 20 آیت 49) معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس کام کیلئے خفیہ طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ کچھ بعید نہیں کہ وہ بے ہوش کرنے والی دوائی ہو تا حضرت عیسیٰ غشی یا کومہ کی حالت میں چلے جائیں۔ بقولِ غالبؔ ع

ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں

اس ''قبر'' سے نکلنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مصروفیات کو انجیل نویسوں نے محفوظ کیا ہے۔ جنابِ مسیح حواریوں سے ملے۔ انہیں اپنے زخم دکھلائے۔ مچھلی کے قتلے نوش فرمائے۔ اُنہیں گلیلؔ پہنچنے کا حکم دیا۔ نیز اس ملاقات اور پروگرام کو مخفی رکھنے کی ہدایت کی۔ کیا موت کی تسخیر کے بعد ''ایک روحانی جسم'' کی یہی کیفیت ہوتی ہے؟ یہودی سرداروں کی نئی سازشوں کے پیشِ نظر حضرت عیسیٰ نے فلسطین سے ہجرت کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

آخر میں ایک مرتبہ وہی فقرہ دہراؤں گا کہ خدا لگتی کہیئے عقلِ سلیم کس کا ساتھ دیتی ہے؟

مُتبادل مصلوب کے بارے میں افسانے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بجسدِ عنصری آسمان پر پہنچانے کیلئے، ہمارے

مسلمان بھائیوں کو سب سے زیادہ محنت اُٹھانا پڑی ہے۔ انجیل میں دی گئی تفاصیل کے مطابق' اُس روز تین آدمی صلیب پر چڑھائے گئے۔ ان میں سے دو چور تھے جنہیں ٹانگیں توڑ کر مار ڈالا گیا۔ تیسرا شخص جو اُن کے درمیان تھا اس کے سر کے اُوپر ایک لوح آویزاں کی گئی جس پر تین زبانوں میں اس کی پہچان۔''یہودیوں کا بادشاہ'' درج کی گئی۔ اس شخص کے بارے میں علمائے اسلام کی دو آراء زیادہ مشہور ہیں۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ وہ یہودا اسکر یوتی (Judas Iscariot) تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کا چہرہ مُہرہ بدل کر حضرت عیسیٰ ؑ کے مشابہ کر دیا۔ اور اہلکاروں نے اُسے مسیح بن مریم سمجھ کر صلیب پر چڑھا دیا۔ مگر یہ اتنا آسان مفروضہ نہیں۔ انجیل میں درج ہے کہ یہودا اسکر یوطی اپنے کئے پر سخت نادم ہوا۔ اور چاندی کے 30 سکے' جو اس نے حضرت عیسیٰ ؑ کی گرفتاری میں معاونت کیلئے وصول کئے تھے' یہودی سرداروں کو واپس کرنے گیا۔ اُنہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ اس پر یہودا نے وہ سکّے ہیکل سلیمانی میں پھینک دیئے۔ اور خود جا کر خودکشی کر لی۔ سرداروں نے یہ سکّے اُٹھا کر اُن سے ایک قطعہ اراضی خرید کر اُسے مسافروں اور اجنبیوں کیلئے قبرستان بنا دیا۔ جو لمبے عرصے تک ''خون کا قبرستان'' کے نام سے مشہور رہا۔ ضمناً عرض ہے کہ چاندی کے تیس سکے' بائبل کے قانون کے مطابق' ایک غلام کی قیمت ہے۔ یہودی علماء نے از راہِ تحقیر' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہی قیمت مقرر کی۔ اس سے علمائے سُو کی فطری کمینگی عیاں ہوتی ہے۔

ان مشکلات کے پیشِ نظر کچھ علماء کا خیال ہے کہ وہ یہودا نہیں تھا بلکہ شمعون (Simon of Cyrene) نامی ایک کُرینی مسافر تھا جسے رُومی سپاہیوں نے بھاری صلیب اُٹھانے کیلئے بیگار میں پکڑ لیا تھا۔ زخموں سے نڈھال حضرت مسیح بن مریم ؑ ساتھ ساتھ چل رہے تھے کہ اچانک آسمان پر اُٹھائے گئے اور مسافر کی شکل حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بدل گئی اور اسی شخص کو رومیوں نے ''یہودیوں کا بادشاہ'' سمجھا اور صلیب پر چڑھا دیا۔ یاد رہے یہ طویل راستہ آج بھی یروشلم میں محفوظ ہے اور ''طریق الآلام'' کہلاتا ہے اس راستہ پر 14 خاص مقامات کی نشاندہی کی جاتی ہے، جو حضرت عیسیٰ ؑ کے اس آخری سفر کے اہم واقعات سے متعلق ہیں۔ اس راستے پر ایسا کوئی مقام موجود نہیں ہے جہاں سے حضرت عیسیٰ ؑ آسمان پر تشریف لے گئے ہوں یا اس بھیڑ سے غائب ہو گئے ہوں۔ یہ راستہ صدیوں سے مسلمانوں کے کنٹرول میں ہے۔ مگر کسی نے آج تک ایسے مقام کی نشاندہی نہیں کی۔

بھلے سے وہ شخص یہودا ہو، یا شمعون کرینی یا کوئی اور فرد' وہ کوئی ایسا سادہ اور شریف انسان تھا کہ اُس نے ایک مرتبہ بھی احتجاج نہیں کیا کہ بھلے مانسو! میں عیسیٰ بن مریم نہیں ہوں۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ مجھے کیوں ناحق مارنے پر تُلے ہو؟ بلکہ آخر وقت تک' ایک مشاق اداکار کی طرح وہ کامیاب ''ایکٹنگ'' کرتا رہا۔ صلیب سے دُور کھڑی حضرت مریم ؑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہیں اپنی ''والدہ'' قرار دے کر' پھر بھی دیکھ بھال کیلئے یُوحنّا نامی ایک حواری کے سپرد کیا۔ اللہ تعالیٰ کو گزشتہ رات کی باغ میں کی جانے والی تمام عاجزانہ دعائیں یاد دلائیں اور آخر کار ایلی ایلی لما سبقتنی کہہ کر جان' جانِ آفریں کے سپرد کر دی!

شکل بدل کر کسی اور کو صلیب پر مارنا یہ سب افسانے ہیں بعض علماء نے جماعت احمدیہ کے مسلک کی مخالفت میں ''حیاتِ مسیح ؑ'' ثابت کرنے کیلئے بڑی بڑی کتابیں لکھی ہیں۔ مولانا انور شاہ صاحب کاشمیری نے اپنی ایک ایسی ہی تصنیف کیلئے محنت شاقہ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نذر کرتے ہوئے بروز قیامت اُن کی ''شفاعت'' پر انحصار کیا ہے۔ وفاتِ مسیح ؑ کے عقیدہ کے حامل ہم جیسے گناہ گار اور کم مایہ طالب علم جو مولانا کاشمیری صاحب سے 180 ڈگری کے زاویے پر مخالف سمت میں پڑے ہیں، بروزِ حشر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے اُمیدوار ہیں۔

مال کا لین دین

مال کی تقسیم کے حوالے سے اپنے مقالے میں تفصیل کے ساتھ گزارشات

پیش کر چکا ہوں کہ امام مہدی کے ہاتھ سے تقسیم ہونے والی دولت سے ''دنیاوی مال'' مراد نہیں کیونکہ اُسے تو علمائے سُو اور اُن کے حلقوں کے لوگ کبھی ردّ نہیں کریں گے۔ بلکہ ھَلْ مِنْ مَّزِیْد کی کیفیت طاری رہے گی۔ امام مہدیؑ کے دستِ مبارک سے تقسیم ہونے والے مال سے قرآنی معارف اور دینی علوم کی دولت مراد ہے۔طلبِ زر کے حوالے سے علماء کی حالتِ زار کا صحیح نقشہ تو علامہ اقبالؔ نے کھینچا ہے ؎

یہی شیخ حرم ہے جو چُرا کر بیچ کھاتا ہے
گلیمِ بوذرؓ و دَلقِ اویسؓ و چادرِ زہرؓا

مایوس کن اقتصادی مسائل سے گھبرا کر سارا عالم اسلام اس وقت امام مہدی کے ظہور کا بے چینی سے انتظار کر رہا ہے۔مسلمان سمجھتے ہیں کہ حضرت کی تشریف آوری سے سارے دلِدّر دُور ہو جائیں گے۔ مجھے یہ پڑھ کر حیرانی ہوئی کہ کم از کم ایک شخص دولت لینے کی بجائے' امام مہدی کیلئے اپنے سرمائے سے ایک ''نذرانہ'' چھوڑ کر فوت ہوا ہے۔اُن صاحب کا نام محمد بن لادن ہے جو القاعدہ کے لیڈر اُسامہ بن لادن کے والد تھے۔اُسامہ بن لادن نے پاکستانی جرنلسٹ حامد میر کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا:

''اُن کے والد نے اپنی وفات کے قریب' اپنی دولت سے 12 ملین ڈالر اس نیت سے الگ کئے کہ جب بھی حضرت مہدی کا ظہور ہو، تو اسلام کی تجدید اور عالمی غلبہ کے مقاصد کیلئے یہ رقم اُن کی خدمت میں پیش کی جائے''۔ملاحظہ فرمایئے ایک ''گمنام'' مصنف کی درجِ ذیل کتاب:

Through Our Enemies's Eyes By Anonymous ناشر Brassey's Inc. ایڈیشن 2002 صفحہ 82

اگر یہ رقم القاعدہ کے جہادی مقاصد میں خرچ نہ کر دی گئی ہو تو خدشہ ہے کہ اسی طرح پڑی رہے گی۔کیونکہ سچا مہدی دُنیا میں آ کر آسمانی انقلاب کی تخم ریزی کرنے کے بعد خالقِ حقیقی کے حضور حاضر ہو چکا ہے۔اُس نے حیاتِ ارضی کے دوران معارفِ قرآنیہ کی دولت کے ڈھیر تقسیم کئے اور لینے والے لے کر تھک گئے۔اب بھی یہ خزانے حضرت اقدسؑ کی تفسیر،تحریر،تقریر اور ملفوظات کی شکل میں تقسیم ہو رہے ہیں۔اب کوئی نیا مہدی نہ پیدا ہوگا نہ غار سے برآمد ہوگا اور نہ ہی کوئی مسیح آسمان سے نازل ہوگا!

خونی مسیح کا عقیدہ

یہ بڑا ہی خطرناک عقیدہ ہے۔چونکہ بعض مسلمان علماء نے ''خونی مہدی'' کا عقیدہ اسی نظریہ سے اخذ کیا ہے' اسلئے اس کا مطالعہ اور تجزیہ بے حد ضروری ہے۔خونی مسیح کا عقیدہ یہودی انتہاء پسندوں نے گھڑا۔تختِ داؤدؑ سے محرومی کے بعد وہ بڑی حسرت سے کسی ایسے مسیحا کا انتظار کرنے لگے جو بزورِ شمشیر ان کی کھوئی ہوئی سلطنت کو بحال کر دے۔اس کے لئے اُنہوں نے بار بار کوششیں کیں۔جھوٹے ''مدعیانِ مسیحیت'' اور ''وارثانِ داؤد'' یہود کو منظم کر کے رُومی حکومت سے لڑواتے اور مرواتے رہے۔یہود کو بار بار اس قسم کے اقدامات کی بھاری قیمت ادا کرنا پڑی۔مگر سب سے بڑی بدقسمتی اس رنگ میں ظاہر ہوئی کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات اقدس میں اللہ تعالیٰ نے سچا ''مسیح'' مبعوث فرمایا تو اُسے اس لئے ردّ کر دیا کہ یہ تلوار چلانے نہیں آیا۔یہ خونی مسیح نہیں ہے!اس سے بڑھ کر کسی قوم کی بدقسمتی اور کیا ہو سکتی ہے۔اس لغزش نے اُنہیں **مغضوب علیھم** بنا دیا!

یہود آج بھی اپنے مسیح موعودؑ کے منتظر ہیں۔تورات کے حکم کے مطابق بچے کا ساتویں دن ختنہ کیا جاتا ہے۔اس تقریب میں ایک کرسی خالی رکھی جاتی ہے۔اس خاص نشست کو مسیح موعودؑ کی متوقع آمد کی یاد میں خالی رکھا جاتا ہے۔جس طرح مسلمان نومولود کے کانوں میں اذان اور اقامہ کہنے کا حکم ہے تا بچے کے والدین کو تعلیم و تربیت کے حوالے سے اپنی مذہبی ذمہ داریوں کا احساس رہے۔اسی طرح یہودی نومولود کے ختنہ کی تقریب میں علامتی کرسی کا اہتمام کر کے مسیحِ موعود سے وابستہ توقعات کی تجدید کا اعلان کیا جاتا ہے۔

آیئے تاریخ کے چند صفحات اُلٹتے ہیں۔اور قابل عمل مفید سبق تلاش کرتے

ہیں۔ 70 عیسوی میں یہود نے یروشلم میں تختِ داؤدی کی بحالی کیلئے رُومی حکومت کے خلاف علمِ بغاوت بلند کیا۔ اس کے ردِعمل میں رومی جرنیل Titus نے یروشلم کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور مندرجہ ذیل اقدامات کئے:

☆......یروشلم کے مُقدّس معبد، ہیکل سلیمانی کو مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا۔

☆......تمام مقاتل یہود کو جو لڑائی میں قتل ہونے سے بچ گئے' صلیب پر لٹکا دیا گیا۔اس قدر صلیبیں بنائی گئیں کہ لکڑی نایاب ہوگئی۔

☆...... 17 سال سے زائد عُمر کے تمام یہود کو جبری مزدوری کیلئے مصر بھجوادیا گیا۔

☆......17 سال سے کم عمر کے بچے غلام بنا کر بیچ دیئے گئے۔

☆......ہزاروں یہودی روم بھجوادیئے گئے تا اہلِ روم وہاں Gladiators اور درندوں سے دست بدست لڑائی میں اُن کی موت سے لطف اندوز ہوں۔

☆......یروشلم کا نام بدل کر Aelia Capitolina رکھ دیا گیا۔اس شہر میں یہود کا داخلہ ممنوع قرار دیا گیا۔

☆......رُومی ٹیکسال میں یہود کی اس شکستِ فاش کے بعد جو نئے سکّے ڈھالے گئے ان پر درج کیا گیا "Judaea Capta" (یہود کا ملک فتح کیا گیا)۔

☆......ہیکل سلیمانی کی تباہی کے ساتھ "سردار کاہن" (High Priest) کا عہدہ منسوخ کر دیا گیا۔ یہ خطاب رُومی سیزر کے خطابات میں شامل کر لیا گیا یعنی "P.M" اس مخفف کا مطلب تھا Pontifex Maximus۔

افسوس ہے کہ غلط پالیسی کے نتیجے میں "تختِ داؤدؑ" کی بحالی کراتے کراتے یہ لوگ غلامی اور محکومیت کی نذر ہوگئے جو کئی سو سال تک جاری رہی۔

اس واقعہ کے 45 سال بعد 115ء میں مصر میں Lucuas نامی ایک یہودی لیڈر نے ایسا ہی دعویٰ کیا اور خود کو "وارثِ داؤدؑ" قرار دیا۔رومی شہنشاہ نے مصر اور لیبیا میں موجود تمام یہود کو کُچل دیا۔ اُس کے بعد اُن علاقوں سے پھر کسی نے "وارثِ داؤدؑ" ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔

133ء میں Simon Bar Kochba نے اچھی خاصی تیار کر رکھی تھی۔ پہلے "وارثِ داؤدؑ" ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس کے ساتھ ہی دعویٰ مسیحیت بھی کر دیا۔مگر رُومی فوج نے بغاوت کو کچل دیا۔ مدعیِ مسیحیت خود بھی مارا گیا۔رُومی شہنشاہ کے حکم پر ایک اور انہونی ہوئی۔اس نے ملک کا نام ہی تاریخ اور ذہنِ انسانی سے محو کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے "جُوڈیا" (Judaea) کی جگہ ملک کا نام Palestina رکھ دیا۔یعنی اصل باشندوں کا ملک جنہیں بنی اسرائیل نے مغلوب کر کے ان کے ملک پر قبضہ کر لیا تھا۔ وہ قبضہ جو اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی موسیٰؑ کی دعاؤں اور اُن کے خلیفہ یوشع بن نون کی کوششوں سے ہوا مگر ایک جھوٹے "خونی مسیح" نے ان بزرگوں کے کام پر پانی پھیر دیا۔ان ہولناک تفاصیل کے مطالعہ کیلئے ملاحظہ فرمائیے:

The Jesus Papers مصنفہ Micheal Baigent ایڈیشن 2006
ناشر Harper' صفحات 44-60)

موجودہ "فلسطین' سیزر Hadrian کے دیئے ہوئے نام Palestina کا مُعرب ہے۔

امام غائب کا ذکرِ خیر

اہلِ تشیع اپنے "امام مہدی" کو "امام غائب" کہہ کر یاد کرتے ہیں۔اُنہیں امام قائم، امام آخر الزماں' صاحب الزّماں، اور امام المنتظر بھی کہا جاتا ہے۔ وہ شیعہ حضرات کے "بارہویں امام" ہیں۔شیعہ صاحبان کے بقول امام غائب کی والدہ محترمہ کا نام نرگس خاتون (عربی میں نرجس) تھا۔ وہ قیصرِ رُوم کی پوتی تھیں اور والدہ کی طرف سے اُن کا شجرۂ نسب حضرت عیسیٰ کے حواری شمعون تک پہنچتا ہے۔نرگس خاتون نے خواب میں اسلام قبول کیا اور جان بوجھ کر ایک جنگ میں خود اسلامی لشکر کی قیدی بن گئیں۔ امام حسن عسکری کے والد نے اُنہیں 220 اشرفیوں میں خرید کر اپنے بیٹے سے شادی کیلئے سامرا بھجوادیا تھا۔ سامرا اب تک آباد شہر ہے۔ اور بغداد سے 60

میل کے فاصلے پر واقع ہے۔یہاں امام محمد بن حسن عسکری (امام غائب) 255 ہجری میں پیدا ہوئے۔ان کی والدہ اور والد ماجد اُن کی کم سنی ہی میں فوت ہوگئے۔ان کے والد، دادا، اور والدہ یہیں ایک مسجد میں مدفون ہیں۔ اسی مقام پر ایک تہہ خانے سے امام صاحب 5 سال کی عمر میں غائب ہوگئے۔تہہ خانے کو ''سرداب'' کہا جاتا ہے۔اس وجہ سے امام غائب ''صاحب السرداب'' بھی کہلاتے ہیں۔شیعہ حضرات اس تہہ خانے کی زیارت کرتے ہیں اور یہاں نوافل ادا کرتے ہیں۔اور دعائیں کرتے ہیں۔اس تہہ خانے کو ''ناجیہ مقدسہ'' بھی کہا جاتا ہے۔عبّاسی خلیفہ المعتمد نے اس 5 سالہ بچے کو گرفتار یا قتل کرنے کیلئے خفیہ لوگوں کو مقرر کیا۔اُن میں سے بعض تو اُس گھر میں متعین کئے گئے۔یہ 5 سالہ معصوم بچہ یہاں سے 260 ہجری میں غائب ہوگیا۔غالب امکان یہی ہے کہ وہ فوت ہوگئے یا اُنہیں شہید کر دیا گیا۔مگر اہلِ تشیّع اُنہیں زندہ مانتے ہیں۔اُن کی عمر اِس وقت تقریباً 1141 سال بنتی ہے۔شیعہ حضرات، حضرت ادریسؑ، حضرت الیاسؑ اور حضرت عیسیٰؑ نیز خواجہ خضر کا حوالہ دیتے ہیں کہ اگر وہ لوگ زندہ ہیں تو امام غائب کی درازیٔ عمر میں کیا چیز مانع ہوسکتی ہے؟ ہم تو ان حضرات کو بھی وفات یافتہ مانتے ہیں اور امام غائب کو بھی۔

شیعہ حضرات امام غائب کی غَیبُت (غائب ہونے کی حالت) کے 2 اَدوار مانتے ہیں:

1۔غَیبتِ صغریٰ---- 260 ہجری تا 339 ہجری

2۔غَیبتِ کُبریٰ ----339 ہجری سے شروع ہوکر اب تک جاری ہے۔

اُنہیں غائب ہوئے سنِ ہجری کے لحاظ سے تقریباً 1169 سال گزر چکے ہیں۔اہلِ تشیّع کے بقول وہ کسی وقت بھی ظہور کر سکتے ہیں۔امام خمینی کا خیال تھا کہ یہ غَیبت ہزاروں سال تک جاری رہ سکتی ہے۔(بحوالہ تحریک خمینی اور امام مہدی از مجاہد الحسینی صفحہ 105)۔اہلِ تشیّع کا عقیدہ ہے کہ امام غائب کے ظہور کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول ہوگا۔اگر جناب امام خمینی کا خدشہ درست نکلا تو اُن کے بقول حضرت عیسیٰ بن مریم بھی ہزاروں سال تک آسمان سے زمین پر نازل نہیں ہوسکتے! اگرچہ سن شریف امام غائب کا 1174 سال ہے۔مگر جب بھی ظہور فرمائیں گے صرف 40 سال کے نظر آئیں گے۔

امام صاحب آج کل کہاں مقیم ہیں، اس بات کا کسی کو یقینی علم نہیں۔ہر صاحب ایمان اپنے قیاس کے گھوڑے دوڑا رہا ہے۔عاجز نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ حضرت جزیرۂ خضرا یعنی Green Land میں مقیم ہیں مگر کسی کو نظر نہیں آتے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی عربی تصنیف ''سر الخلافہ'' (زمانۂ تصنیف 1894) میں تحریر فرمایا ہے (ترجمہ):

''اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھ پر واضح کر دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم اور امام غائب یعنی امام قائم محمد بن عسکری دونوں وفات پا چکے ہیں۔''

(سرّ الخلافہ، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 380)

مسیح ومہدی اور تابوتِ سکینہ

تابوتِ سکینہ کو جسے بائبل میں ''Ark of Covenant'' کہہ کر یاد کیا گیا ہے، یہود کی تاریخ اور مذہبی لٹریچر میں خاص اہمیت حاصل ہے۔تورات کے علاوہ اس کا قرآن مجید میں بھی ذکر موجود ہے (سورۃ البقرۃ آیت 249)۔ نزولِ قرآن کے وقت چونکہ یہ باقی نہیں رہا تھا، اس لئے اس کا ذکر تاریخ یہود کے ایک واقعہ کے حوالے سے کیا گیا ہے یعنی بنی اسرائیل کے پہلے بادشاہ طالوت کی آسمانی تائید ونصرت کے ثبوت کے طور پر گُم شدہ تابوت کی بحالی کا واقعہ مگر یہ قرآن کریم کا اعجازی اسلوبِ بیان ہے کہ یہ واقعہ بیان کرتے وقت ان الفاظ کا انتخاب فرمایا ہے جن سے وسیع تر روحانی پیغام کی ترجمانی ہوتی ہے۔پسلیوں کے محفوظ پنجرے میں گھرے ہوئے دل کو بھی ''تابوت'' کہا جاتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سکینت نازل ہوتی ہے۔حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کے ''تبرکات'' سے ان مقدسین کی سیرت وکردار اور خصوصیات وبرکات مراد ہیں۔

تورات کے ایک خاص حکم (خروج باب 25 آیات 10-22 خروج باب 37 آیت 1)۔ کے تحت کیکر کی لکڑی سے ایک صندوق بنایا گیا جس کا طول 44 انچ عرض 26 انچ اور اونچائی 26 انچ تھی۔ اس صندوق کے اندر اور باہر سونے کے پترے منڈھے گئے۔ اس کا ڈھکنا مکمل طور پر خالص سونے کا بنا ہوا تھا۔ مندرجہ بالا آیات میں اس صندوق کی بیرونی زیبائش کے بارے میں بھی تفصیلی احکام دیئے گئے۔ اس آرائش میں دو فرشتوں کے سونے کے بنے ہوئے مجسمے بھی شامل تھے۔ پہلے اسے مقدس خیمہ میں رکھا گیا اور یروشلم میں ہیکل سلیمانی کی تعمیر کے بعد، معبد کے مقدس ترین حصے میں رکھا گیا۔ اس کے اندر موجود اشیاء اور تبرکات کے بارے میں بائبل میں اشارات ملتے ہیں مگر اختلافات کے ساتھ، مثلاً حضرت موسیٰؑ کی وحی پر مشتمل الواح، حضرت ہارونؑ کا عصا، سونے کے ایک برتن میں ''مَنّ'' کا نمونہ۔

اگرچہ ''تابوتِ سکینہ'' جادو کی ایک چھڑی نہیں تھا۔ مگر اس سے وابستہ برکات کا ظہور عوام کے تقویٰ کی شرط کے ساتھ، ہوتا رہتا تھا۔ بنی اسرائیل اسے جنگوں میں بھی لے جاتے اور فتح یاب ہوتے۔ کمزوریوں اور گناہوں کے دور میں یہ اُن سے چھن گیا۔ اور دشمنوں کے قبضے میں چلا گیا۔ یہود کی روایت کے مطابق یہ تابوت طالوت بادشاہ کے عہد میں واپس مل گیا۔ طویل عرصہ کے بعد جب یہود کے کئی بادشاہ شرک میں ملوث ہوگئے تو یہ اُن کے ہاتھ سے نکل گیا۔ تورات کی کتاب یرمیاہ (باب 3 آیت 17,16) میں تابوتِ سکینہ کے گُم جانے اور بھلا دیئے جانے کی پیشگوئی موجود ہے یہ ذکر بھی درج ہے کہ اصل تقدّس اس تابوت کی بجائے، یروشلم کو منتقل ہو جائے گا۔ پیشگوئی کا یہ حصہ اُس وقت پورا ہوا جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے مکّی دَور اور مدنی دَور کے ابتدائی سترہ ماہ میں اسے ''قبلہء اوّل'' کا مقام حاصل ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسجد اقصیٰ اور اس کے ماحول کو بابرکت قرار دیا (سورۃ بنی اسرائیل آیت 2)۔

بائبل کے علماء یہ بتانے سے قاصر ہیں کہ تابوتِ سکینہ کب اور کس طرح غائب ہوا۔

Insight On the Scriptures جلد اوّل صفحہ 168، ایڈیشن 1988 ناشر Watch Tower Bible And Tract Society

ہیکل سلیمانی کو کئی بار لوٹا گیا۔ جس مقدس صندوق پر اتنا سونا چڑھا ہوا ہو۔ ٹھوس سونے کے مجسمے اور کنڈے موجود ہوں، اندر بھی سونے کے ظروف موجود ہوں، اُس پر فاتحین کی نظر لازماً پڑی ہوگی۔ مگر یہ صحیح ہے کہ تاریخ تابوتِ سکینہ کی گُم شدگی کے بارے میں مکمل طور پر خاموش ہے۔

امام مہدی کے حوالے سے بعض علماء نے تابوتِ سکینہ کا ذکر کیا ہے۔ یہود بھی اس گم شُدہ تابوت کو تلاش کر رہے ہیں۔ اس دلچسپی کو مسلم علماء، ڈرامے کا رنگ دینے کیلئے، امام مہدی کو بیچ میں لے آئے ہیں۔ امام مہدی ہوں تو مسیح ابن مریمؑ کو بھی لازماً لانا پڑتا ہے۔

سیّد صدرالدین صدر کی کتاب ''المہدی'' (ناشر دارالزہرا، بیروت، لبنان، ایڈیشن 1987) میں تابوت سکینہ کے حوالے سے دو روایات درج کی گئی ہیں۔

① کتاب عِقْدُ الدُّرَرُ میں نعیم بن حماد کے حوالے سے لکھا ہے کہ امام مہدی بحیرہ طبریہ سے تابوتِ سکینہ نکالیں گے اور اسے بیت المقدس لے جائیں گے جسے دیکھ کر یہود اسلام قبول کرلیں گے۔

② کتاب اِسْعَافُ الرَّاغِبِیْنَ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ امام مہدی تابوتِ سکینہ انطاکیہ کے ایک غار سے، اور تورات کی اصل الواح شام کے ایک پہاڑ سے برآمد کریں گے جن کی روشنی میں یہود پر حُجت کریں گے۔ اس طرح سب یہود کو قبولِ حق کی توفیق ملے گی۔

(المہدی صفحہ 235)

دورِ حاضر کے یہود نے جو ہیکل سلیمانی کو اُس کی اصل جگہ پر دوبارہ تعمیر کرنا چاہتے ہیں، یہ شوشہ چھوڑا ہے کہ تابوتِ سکینہ مسجد اقصیٰ کے نیچے دفن ہے۔ انتہاء پسند عیسائی بھی اُن کی پیٹھ ٹھونک رہے ہیں۔ اُنکا خیال ہے کہ جب تک ہیکل سلیمانی یروشلم میں دوبارہ تعمیر نہیں ہوتا، حضرت عیسیٰ بن مریم آسمان

سے نازل نہیں ہوں گے۔ آپ خود اندازہ کرلیں کہ صورتِ حال کتنی گمبھیر ہے یہ سارا علاقہ قدیم زمانے میں ''شام'' کہلاتا تھا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تابوتِ سکینہ کی تلاش اور ہیکل سلیمانی کی تعمیرِ نَو سے قبل ہی ''جنگِ عظیم'' چھڑ جائے اور ظہور و نزول کی ضرورت ہی باقی نہ رہے۔ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری!

امام مہدی کے 313 صحابہ

امام مہدی کی ایک اور مشہور علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اُس کے 313 خاص صحابہ ہوں گے جن کے نام ایک کتاب میں درج ہوں گے۔ 313 کے عدد کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ جنگِ بدر میں حضورؐ کے 313 صحابہ نے شرکت کی تھی۔ تاریخِ اسلام میں انہیں ''بدری صحابہ'' کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے (امام المہدی والیوم الموعود صفحہ 380 مصنفہ شیخ خلیل رزق، ناشر دارالولاء، بیروت)۔ اس کتاب کے مصنف نے بنی اسرائیل کی ایک فوج کے 313 سپاہیوں کا حوالہ بھی دیا ہے۔ قرآنِ مجید میں بھی ذکر ہے (سورۃ البقرۃ آیت 250)۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ لشکرِ طالوت میں سے صرف تین سو تیرہ اصحاب نے اطاعت کی اور دریا سے صرف چُلّو بھر پانی پیا۔ بہر حال فدائیت، اطاعت، حلاوتِ ایمان اور تقویٰ امام مہدی کے اصحاب کی امتیازی خصوصیات ہوں گی۔

اس کتاب میں بڑی تفصیل سے اس موضوع کے مختلف پہلو واضح کئے گئے ہیں اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدی کے صحابہ کسی ایک علاقہ، قصبہ، شہر یا صوبہ سے نہیں ہوں گے بلکہ ان کا تعلق مختلف علاقوں، قبیلوں، ملکوں اور نسلوں سے ہوگا۔ کتاب میں کئی شہروں کے نام دیئے گئے اور صحابہ کے نام بھی دیئے گئے ہیں۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ فرمایئے کتاب مذکور صفحہ 292-288)۔ مختلف امصار و دیار سے امام مہدی کے اصحاب کے تعلق کے ذکر میں یہ تمثیلی پیغام مخفی ہے کہ اللہ تعالیٰ امام مہدی کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچائے گا اور اُسے بین الاقوامی فتوحات نصیب ہوں گی۔ اس کتاب میں شام کے صحابہ کیلئے ''ابدال الشام'' کی ترکیب استعمال کی گئی ہے۔ عجیب اتفاق ہے کہ مخلصین شام کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے ''ابدال الشام'' قرار دیا۔ یہ ایک ایمان افروز توارد کی مثال ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پیشگوئی کا ذکر فرمایا ہے کہ مہدی موعود کے تین سو تیرہ اصحاب کے نام ایک صحیفہ مختومہ یعنی مطبوعہ کتاب میں درج ہوں گے۔ حضورؑ نے اتمامِ حُجت کیلئے انجام آتھم مع ضمیمہ میں اپنے 313 اصحاب کے نام اُن کے مساکن کی قید کے ساتھ رقم فرمائے ہیں۔ اس قسم کی ایک فہرست حضورؑ نے ایک اور حوالے سے آئینہ کمالاتِ اسلام میں بھی دی ہے۔ حضورؑ نے یہ نکتہ بھی پیش کیا ہے کہ بہت سے لوگوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر کسی جھوٹے مہدی کو اس نشان کو پورا کرنے کی توفیق نہیں ملی۔ کسی مدعیٔ مہدویت کو اپنے صحابہ کی فہرست شائع کرنے کا موقع نہیں ملا۔

ایک اور بات جو میرے لئے روحانی حَظ کا باعث ہوئی کہ کتاب ''الامام المہدی والیوم الموعود'' کے صحابہ کے ناموں کا انجام آتھم والی فہرست سے موازنہ کیا تو مجھے بہت سے نام ایسے نظر آئے جو دونوں جگہ موجود ہیں۔ خاکسار نے ان مشترک ناموں پر انجام آتھم والی فہرست کا نمبر لکھ دیا ہے۔ مگر یہاں طوالت کے خوف سے اُن کا حوالہ نہیں دے سکتا۔

شیخ خلیل رزق نے اپنی کتاب میں 80 مختلف مقامات کے نام دیئے ہیں۔ (صفحہ 393-395) اسی طرح بعض شہروں سے تعلق رکھنے والے صحابہء امام مہدی کی تعداد بھی دی ہے۔ مثلاً قُم (18)، تیلیس (19)، الطالقان (24)' (ایضاً صفحہ 394,393)۔ جب اس عاجز نے حضورؑ کے صحابہ کے اس فہرست میں درج اسمائے گرامی کا اُن کے شہروں کے حوالے سے گوشوارہ بنایا تو مجھے بعض مقامات سے تعلق رکھنے والے صحابہ کی وہی تعداد نظر آئی۔ مثلاً لدھیانہ (24)، بھیرہ (19)، جہلم (18)۔

قرائن سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ پرانے زمانوں کے جن اربابِ علم و کشف نے یہ کوائف بیان کئے وہ من جانب اللہ تھے۔ بالفاظ دیگر کشفی زبان میں الطالقان لدھیانہ کا، تیلیس بھیرہ کا اور قُم جہلم کا قائمقام ہے۔ علیٰ ھذا القیاس۔ یہاں یہ عاجز تحدیثِ نعمت کے طور پر عرض کرتا ہے کہ حضرت

اقدسؑ کے 313 صحابہ کرام میں سے حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحبؓ کی زیارت کا کئی بار شرف حاصل ہوا بلکہ اُن کے درِ دولت پر حاضر ہو کر دعا کی درخواست کرنا بھی یاد ہے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی علالت کی وجہ سے ربوہ میں اُن سے ملاقات کے مواقع نہ مل سکے۔ البتہ اُن کے انتقالِ پُر ملال کی خبر سُن کر اُن کے مکان پر حاضر ہوا۔ اور بعد میں نماز جنازہ میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور نعش کو کندھا دیا۔ اور بہشتی مقبرہ تک تشریف لے گئے۔

امام مہدی کے نام اور القاب

عقیدت اور محبت کا اظہار کئی رنگ، پیرائے اور اسلوب اختیار کر لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے 99 اسماالحسنٰی مشہور ہیں۔ اسی طرح حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے 99 اسمائے گرامی بھی مشہور ہیں۔ اُن میں سے بعض قرآن مجید میں بھی مذکور ہیں۔ ساٹھ ستر سال قبل جماعت کے کسی اخبار یا جریدے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامی ناموں کی ایک فہرست شائع ہوئی جن کی تعداد 99 بنتی تھی۔ اس پر کئی مخالفین و ناقدین نے غیض و غضب کا اظہار کیا۔ بعض اب بھی ان ناموں کو استہزاء کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ مرسلین اور مامورین من اللہ سے تمسخر سے پیش آنا کوئی نئی بات نہیں۔ یہ بدقسمت لوگوں کا پرانا وطیرہ ہے (سورۃ الانبیاء آیت 42)۔

حال ہی میں شیعہ مسلک کی مشہور کتاب ''النجم الثاقب'' میری نظر سے گزری ہے۔ یہ مرزا حسین طبری نوری صاحب کے رشحاتِ قلم کا نتیجہ ہے۔ (ناشر انتشاراتِ مسجد مقدس قم، ایران ایڈیشن 1386 ہجری)۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے امام مہدی کے 182 نام درج کئے ہیں۔ ہر ایک نام یا لقب کے ساتھ تشریحی نوٹ بھی دیئے ہیں۔ اس طویل فہرست میں جو نام سب سے پہلے دیا گیا ہے وہ **احمد** ہے۔ اس کے تحت تشریحی نوٹ میں حضرت علیؓ کی طرف منسوب یہ ارشاد درج کیا گیا ہے:

''بیروں می آید مردی از فرزندانِ من در آخر الزمان''

(النجم الثاقب صفحہ 55)

یعنی ''میری اولاد سے آخری زمانے میں ظاہر ہونے والا ایک مرد''

اسی کتاب کے صفحہ 81 پر امام مہدی کا ایک اور نام دیا گیا ہے **غلام** اس کے تحت یہ نوٹ درج ہے:

''بہ ایں لقب نیز در لسان روایات و اصحاب مکرّر مذکور شدہ''

یعنی راویوں اور اصحاب کی روایات میں اس نام کا تکرار سے ذکر کیا گیا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ فاضل مصنّف نے اس موضوع کو بڑی اہمیت دی ہے اور اس مقصد کیلئے 80 صفحات وقف کر دیئے ہیں۔

ایک اور شیعہ سکالر نے اپنی کتاب میں ایک اور دلچسپ بات لکھی ہے:

''اِسمہٗ اسم نبی واسم ابیہ اسم وصی''

(الامام المہدی والیوم الموعود مصنفہ الشیخ خلیل رزق صفحہ 129)

یعنی مہدی کا نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ہوگا اور اُن کے والد کا نام حضورؐ کے وصی کے نام پر۔ محمد اور احمد دونوں حضورؐ کے نام ہیں اور دونوں قرآن مجید میں وارد ہوئے ہیں۔ شیعہ حضرات، غدیرِ خُم کے واقعہ کے حوالے سے حضرت علیؓ کو حضورؐ کا ''وصی'' مانتے ہیں۔ حضرت علیؓ کے بھی کئی نام ہیں، حیدر، کرّار، مرتضٰی، وغیرہ۔ حضرت اقدسؑ کے والدِ بزرگوار کا نام مرتضٰی تھا۔ یاد رہے کہ ''میرزا'' ''میرزادہ'' کا مُخفف ہے جو شہزادہ کیلئے استعمال ہوتا تھا۔ ''غلام'' اس خاندان کے کئی افراد کے ساتھ استعمال ہوتا آیا ہے۔ حضورؑ کے خاندان کے شجرۂ نسب پر نظر ڈالتے ہی ایسے کئی نام نظر آجاتے ہیں۔ غلام مرتضٰی، غلام قادر، غلام احمد، غلام حسین، غلام حیدر، غلام محی الدین، غلام مصطفٰی۔ (حیاتِ طیبہ۔ شیخ عبدالقادر سوداگرمل۔ ایڈیشن 2001 صفحہ 8)

اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کو کشفی طور پر ''غلام احمد قادیانی'' کے اعداد کی طرف متوجہ کر کے اسے بھی حضرت اقدسؑ کی صداقت کا ایک نشان بنا دیا۔ تمام عربی حروفِ تہجّی کی عددی قیمت مقرر ہے۔ ''غلام احمد قادیانی'' کی مجموعی عددی قیمت 1300 بنتی ہے۔ اس پر حضورؑ کے اپنے الفاظ میں تبصرہ ملاحظہ

فرمایئے:

''مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف (توجہ) دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے کہ جو تیرہویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا۔ پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور یہ نام ہے غلام احمد قادیانی۔ اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے کسی شخص کا غلام احمد نام نہیں۔ بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دُنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا نام نہیں اور اس عاجز کے ساتھ یہ عادت اللہ جاری ہے کہ وہ سبحانہٗ بعض اسرار اعداد و حروف تہجی میں میرے پر ظاہر کر دیتا ہے۔''

(ازالہ اوہام حصہ اوّل، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 190,189)

اُس زمانہ میں، کئی لوگوں نے، عالم اسلام کے مختلف ممالک میں ''مہدی'' ہونے کا دعویٰ کیا۔ ان میں سے علی محمد شیرازی، محمد احمد سوڈانی اور محمد بن عبداللہ صومالی کو حضورؑ کا ہمعصر سمجھا جا سکتا ہے۔ عاجز نے حروفِ ابجد کے لحاظ سے ان کے ناموں کی عددی قدر و قیمت کا بھی جائزہ لیا۔ اُن کا کیا مقام ہے؟ یہ عددی میزان درج ذیل ہیں:

علی محمد شیرازی=730

محمد احمد سوڈانی (سودانی)=286

محمد بن عبداللہ الصومالی=433

ان میں سے کوئی ایک بھی تیرہویں صدی ہجری کے اعداد کو نہیں پہنچ سکا۔ امریکہ کے مدعیٔ رسالت، جان الیگزینڈر ڈوئی کے اعداد کا میزان بھی 344 نکلا! حضرت اقدسؑ کے نام کی یہ مناسبت اور کشفی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے انکشاف ایک عظیم علمی معجزہ ہے۔

نہ ختم ہونے والا صبر آزما انتظار

جماعت احمدیہ مسلمہ کے مخالف علماء اب زیادہ زور اس بات پر دے رہے ہیں کہ امام مہدی کے ظہور کیلئے تیرہویں اور چودھویں صدی کا وقت مقرر نہیں تھا۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ آنے والے موعود کی علامات تو مذکور ہیں مگر وقتِ ظہور مقرر نہیں۔ وہ آئندہ کسی وقت یا زمانے میں تشریف لائیں گے۔ یہ پوزیشن حضرت اقدسؑ کے زمانے سے کچھ مختلف ہے۔ اس وقت علماء، علامات کو پورا ہوتا دیکھ کر کجحثیں کرتے اور گریز کی راہیں اختیار کرتے یا علامات میں سے باقی ماندہ کسی نشان کو دکھلانے کا مطالبہ کرتے مثلاً رمضان میں چاند اور سورج گرہن کے نشان کو دکھلانے کا مطالبہ کیا گیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے وہ نشان 1894 اور 1895 میں دو مرتبہ دکھا دیا تو یہاں بھی ڈھٹائی سے فرار کی راہیں اختیار کر لی گئیں۔ طاعون کے بارے میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی جس کے جلد ظاہر ہونے کی خبر پر مشتمل حضرت مسیح موعودؑ کے ایک رویاء کے بعد جب یہ نشان ظاہر ہوا تو بے باک مولویوں نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ طاعون دراصل مرزا صاحب اور ان کے ماننے والوں کو ہلاک کرنے کیلئے بھیجی گئی۔ مگر جب ان علماء کے بڑے بڑے سرغنے طاعون کی نذر ہو گئے اور بعض دیہات ویران ہو گئے تو یہ بہادر ڈر گئے گھبرائے، سہمے اور کچھ عرصہ منقار زیرِ پر رہے مگر طاعون کی آگ سرد پڑتے ہی پھر اُنہی حملوں پر اُتر آئے۔

جماعت احمدیہ کے آغاز کو تقریباً 120 سال ہونے کو آئے ہیں اور الٰہی کارواں، افراد اور حکومتوں کی مخالفت، نفرت، تشدّد اور سازشوں کے باوجود شاہراہِ ترقی پر رواں دواں ہے۔ قادیان سے بلند ہونے والی امام مہدی کی آواز اب 190 ملکوں میں گونج رہی ہے اور اُس کے پیروکاروں کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قرآن کریم میں یہ وعید موجود ہے کہ مفتری اور کذّاب کی رگِ جان کاٹ کر اُس کو تباہ و برباد کر دیا جاتا ہے۔

(سورۃ الحاقۃ آیت 45-47)

اگر اس کے برعکس مدعی کا سلسلہ پھیل رہا ہے تو یہ لمحہ فکریہ ہے کہ جسے بڑی شدّ و مد سے جھوٹا کہا جا رہا ہے کہیں وہ اللہ تعالیٰ کا تائید یافتہ فرستادہ نہ ہو؟ امام مہدی کے بارے میں تمام مشہور علامات بڑی صحت و صفائی سے پوری ہو چکی

ہیں اور اس طرح ظہور مہدی کی صدی کی تعیین ہو چکی ہے۔ رَبَّنَا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ۔

یوں تو سارے فرقوں کے علماء ہمارے مخالف ہیں مگر اہلِ حدیث جنہیں بعض لوگ ''وہابی'' کہتے ہیں، پیش پیش ہیں۔ انہی کے ہم خیال لوگوں کی سعودی عرب میں حکومت قائم ہے جس کے مالی اور سفارتی وسائل ایک عرصہ سے جماعتِ احمدیہ کے خلاف استعمال ہو رہے ہیں۔ ورلڈ مسلم لیگ رموتمر عالم اسلامی احمدیوں کی تکفیر میں تیس چالیس سال سے سرگرم ہیں اہلِ حدیث کے ایک چوٹی کے عالم، نواب صدیق حسن خان صاحب کے ظہورِ مہدی کے حوالے سے خیالات کی ایک جھلک پیش کی جا رہی ہے۔

نواب صاحب متحدہ ہندوستان کے شہر قنوج میں 1248 ہجری میں پیدا ہوئے۔ ملکہء بھوپال سے شادی کی وجہ سے شاہانہ خطابات و مراعات سے نوازے گئے۔ ان کی بیگم، یعنی ملکہء عالیہ نے اُنہیں ''نواب عالیجاہ، الامیر الملک بہادر'' کا خطاب دیا۔ نواب صاحب کئی کتابوں کے مصنف ہیں اور عرب ممالک کے علماء بھی اُن کے علم و فضل کے معترف ہیں۔ ممالکِ عربیہ سے ظہورِ مہدی کے موضوع پر شائع ہونے والی کئی کتابوں میں اُن کی تحریروں کے حوالے موجود ہیں۔

مشکوٰۃ اور سُنن ابوداؤد میں امتِ محمدیہ میں ہر صدی کے سر پر مجدّد کے مبعوث ہونے کی حدیث موجود ہے۔ مولانا صدیق حسن صاحب نے اپنی کتاب ''حجج الکرامہ فی آثار القیامۃ'' میں 13 صدیوں کے مجدّ دین کی فہرست دے کر لکھا ہے (فارسی عبارت سے ترجمہ):

''چودھویں صدی شروع ہونے میں دس سال باقی ہیں۔ اگر اس میں مہدی و عیسیٰ کا ظہور ہو جائے تو وہی چودھویں صدی کے مجدّد و مُجتہد ہوں گے۔''

(حجج الکرامہ، مطبوعہ 1291 ہجری صفحہ 139)

آگے چل کر مزید وضاحت کرتے ہیں:

''بعض مشائخ اور اہلِ علم کے نزدیک امام مہدی کا ظہور بارہ سو سال ہجری کے بعد ہو گا لیکن تیرا سو سال سے تجاوز نہیں کرے گا۔''

(حجج الکرامہ صفحہ 394)

یاد رہے کہ اور بھی بزرگانِ اُمّت، مشائخ اور علماء نے اس موضوع پر تیرھویں صدی کے حوالے سے جو کچھ لکھا ہے وہ ''تُک بندی'' نہیں۔ یہ تمام باتیں اُنہوں نے اسلامی مآخذ اور مصادر سے اخذ کی ہیں۔ ''حجج الکرامہ'' لکھنے کے بعد نواب صاحب موصوف غیر معمولی اشتیاق اور انہماک سے امام مہدی کے ظہور کا تقریباً 17 سال تک انتظار کرتے کرتے 1307 ہجری میں ملکِ بقا کے سفر پر روانہ ہو گئے۔ حالانکہ سچا مہدی اُن کی زندگی میں قادیان میں موجود تھا۔ افسوس کہ وہ اُس کی شناخت سے محروم رہے ع

ایں سعادت بزورِ بازو نیست

انسانوں ہی میں سے بعض خوش قسمت نفسِ مطمئنہ میں ڈھل جاتے ہیں اور بعض ''شَرَالدَّوَآبّ'' کی حد تک گر جاتے ہیں۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اہلِ حدیث کے لیڈر شیخ محمد حسین بٹالوی نے جو سچے مہدی و مسیح کی مخالفت میں سرگرم تھے، نواب صدیق حسن خان صاحب کو اُن کے علم و فضل کی بناء پر ''چودھویں صدی کا مجدّد'' قرار دیا۔ مگر اس قول کی بے برکتی سے نواب صاحب جلد وفات پا گئے ع

''اے روشنیٔ طبع تو بر من بلا شُدی''

تیرھویں اور چودھویں صدی کا مبارک سنگم آیا اور گزر گیا۔ آفتابِ مہدویت نے اکنافِ عالم میں اسلامی نُور کی کرنیں پھیلا دیں۔ اب ہم پندرھویں صدی کے اُنتیسویں سال سے گزر رہے ہیں یعنی (1429 ہجری)۔ 1291 ہجری میں ظہورِ مہدی کیلئے 9 سال کی مدّت مقرر کی گئی تھی، ابھی تک اُن کے مہدی اور مسیح کا ظہور اور نزول نہیں ہوا۔

نہ ختم ہونے والا انتظار جاری ہے۔ اہلِ اسلام کو یہود کی کشمکشِ انتظار سے سبق سیکھنا چاہیئے۔ اُمّتِ موسوی کے سچے مسیح موعود عیسیٰ بن مریمؑ کو رَدّ

کرنے کے بعد وہ 2000 سال سے اب بھی اُس کی راہ تک رہے ہیں اور رو رو کر دُعائیں کرتے ہیں۔ اُمّتِ محمدیہ کے سچے امام مہدی، حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کے اِنکار و تکفیر کے بعد، یہی تاریخ ایک مرتبہ پھر اپنے آپ کو دُہرائے گی!!

حضرت اقدسؑ نے 1895 کی تصنیف ''ضیاء الحق'' میں دردِ دل سے مسلمانوں کو ان الفاظ میں مخاطب فرمایا:

''پس اے مسلمان مخالفو! جو اپنے تئیں مسلمان سمجھتے ہو، اپنی جانوں پر رحم کرو کیونکہ یہ اسلام نہیں ہے جو تم سے ظاہر ہو رہا ہے۔ نئی صدی نے تمہیں ایک مُجدّد کی حدیث یاد دلائی۔ تم نے اس کی کچھ بھی پرواہ نہیں کی۔ کسوف و خسوف نے تمہیں مہدی کے آنے کی بشارت دی مگر تم نے اس کو ایک بیہودہ بات کی طرح ٹال دیا۔ تمام بزرگوں کی فراستیں اور مکاشفات مسیح موعودؑ کیلئے ایک اجماعی قول کی طرح تم نے سُن لیں پر تم نے اُس کو بھی رَدّ کر دیا۔ قرآن کو چھوڑا اور اُن حدیثوں کو بھی ترک کر دیا جو قرآن کے مطابق ہیں۔ مگر یاد رکھو تم کاذب ہو۔ ضرور تھا کہ تم اس آخری صادق کے مکذب ہوتے کیونکہ جو کچھ اُس پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے حق میں فرمایا تھا ضرور تھا کہ وہ سب پورا ہو۔''

(ضیاء الحق، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 318)

میں اس مضمون کو حضرت اقدسؑ کے ایک شعر پر ختم کرتا ہوں ؎

اِمروز قومِ من ' نشاسد مقامِ من
روزے بگریہ یاد کُنَد' وقتِ خُوشترم

ترجمہ: میری قوم آج میرے مرتبے کی شناخت نہیں کر سکی مگر آنے والے دنوں میں اس بابرکت وقت کے ہاتھ سے نکل جانے پر روئے گی۔

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

خلافت دائمی ہوگی

ا۔ع۔ملک

خلافت کی محبت میں دلوں کو یوں فنا رکھنا
کوئی مسلک اگر رکھنا تو تسلیم و رضا رکھنا

سمعنا اور اطعنا میں چھپی روحِ خلافت ہے
یہ نکتہ بھول مت جانا اسے دل میں بسا رکھنا

بہت سے ابتلاء آئیں گے ہمت ہار مت دینا
سدا باحوصلہ رہنا ، سدا خُوئے وفا رکھنا

خدا کے فضل و احساں سے بہاریں ان گنت آئیں
بہاریں ان گنت آئیں گی دروازہ کھلا رکھنا

یہ لعلِ بے بہا ہے گوہرِ نایاب ہے پیارو
خلافت کی حفاظت اپنی جانوں سے سوا رکھنا

اگر منصب خلافت کا کبھی قربانیاں مانگے
تو جان و مال، وقت، اولاد، ہر شئے کو فدا رکھنا

یہ راہِ عشق ہے اہلِ یقیں کی راہ گزر ہے یہ
نہ دل میں وسوسہ رکھنا نہ لب پر چوں چرا رکھنا

شہادت دو عمل سے جب بھی اقرارِ وفا باندھو
فقط لفظی شہادت پر نہ ہرگز اکتفا رکھنا

جو اقرارِ بیعت باندھا ہے یوں اس کو نبھانا ہے
جلا کر کشتیاں ساری خدا کا آسرا رکھنا

جو مخلوقِ خدا سے معاملہ کرنا پڑے تم کو
بھلا کر اپنے سب سودوزیاں خوفِ خدا رکھنا

تمہاری راہ میں حائل نہ ہوں کمزوریاں اپنی
سو استغفار سے دن رات ہونٹوں کو سجا رکھنا

اگر تقویٰ پی عرشی مردوزن قائم رہے دائم
خلافت دائمی ہوگی سو خود کو پارسا رکھنا

سندھ میں ایک اور معروف احمدی ڈاکٹر کا بھیمانہ قتل

محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب امیر ضلع میر پور خاص کو راہِ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا

احبابِ جماعت کو یہ تکلیف دہ خبر پہنچائی جا رہی ہے کہ جماعت احمدیہ کے معروف اور ممتاز فزیشن مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع میر پور خاص کو 8 ستمبر 2008 کو دوپہر اڑھائی بجے ان کے ہسپتال ''فضلِ عمر کلینک'' ڈھولن آباد میر پور خاص سندھ میں مریضوں کے معائنہ کیلئے راؤنڈ پر جاتے ہوئے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔مقتول ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب نہ صرف جماعت احمدیہ کے ضلعی امیر اور ممتاز فزیشن تھے، بلکہ سندھ بھر میں غریب عوام کیلئے بے لوث کام کرنے والے اور سماجی لحاظ سے مخلوقِ خدا کے ممتاز خادم تھے۔مقتول کی عمر 46 سال تھی اور انہوں نے اپنے لواحقین میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا بعمر 13 سال اور ایک بیٹی بعمر 18 سال سوگوار چھوڑی ہیں۔

مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب پر اس وقت حملہ کیا گیا جب وہ مریضوں کے معائنہ کیلئے راؤنڈ پر جا رہے تھے اور ہسپتال کی اندرونی سیڑھیوں میں تھے۔حملہ آور دو تھے جو ہسپتال کے عقبی دروازہ سے داخل ہوئے اور حملہ کے بعد وہیں سے فرار ہو گئے۔محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم کو 9 گولیاں لگیں۔ڈاکٹر صاحب کے ساتھ ان کے گارڈ مکرم عارف صاحب (جو احمدی ہیں) کو بھی 7 گولیاں لگیں،اس کے علاوہ دو مریض بھی معمولی زخمی ہوئے۔حملہ آوروں میں سے ایک باریش اور دوسرا نقاب پوش تھا۔

ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کا بہیمانہ قتل مذہب کے نام پر قتل و غارت گری کرنے والے متعصب مخالفین احمدیت کے انتہائی بغض و عناد کا آئینہ دار ہے۔جس کا اظہار پورے ملک میں اکثر و بیشتر ہوتا رہتا ہے۔چنانچہ 1982 سے لے کر اب تک پاکستان کے مختلف علاقوں میں 15 ممتاز احمدی میڈیکل ڈاکٹرز اور ایک Ph.D ڈاکٹر مخالفین احمدیت کے تعصب کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔

واضح رہے کہ ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کے قتل سے ایک روز قبل ایک معروف ٹی وی ''جیو'' کے پروگرام ''عالم آن لائن'' جو مذہب کے مقدس نام پر نشر کیا جاتا ہے میں جماعت احمدیہ کے خلاف انتہائی بغض و نفرت کا اظہار کرنے کے علاوہ کھلے عام احمدیوں کے واجب القتل ہونے کے فتوے جاری کئے گئے اور عوام کے جذبات کو معصوم احمدیوں کے خلاف انگیخت کرنے میں گھناؤنا کردار ادا کیا گیا۔

محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کو مختلف شعبہ جات میں جماعتی خدمات کی توفیق ملی۔ 1995 تا وفات 13 سال تک آپ نے بطور امیر ضلع میر پور خاص فرائض سرانجام دیئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 12 مارچ 1996 کو آپ کے پہلی مرتبہ امیر ضلع منتخب ہونے کی منظوری عطا فرمائی تھی۔آپ کے والد محترم ڈاکٹر عبدالرحمن صدیقی صاحب 1959 تا 1989 یعنی 30 سال تک اس عہدہ پر فائز رہے۔محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب 1995 میں سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ میر پور خاص بھی رہے۔آپ مجلس خدام الاحمدیہ

پاکستان میں قائد علاقہ حیدرآباد 2 سال 95-1996 اور 97-1998 میں خدمات بجالاتے رہے اس کے علاوہ آپ 96-1997 میں نگران صوبہ سندھ مجلس خدام الاحمدیہ بھی رہے۔ آپ کی خدمت خلق کے شعبہ میں غیر معمولی خدمات ہیں۔ آپ تھرپارکر کے علاقے نگر پارکر میں ہر ماہ ذاتی طور پر میڈیکل کیمپ لگاتے اور خود تشریف لے جا کر مریضوں، ناداروں اور ضرورت مندوں کی طبی امداد کرتے۔ میرپورخاص کے علاوہ آپ کی صوبہ سندھ میں شہرت اور نیک نامی تھی۔ احمدی احباب اور غیر از جماعت میں یکساں مقبول اور ہر دلعزیز تھے۔ آپ کی بزرگ والدہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے بقید حیات ہیں۔

آپ کی وفات کی خبر سن کر دور و نزدیک سے احباب جماعت اور غیر از جماعت بلکہ غیر مذاہب کے افراد کثیر تعداد میں آپ کی رہائش گاہ میرپورخاص پر اکٹھے ہونے شروع ہوگئے۔ احمدی احباب سے تو آپ کا ہمدردی اور پیار کا تعلق تھا ہی غیر از جماعت سے بھی بہت گہرے تعلقات اور روابط تھے۔ آپ کی وفات پر بلاتفریق ہر آنکھ اشکبار تھی۔ اپنے پرائے دیر تک آپ کی یادوں کو زندہ کرتے رہے' ان کی ہمدردیوں اور عنایتوں کے قصے سناتے اور آنسو بہاتے رہے۔

محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کی نمازِ جنازہ اسی دن 8 ستمبر کو بعد نمازِ عشاء گیسٹ ہاؤس سیٹلائٹ ٹاؤن میرپورخاص میں پڑھائی گئی۔ رات ایک بجے میت میرپورخاص سے بذریعہ ایمبولینس کراچی روانہ ہوئی اور کراچی سے 9 ستمبر کو صبح سات بجے بذریعہ ہوائی جہاز فیصل آباد لے جائی گئی۔ اور صبح گیارہ بجے دارالضیافت پہنچی تو راہِ مولیٰ میں قربان ہونے والے بھائی کی میت کا اہلِ ربوہ نے بہت دکھی دلوں کے ساتھ استقبال کیا اور دارالضیافت کے ایک حصے میں آخری دیدار کیا۔ بعدہٗ مورچری (سردخانہ) فضل عمر ہسپتال میں میت کو رکھ دیا گیا۔

مورخہ 10 ستمبر 2008 کو سہ پہر ساڑھے چار بجے میت کو مورچری سے بذریعہ ایمبولینس سرائے خدمت (گیسٹ ہاؤس صدر انجمن احمدیہ) میں لایا گیا جہاں محترم ڈاکٹر صاحب کے پاکستان اور بیرون پاکستان سے آنے والے افرادِ خاندان اور رشتہ داروں نے آخری دیدار کیا اور ساڑھے پانچ بجے مسجد مبارک میں لے جایا گیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے بعد نماز عصر محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ میت کو چارپائی پر رکھا گیا تھا جس کے ساتھ دو لمبے بانس لگائے گئے تھے تاکہ زیادہ سے زیادہ احباب جنازہ کو کندھا دے سکیں۔ خدام ربوہ کے حفاظتی حلقے میں میت کو امانتاً تدفین کیلئے عام قبرستان لے جایا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے پرسوز اور لمبی دعا کرائی۔ نمازِ جنازہ اور تدفین میں شریک ہونے کیلئے پاکستان کے مختلف شہروں سے امراء اضلاع' عہدیداران اور احباب جماعت کثیر تعداد میں تشریف لائے۔ اسی طرح امریکہ اور جرمنی وغیرہ ممالک سے محترم ڈاکٹر صاحب کے رشتہ دار اور جماعتی وفد نمازِ جنازہ اور تدفین میں شامل ہوا۔

محترم صاحب کے لواحقین میں دیگر رشتہ داروں اور عزیزوں کے علاوہ ان کی والدہ صاحبہ، اہلیہ اور دو بچے شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اپنے قرب سے نوازے اور لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے، آمین۔

پریس ریلیز اور ترجمان جماعت احمدیہ مکرم چودھری سلیم الدین صاحب ناظر امورِ عامہ کا بیان

پاکستان میں بالخصوص صوبہ سندھ میں احمدی عمائدین کی ٹارگٹ کلنگ عروج پر ہے

نواب شاہ میں جماعت احمدیہ کے ضلعی امیر سیٹھ محمد یوسف کا بہیمانہ قتل

دودنوں میں دوسرکردہ احمدی افراد کا قتل جماعت احمدیہ کے خلاف گہری سازش کا آئینہ دار ہے

جماعت کے ایک اورسرکردہ رکن سیٹھ محمد یوسف صاحب ضلعی امیر جماعت احمدیہ نواب شاہ کو 9 ستمبر 2008 بروز منگل کی شام افطاری سے ایک گھنٹہ قبل تقریباً ساڑھے چھ بجے ان کی دکان سے گھر جاتے ہوئے راستہ میں لیاقت مارکیٹ کے قریب احمدیہ بیت الذکر کے عین سامنے کھلے بازار میں اندھا دھند فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا۔سیٹھ محمد یوسف صاحب کوسر' گردن اور سینے میں تین گولیاں لگنے کے بعد طبی امداد کیلئے فوری طور پر مقامی ہسپتال لے جایا گیالیکن آپریشن سے چند لمحے قبل ہی موصوف زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جاں بحق ہوگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔

واضح رہے کہ اس واقعہ سے ایک روز قبل ہی میر پور خاص میں جماعت احمدیہ کے ضلعی امیر' معروف وممتاز فزیشن ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کو بھی شہر کے گنجان علاقے میں واقع ان کے ہسپتال ''فضلِ عمر کلینک'' میں مریضوں کے معائنہ کیلئے راؤنڈ پر جاتے ہوئے اندھادھند فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا تھا۔اس سے چندروز قبل ماہ ستمبر کے آغاز میں کراچی کے ایک بارونق علاقے میں جماعت احمدیہ کے ایک رکن سعید احمد کو فائرنگ کر کے شدید زخمی کر دیا گیا تھا' جو چند دن موت وزندگی کی کشمکش میں رہ کر مورخہ 15 ستمبر کو مولائے حقیقی سے جا ملے۔مرحوم سیٹھ صاحب نے 19 سال کی عمر میں وصیت کی تھی۔آپ 1962 میں نواب شاہ کے صدر بنے،2 سال قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع نواب شاہ اور 14 سال تک بحیثیت قائد مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ سکھر خدمات سرانجام دیں۔27 جنوری 1992 کو نائب امیر ضلع نواب شاہ اور 4 دسمبر 1993 کو پہلی مرتبہ امیر ضلع نواب شاہ کے عہدہ پر فائز ہوئے اور تاوفات خدمات انجام دیتے رہے۔وفات کے وقت آپ کی عمر 69 سال تھی۔

آپ کی وفات کی اندوہناک خبر سن کر مرکز سلسلہ سے ایک وفد جس میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر رشتہ ناطہ اور مکرم مظہر اقبال صاحب ناظم وقفِ جدید شامل تھے' نواب شاہ بھجوایا گیا۔محترم سیٹھ محمد یوسف صاحب کی نماز جنازہ مورخہ 10 ستمبر 2008 کو بعد نماز عصر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے احمدیہ قبرستان نواب شاہ میں پڑھائی اور تدفین بھی وہیں عمل میں آئی۔قبر تیار ہونے پر دعا مکرم راجہ صاحب نے ہی کرائی۔اس موقع پر کراچی اور اندرون سندھ سے 8 صد سے زائد احمدی احباب نے شرکت کی۔ 45 غیر از جماعت افراد بھی تدفین کے موقع پر احمدیہ قبرستان تشریف لائے جس میں ایم کیو ایم کا ایک زونل وفد بھی شامل تھا،اس وفد میں زونل انچارج،دو کونسلر اور دو ناظم شامل تھے۔

مکرم سیٹھ صاحب کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ مکرمہ نذیراں بیگم صاحبہ، چار بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔آپ کے بڑے بیٹے مکرم عبدالسلام صاحب بعمر 44 سال 2005 میں وفات پاگئے تھے، یہ صدمہ آپ نے بڑے صبر اور حوصلے سے برداشت کیا۔اللہ تعالیٰ راہِ مولیٰ میں قربان ہونے والے اس خادم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔اپنی رحمتوں کی چادر میں لپیٹ لے ان کی اہلیہ صاحبہ بیٹوں، بیٹی اور دیگر اہل خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حامی وناصر ہو۔آمین۔

مکرم شیخ سعید احمد صاحب کراچی بھی راہِ مولیٰ میں قربان ہوگئے

قبل ازیں احباب جماعت کواطلاع دی جاچکی ہے کہ مکرم شیخ سعید احمد صاحب آف منظور کالونی کراچی کو مخالفین نے یکم ستمبر 2008 کو فائرنگ کرکے شدید زخمی کردیا تھا۔موصوف کو بیہوشی اور شدید زخمی حالت میں ہسپتال پہنچایا گیا۔ جہاں آپریشن کے بعد I.C.U میں زیرِ علاج رکھا گیا۔ باوجود انتہائی کوشش اور علاج کے خدائی تقدیر غالب آئی اور موصوف 15 ستمبر 2008 کو راہِ مولیٰ میں قربان ہوگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔

مرحوم کی عمر تقریباً 42 سال تھی۔ میڈیکل سٹور چلاتے تھے وقوعہ کے بعد 8 ستمبر کو ان کا پہلا بچہ پیدا ہوا ہے۔

مرحوم کے حقیقی بھائی شیخ رفیق احمد صاحب کو مخالفین نے 2006 میں اور ماموں مکرم پروفیسر ڈاکٹر شیخ مبشر احمد صاحب آف کراچی کو 2007 میں فائرنگ کرکے راہِ مولیٰ میں قربان کردیا تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے، اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہر آن حامی و ناصر ہو، آمین۔

(روزنامہ الفضل ربوہ جمعرات 15 ستمبر 2008)

انتباہ

عطاء المجیب راشد

کیوں نہیں لوگو تمہیں خوفِ خدا
کیوں بھلا بیٹھے ہو تم روزِ جزا

جو لگایا میرے مولا نے شجر
کاٹ ڈالو گے اسے کیسے بھلا؟

شاہد و مشہود کے انکار پر
روبرو مولیٰ کے تم بولو گے کیا؟

ظلم کرتے ہو عبث تم رات دن
کیوں بنے پھرتے ہو تم خود ہی خدا

سوچ لو کہ ظلم کی پاداش میں
کوئی بچتا تم نے دیکھا ہے بھلا؟

خوں شہیدانِ وفا کا ظالمو!
رنگ لائے گا یقیناً جابجا

یاد رکھنا جب پکڑتا ہے خدا
نقش دھرتی سے وہ دیتا ہے مٹا

آج ہر اِک ملک میں ہر احمدی
کر رہا ہے اپنے مولیٰ سے دُعا

”کچھ نمونہ اپنی قدرت کا دکھا
تجھ کو سب قدرت ہے اے ربّ الوریٰ“

شہدائے احمدیت کے قاتلوں سے خطاب

محمد ظفر اللہ خان

یہ رات اک دن نہیں رہے گی
بڑھا رہی ہے تمہارے سائے
جو رات، اک دن نہیں رہے گی
اور اس سے پہلے کہ وہ دن آئے
کبھی یہ سوچا ہے کیا کرو گے
یہ روشنی جس سے بھاگتے ہو
جہاں پہ چھائے تو کیا کرو گے
وہ جس نے دی ہے تمہیں یہ مُہلت
زمین اور آسماں کا مالک
ہماری آہ و فغاں کا مالک
ہمارے قلبِ تپاں کا مالک
اُسی کا لوح و قلم رہے گا
تمہارے دستِ ستم پہ حاوی
اُسی کا جود و کرم رہے گا
تمہارے سب دشنم پہ حاوی
وہ شہر شہر اور قریہ قریہ
خود اپنے معصوم کی صدا کو
سُنے اور آئے تو کیا کرو گے
وہ آ چکا ہے تمہارے سر پر
ہے اُس کی دستک تمہارے در پر
یہ رات کی آخری گھڑی ہے
فلک زمیں بوس ہو رہا ہے
زمین قدموں کو چھوڑتی ہے
تمہارے اعمال کی سیاہی
تمہاری گلیوں میں پھیلتی ہے
تمہارے بچوں سے کھیلتی ہے

وہ بدنصیبی کی ایسی کالک
تمہارے چہروں پہ مل گئی ہے
اسے اگر تم ہمارے خوں سے
جو دھونا چاہو نہ دھو سکو گے
تمہارا یہ حاونِ مصائب
ہمارے جسموں کو پیس ڈالے
تو عرق اپنا سوائے عشق و وفا کے
کچھ بھی نہ پاؤ گے تم
ہمارا سینہ جو چھیدتے ہو
ہمارے دل کو ہی چیر دیکھو
سوائے حُبِ نبیؐ و حُبِ خُدا کے
کیا اور پاؤ گے تم
کرو یہ سب کچھ تو سوچ لینا
چلے گی جب آسیائے تقدیر
خود کو کیسے بچاؤ گے تم
یہ شب گزیدہ ہیں سارے مولیٰ
انہیں اُسی رحمتِ ازل سے
ہے نام جس کا سدا محمدؐ
ہے کام جس کا سدا محمدؐ
تعلقِ ظاہری کی خاطر
ہلاک ہونے سے خود بچا لے
انہیں بھی دعویٰ ہے عاشقی کا
ہے جسؐ سے، اُسؐ کی خوشی کی خاطر
پڑے جو انکے دلوں پہ تالے
اُنہیں تیرا لُطف خود ہی کھولے
ہمیں ترا ہاتھ خود سنبھالے

خلافت احمدیہ کی طاقت کا راز

''پس اس نقطۂ نگاہ سے جب ہم غور کرتے ہیں تو خلافت احمدیہ کی طاقت کا راز دو باتوں میں ہے۔ ایک خلیفۂ وقت کے اپنے تقویٰ میں اور ایک جماعت احمدیہ کے مجموعی تقویٰ میں۔ جماعت کا جتنا تقویٰ من حیث الجماعت بڑھے گا احمدیت میں اتنی ہی زیادہ عظمت اور قوت پیدا ہوگی۔ خلیفۂ وقت کا ذاتی تقویٰ جتنا ترقی کرے گا اتنی ہی اچھی سیادت اور قیادت جماعت کو نصیب ہوگی۔ یہ دونوں چیزیں بیک وقت ایک ہی شکل میں ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر ترقی کرتی ہیں۔

پس ہماری دعا ہونی چاہیئے آپ کی میرے لئے اور میری آپ کے لئے، آپ اپنے رب کے حضور گریہ وزاری کرتے ہوئے ہمیشہ یہ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے تقویٰ نصیب فرمائے۔ ایسا تقویٰ جو اس کی نظر میں قبولیت اور اس کی درگاہ میں مقبولیت کے قابل ہو اور میری ہمیشہ یہ دعا رہے گی کہ مجھے بھی اور آپ کو بھی اللہ تعالیٰ تقویٰ عطا فرمائے کیونکہ بحیثیت آپ کے امام کے اور بحیثیت خلیفۃ المسیح کے مجھے جتنی زیادہ متقیوں کی جماعت نصیب ہوگی اتنی ہی زیادہ ہم اسلام کی عظیم الشان خدمت کر سکیں گے۔ احمدیت کو اتنی ہی زیادہ قوت نصیب ہوگی اتنی ہی زیادہ احمدیت کو عظمت نصیب ہوگی۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25/جون 1982ء)

خلافت کے منصب کا احترام

جو لوگ اس فرق کو ملحوظ نہیں رکھتے وہ بعض دفعہ نادانی میں خلفاء کا ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ شروع کر دیتے ہیں۔ اور ہمیشہ یہ چلتا آیا ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمرؓ کی زندگی میں ان کے ساتھ بعض نادانوں نے مقابلے کئے کہ جی وہ تو یوں کیا کرتے تھے، وہ تو یہ ہوتا تھا۔ آپ یہ کرتے ہیں اور آپ یوں کرتے ہیں۔ اسی طرح حضرت عثمانؓ کے دور میں حضرت عمرؓ سے مقابلے شروع ہو گئے اور حضرت علیؓ کے دور میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مقابلے شروع ہو گئے۔ (رضوان اللہ علیہم) اور لوگ نادانی اور لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ

قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ۝ (بنی اسرائیل:85)

تم لوگ تو نادان ہو۔ تم ناواقف ہو۔ جاہل ہو۔ تمہیں کچھ پتہ نہیں کہ کس کا عمل کیوں ہے؟ اور طرز عمل کس لئے اختیار کیا جا رہا ہے؟ یہ بندے ہیں مجبور ہیں اس فطرت کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمائی۔ یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ انہوں نے اپنے شاکلۃ کے اندر رہتے ہوئے صحیح قدم اٹھایا یا غلط قدم اٹھایا۔ بندہ واقف ہی نہیں ان اسرار سے۔ وہ دل کے حالات کو، نیتوں کو نہیں جانتا۔ اس لئے اس کا کام نہیں ہے کہ وہاں زبان کھولے جہاں زبان کھولنے کی اس کو مجال نہیں جہاں زبان کھولنے کے لئے اس کو مقرر نہیں کیا گیا۔ اس لئے میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ ایسی لغو دلچسپیوں سے باز رہیں۔

کسی کے کہنے سے کسی خلیفہ کے مقام میں، اس کے منصب میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ جو فرق پڑے گا وہ پڑتا ہے وہ صرف اللہ کی نظر میں ہے اور وہی جانتا ہے کہ کسی نے اپنی استعداد کے مطابق پورا استفادہ کیا کہ نہیں۔ بعض دفعہ استعدادوں کے مختلف ہونے کے نتیجے میں مختلف طرز عمل رونما ہوتے ہیں اور اس کے باوجود بظاہر ایک کم نتیجے کو ایک بظاہر زیادہ نتیجے پر فوقیت دے دی جاتی ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2 جولائی 1982ء)

Dr. Karimullah Zirvi with Hadhrat Khalifatul Masih V *aba* in London-2008

Bait-uz-Zafar has moved
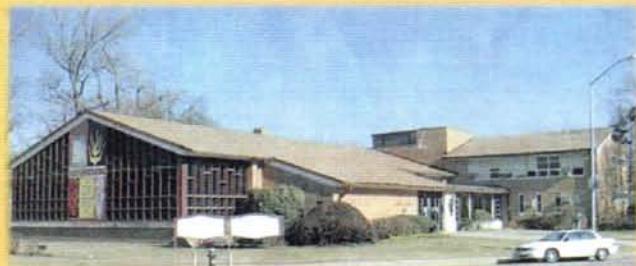
We've Moved

To a new location

New Address:

Ahmadiyya Movement in Islam
Bait-uz-Zafar
188-15 McLaughlin Ave
Holliswood, NY 11423
Tel: 718-479-3345 / Fax: 718-479-3346
Email: newyork.jamaat@gmail.com
Website: http://ahmadiyya.us

(go to New York Chapter)

Facilities:

- Excellent visibility from Grand Central Parkway; corner of 188 street and Grand Central Parkway
- Less than 5 minutes walking distance from old location
- More than 900 members occupancy inside prayer hall
- More than 50 cars parking lot in rear
- Near Parks and transportation: Bus Q17 stops right in front
- Playground for children provided

Scenes from historic first visit of Hadhrat Khalifatul Masih V[aba] to USA

Scenes from historic first visit of Hadhrat Khalifatul Masih V[aba] to USA

Scenes from historic first visit of Hadhrat Khalifatul Masih V[aba] to USA

Scenes from historic first visit of Hadhrat Khalifatul Masih V[aba] to USA

Scenes from historic first visit of Hadhrat Khalifatul Masih V[aba] to USA

Scenes from historic first visit of Hadhrat Khalifatul Masih V[aba] to USA

Scenes from historic first visit of Hadhrat Khalifatul Masih V[aba] to USA

Scenes from historic first visit of Hadhrat Khalifatul Masih V[aba] to USA

Scenes from historic first visit of Hadhrat Khalifatul Masih V[aba] to USA

Scenes from historic first visit of Hadhrat Khalifatul Masih V[aba] to USA

Scenes from historic first visit of Hadhrat Khalifatul Masih V[aba] to USA

Scenes from historic first visit of Hadhrat Khalifatul Masih V[aba] to USA

Scenes from historic first visit of Hadhrat Khalifatul Masih V[aba] to USA

Scenes from historic first visit of Hadhrat Khalifatul Masih V[aba] to USA

Scenes from historic first visit of Hadhrat Khalifatul Masih V[aba] to USA

دو نظمیں

۵ اپریل ۱۹۸۸ء

میرے متوں مرے پیارے ترا سہرا لکھوں
یوں تری قامتِ زیبا ترا چہرہ لکھوں

اپنے پیاروں کی تمنا اور دعاءِ محمود
مدحتِ خیرالبشر آج قصیدہ لکھوں

بعد مدت کے یہ پھر ساعتِ سعد آئی ہے
کتنے احساں ہیں ترے مولا میں کیا کیا لکھوں

صدگاہوں کے تقدس کا امیں ایک وجود
آج ہمراہ ترے پھول سا چہرہ لکھوں

ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی
شہید

۸ ستمبر ۲۰۰۸ء

ترے خیال سے دل کو فگار کرتے ہیں
یقیں تو آتا نہیں اعتبار کرتے ہیں

یہ کوئی کہنہ شجر تو نہیں تھا کٹ جاتا
شگفتہ شاخ کو کب زیرِ بار کرتے ہیں

میانِ ہست و فنا کون سے مراحل ہیں
جو زیست ٹھہرے تو ان کا شمار کرتے ہیں

تمہاری یاد کی خوشبو ہے کو بکو موجود
ابھی تو آئیگا، تک، انتظار کرتے ہیں

عبدالشکور
سینٹرل نیوجرسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

وعلٰی عبدہِ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصــــر

لندن

21-9-08

مکرم کریم اللہ زیروی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی طرف سے ''احمدیہ گزٹ'' کا خصوصی شمارہ موصول ہوا۔
جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ ماشاء اللہ اچھا مواد اور تاریخی تصاویر اکٹھی کی ہیں۔
اللہ تعالیٰ سب کارکنان کو بہترین جزا دے اور قارئین کو خلافت کی اہمیت اور برکات کا مضمون بہتر رنگ میں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس